LEVEL-5

منتخب احادیث

Selected Ahadees

انتخاب وتشریح

ڈاکٹر حافظ ارشد بشیر عمری مدنی وفقہ اللہ

از تحقیقات:

مُحدِّثُ العَصْرِ وَناصِرُ السُّنَّةِ

الإمام محمد ناصر الدين الألباني

رحمہ اللہ تعالیٰ

AskIslamPedia

GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION

Free Online Islamic Encyclopedia

تاریخ: 17/ نومبر/ 2025ء

مطابق: 26/ جمادی الاول/ 1447ھ

COPYRIGHT جمیع الحقوق محفوظة
All Rights Reserved

تاریخ: 17/نومبر/2025ء
مطابق: 26/جمادی الاول/1447ھ

LEVEL-5

منتخب احادیث

Selected Ahadees

انتخاب وتشریح ڈاکٹر حافظ ارشد بشیر عمری مدنی وفقہ اللہ

از تحقیقات:

مُحدِّثُ العَصْرِ وَنَاصِرُ السُّنَّةِ

الإمام محمد ناصر الدين الألباني

رحمہ اللہ تعالی

SHAIKH Dr. ARSHAD BASHEER UMARI MADANI waffaqahullah
Hafiz and Aalim, Fazil (Madina University, K.S.A), M.B.A
Founder & Director of AskIslamPedia.com
Chairman: Ocean the ABM School, Hyderabad, TS,INDIA
+91 92906 21633 (WhatsApp only)
www.abmqurannotes.com| www.askislampedia.com| www.askmadanicom

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

بسم الله الرحمن الرحيم

وَقُل رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا

LEVEL-5

منتخب احادیث

Selected Ahadees

فِہرِسْت

عنوان	صفحہ نمبر
مقدمہ	1
احادیثِ احکام کی اہمیت	3
کتب حدیث کا مختصر تعارف جن سے استفادہ کیا گیا اس مجموعہ کی تیاری کے دوران	3
(1) بلوغ المرام از امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ	3
(2) عمدۃ الأحکام از امام عبد الغنی المقدسی رحمۃ اللہ علیہ	4
امام عبد الغنی المقدسی رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر تعارف	4
امام عبد الغنی المقدسی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف	4
کتاب "عمدۃ الاحکام من کلام خیر الانام ﷺ" کا مختصر تعارف	4
(3) المحرر از ابن عبد الهادی رحمۃ اللہ علیہ	6
امام ابن عبد الهادی رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر تعارف	6
امام ابن عبد الهادی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف	8
کتاب "المحرر فی الحدیث (المُحرَّر في أحاديثِ الأحكام)" کا مختصر تعارف	8
(4) مشکاۃ المصابیح از امام بغوی و امام تبریزی رحمۃ اللہ علیہما	11
مصابیح السنۃ کا مختصر تعارف	13
مصابیح السنۃ کے شروحات	15
مشکاۃ المصابیح کا مختصر تعارف	16
مشکاۃ المصابیح کی شروحات	17
(5) المنتقی از امام ابن تیمیہ الجد رحمۃ اللہ علیہ	19
عبد السلام بن تیمیہ الحرانی رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر تعارف	20
کتاب "المنتقی" کا مختصر تعارف	22

"المنتقی من اخبار المصطفیٰ" کی شروحات ____ 24
امام الشوکانی رحمۃ اللہ علیہ کی شرح "نیل الاوطار" کا تحقیقی منہج ____ 24
"المنتقی از عبدالسلام ابن تیمیہ الجد رحمۃ اللہ علیہ" کی صوتی (YouTube Audios) تشریحات ____ 25
(6) صحیح الجامع الصغیر از امام السیوطی و امام الشیخ البانی رحمۃ اللہ علیہما ____ 26
علامہ جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر تعارف ____ 26
الجامع الصغير من حديث البشير النذير للسيوطي" کا مختصر تعارف ____ 28
الجامع الصغیر کی شروحات ____ 30
صحيح الجامع الصغير وزياداته للالباني ____ 32
انتخاب وترتیب وتبویب کا اصول ____ 32
تخریج تصحیح اسانید ____ 32
(7) الجامع الکامل فی الحدیث الصحیح الشامل: الشیخ ضیاء الرحمٰن الاعظمی رحمۃ اللہ علیہ ____ 32
الجامع الکامل کا مختصر تعارف ____ 34
دعا (اختتامی کلمات) ____ 36

از شعبۂ نشر واشاعت "آسک اسلام پیڈیا"

"ڈاکٹر حافظ ارشد بشیر مدنی وفقہ اللہ" کا اور آپ کی چند اہم کتب کا مختصر تعارف ____ 37
ڈاکٹر حافظ ارشد بشیر مدنی وفقہ اللہ کا مختصر تعارف ____ 37
(8) "علوم البیوع" (از ارشد بشیر مدنی) کتاب کا مختصر تعارف ____ 37
(9) "أربعین آمنیہ" (از ارشد بشیر مدنی) کتاب کا مختصر تعارف ____ 38
(10) "نکاح سے متعلق اہم معلومات" (از ارشد بشیر مدنی) کتاب کا مختصر تعارف ____ 40

منتخب احادیث (LEVEL-5)

القسم الاول: آداب البيع والتوجيهات الاسلامية

باب السماحة في البيع والشراء ____ 43
باب النصح والصدق في البيع والشراء ____ 45
باب التبكير في التجارة وغيرها ____ 45

باب فيمن يخدع في البيع والشراء ماذا يقول. ______ 46
باب الإحسان إلى من لا يعرف البيع والشراء ______ 47
باب الحث على استعمال الكيل لحصول البركة ______ 48
باب التوقي في الكيل والميزان ______ 48
باب الرجحان في الوزن ______ 49
باب البيع والشراء مع النساء ______ 49
باب البيع والشراء مع المشركين، وأهل الحرب ______ 50
باب من حق المرأة أن تأخذ من مال زوجها بغير علمه ما يكفيها وولدها ______ 51
باب الشراء إلى أجل معلوم ______ 52
باب من أشراط الساعة كثرة المال وفشو التجارة ______ 53
جموع ما جاء في الاستقراض والتفليس ______ 53
باب الاستعاذة من الدين ______ 53
باب الترغيب في قضاء الديون ______ 55

القسم الثاني:
الاحكام الفقهية المتعلقة بالمعاملات المالية من البيوع والميراث

1. باب شروط البيع والبيوع الممنوعة ______ 57
2. باب الخيار (بیع میں اختیار کا بیان) ______ 69
3. باب الربا (سود کا بیان) ______ 70
4. باب الرخصة في العرايا وبيع الأصول والثمار بيع عرايا ______ 76
5. باب السلم والقرض، والرهن. (پیشگی ادائیگی، قرض اور رھن کا بیان) ______ 78
6. باب التفليس والحجر (مفلس قرار دینے اور تصرف روکنے کا بیان) ______ 82
7. باب الصلح (صلح کا بیان) ______ 85
8. باب الحوالة والضمان (ضمانت اور کفالت کا بیان) ______ 86
9. باب الشركة والوكالة (شراکت اور وکالت کا بیان) ______ 89

10. باب الإقرار (اقرار کا بیان) 91
11. باب العارية (ادھارلی ہوئی چیز کا بیان) 92
12. باب الغصب (غصب کا بیان) 92
13. باب الشفعة (شفعہ کا بیان) 94
14. باب القراض (مضاربت کا بیان) 94
15. باب المساقاة والإجارة (آبپاشی اور زمین کو ٹھیکہ پر دینے کا بیان) 95
16. لا ضرر ولا ضرار 98
17. باب الوقف (وقف کا بیان) 98
18. باب الهبة (ھبہ) 100
الميراث والفرائض (20. باب الفرائض) فرائض (وراثت) کا بیان 104
21. باب الوصايا (وصیتوں کا بیان) 105
الآيات المتعلقة بالبيوع 108

القسم الثالث : المعاملات الاسرية النكاح – والطلاق – والرضاع والنفقات

ما جاء في النكاح 114
ما جاء في الطلاق 116
طلاق دیتے وقت کچھ مال وغیرہ دے دینا 119
بد اخلاق عورت کو طلاق دے دی جائے 119
ما جاء في النفقات 122
ما جاء في الرضاعة 124
ما جاء في الأولاد 126
ما جاء في الزوجين 128
الآيات المتعلقة بالأسرة 131

القسم الرابع: المعاملات الاجتماعية جموع ما جاء في الأمن والسلام

باب ما جاء في أن المسبب الحقيقي للأمن والسلام هو الله ... 139

باب ما جاء في أن النبي رحمة للعالمين وليس للمسلمين فقط 139

باب ما جاء في أن طاعة اولى الأمر واجب ما لم يخالف الشرع 140

باب ما جاء في تحريم الإرهاب 141

باب ما جاء في تعويد التفكير على النفع للناس 142

باب ماجاء فى احترام الانسانيه ونبذ التعصب والطبقية 143

باب ما جاء في حق الحياة وتحريم الفساد والإرهاب وقتل 143

باب ما جاء في التكافل الاجتماعي 144

باب ما جاء في احترام الانسان حيًّا وميّتًا ولو كانوا غير المسلمين 144

باب ما جاء في أن الانتحار حرام بجميع انواعه 144

باب ما جاء في حق المجتمع والإقتصاد والعدل 145

باب ما جاء في تحريم الغيبة والزور والبهتان والهمزة لأجل 145

باب ما جاء في اثبات المساواة الحقيقية في الإسلام قبل وقوع الثورة 146

باب ما جاء في أن عدم اقامة العدل والقسط يوجب الإرهاب، ... 147

باب ما جاء في أن لا فرق بين الأمير والمأمور في أداء الحقوق والواجبات 148

باب ما جاء في أن إقامة الأمن والسلامة سنة الإسلام 149

باب ما جاء في كيف تقلع الإرهاب والفساد 149

باب ما جاء في أن الإكراه حرام في الإسلام 150

باب ما جاء في أن الإسلام يشجع التيسير والتبشير ويمنع الشدة ... 150

باب ما جاء في مبادي الإنسانية والأمن والسلامة 151

باب ما جاء في فضيلة الحلم والسمح والعفو في المعاملات ....

(أربعينِ أُسَرِيَّه) رشتوں میں محبت کیسے پیدا کریں؟

100 نکات - برائے حلال وحرام

100 نکات؛ برائے حلال وحرام ____ 157
کھانے پینے کے آداب ____ 157
لباس اور زینت کے آداب ____ 158
کسب اور پیشہ ____ 159
معاشرتی آداب ____ 159
شادی بیاہ ____ 160
اعتقاد و اندھی تقلید ____ 161
معاملات ____ 161
اجتماعی روابط ____ 162

الْمُقَدِّمَةُ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الحَمْدَ للهِ، نَحْمَدُهُ، وَنَسْتَعِينُهُ، وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا، وَسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللهُ فَلاَ مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلاَ هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ، وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ، وَسَلَّمَ تَسْلِيماً كَثِيراً، أَمَّا بَعْدُ:

اس مجموعے (پانچویں حصہ, level 5) میں کل 138 منتخب احادیث پیش کی گئی ہیں، جن میں درج ذیل عناوین کے تحت مختلف پہلوؤں کو سمویا گیا ہے:

- مالی معاملات: خرید و فروخت، وراثت وغیرہ
- خاندانی معاملات: نکاح، طلاق، رضاعت، نفقات و ذمہ داریاں
- سماجی معاملات: امن و سلامتی کا قیام، پر امن بقائے باہمی

احادیث کا یہ انتخاب ذیل میں بیان کردہ معیاری و معتبر مصادر اور مصنفین کی کتب سے کیا گیا ہے تاکہ طلبہ ابتدا میں مستند اور آسان مراجع سے استفادہ کریں، اور آگے چل کر امہات الکتب تک رسائی حاصل کرنے کی صلاحیت پیدا کر سکیں۔

منتخب أحادیث level 5 کا مجموعہ تیار کرتے ہوئے جن کتب أحادیث سے مدد لی گئی وہ مندرجہ ذیل ہیں

(1) بلوغ المرام از امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ

(2) عمدۃ الأحکام از امام عبد الغنی المقدسی رحمۃ اللہ علیہ

(3) المحرر از ابن عبد الهادی رحمۃ اللہ علیہ

(4) مشکاۃ المصابیح از امام بغوی و امام تبریزی رحمۃ اللہ علیہما

(5) المنتقی از امام ابن تیمیہ الجد رحمۃ اللہ علیہ

(6) صحیح الجامع الصغیر از امام السیوطی و امام و الشیخ م البانی رحمۃ اللہ علیہما

(7) الجامع الکامل فی الحدیث الصحیح الشامل: الشیخ ضیاء الرحمن الاعظمی رحمۃ اللہ علیہ، ان کتب کے ساتھ مزید اور 4 کتب سے استفادہ کیا گیا ہے جو ارشد بشیر مدنی کی تالیف کردہ ہیں الحمد للہ۔

احادیثِ احکام کی اہمیت

احادیثِ اَحکام کو دو بڑے حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے:

1) فقہ العبادات

2) فقہ المعاملات

فقہ العبادات سے متعلق اس سے پہلے چوتھے حصہ میں 160 اَحادیث جمع کی گئی تھیں بلوغ المرام از امام ابن حجر العسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب سے الحمدللہ، اب اس پانچویں حصہ میں فقہ المعاملات سے متعلق136 اَحادیث جمع کی گئی ہیں "کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم دینِ اسلامی کے بنیادی مآخذ ہیں۔ احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو محفوظ کرنے کے لیے کئی پہلوؤں اور اعتبارات سے اہل علم نے خدمات انجام دیں۔ تدوینِ حدیث کا آغاز عہد نبوی سے ہوا اور صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رحمۃ اللہ علیہم کے دور میں پروان چڑھا۔ ائمہ محدثین کے دور میں خوب پھلا پھولا۔ مختلف ائمہ محدثین نے احادیث کے کئی مجموعے مرتب کئے اور پھر بعد میں اہل علم نے ان مجموعات پر اختصار و شروح، تحقیق و تخریج اور حواشی کا کام کیا۔ اور بعض محدثین نے احوال ظروف کے مطابق مختلف عناوین کے تحت احادیث کو جمع کیا۔ انہی عناوین میں سے ایک موضوع "احادیثِ احکام" کو جمع کرنا ہے۔ اس سلسلے میں "احکام الکبریٰ" از امام عبد الحق اشبیلی رحمۃ اللہ علیہ، "عمدۃ الاحکام " از امام عبد الغنی المقدسی رحمۃ اللہ علیہ، "المنتقیٰ من اخبار المصطفیٰ" از مجد الدین علامہ عبدالسلام بن عبد اللہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ، "الالمام فی احادیث الاحکام" از علامہ ابن دقیق العید رحمۃ اللہ علیہ اور "بلوغ المرام من احادیث الاحکام" از حافظ ابن احجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ قابل ذکر ہیں۔

کتب حدیث کا مختصر تعارف جن سے استفادہ کیا گیا اس مجموعہ کی تیاری کے دوران

(1) بلوغ المرام از امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ

امام ابن حجر العسقلانی رحمۃ اللہ علیہ (م 852ھ) احادیث کے عظیم حافظ اور محدث ہیں۔ ان کی کتاب "بلوغ المرام" فقہی احادیث کا معتبر اور مستند مجموعہ ہے، جو ہزارہا علماء و طلبہ کا دستِ راست بنتی رہی ہے۔

نوٹ: چوتھی جلد کے مقدمہ میں امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف تفصیلی طور پر موجود ہے ملاحظہ فرمائیں۔

(2) عمدۃ الأحکام از امام عبد الغنی المقدسی رحمۃ اللہ علیہ

امام عبد الغنی المقدسی رحمۃ اللہ علیہ (541-600ھ=1146-1203ء) علم حدیث وفقہ کے مجدد اور صاحبِ کئی مشہور کتب ہیں۔"عمدۃ الأحکام" صرف صحیحین کی احادیث پر مشتمل، فقہی ابواب کے تحت مرتب کردہ مختصر مگر جامع مجموعہ ہے۔

امام عبد الغنی المقدسی رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر تعارف

نام: عبد الغنی بن بن عبد الواحد بن علی بن سرور المقدسی الجماعیلی الدمشقی الحنبلی۔

کنیت: ابو محمد۔

لقب: تقی الدین۔

تاریخ پیدائش: 541ہجری، (آپ کی پیدائش نابلس کے قریب جماعیل نامی مقام میں ہوئی اور سنِ صغیر ہی میں آپ دمشق منتقل ہوگئے، شہر اسکندریہ اور اصفہان میں بھی آپ مقیم رہے۔

تاریخ وفات: 600ہجری، مصر میں آپ کی وفات ہوئی۔

امام عبد الغنی المقدسی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف

(1)الكمال فی أسماء الرجال (یہ وہ پہلی کتاب ہے جس میں صحیحین اور سنن الاربعہ کے راویوں کے حالاتِ زندگی ایک جگہ جمع کی گئی ہیں، اور یہی کتاب امام مزّی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور تصنیف "تہذیب الکمال" کی بنیاد ہے)۔ (2)أحاديث الجماعيلی (3)جزءأحاديث الشعر (4)أخبار الدجال لعبد الغنی المقدسی (5)أخبار الصلاة لعبد الغنی المقدسی (6)الأمر بالمعروف والنهی عن المنكر (7)الاقتصاد فی الاعتقاد للمقدسی (8)الترغيب فی الدعاء والحث عليه لعبد الغنی المقدسی (9)التوحيد لله عز وجل لعبد الغنی (10)التوكل وسؤال الله عز وجل لعبد الغنی المقدسی (11)الثانی من المصباح فی عيون الصحاح (12)الثانی من فضائل عمر بن الخطاب (13)العاشر من المصباح فی عيون الصحاح (14)المصباح فی عيون الصحاح (15)تحريم القتل وتعظيمه (16)حديث الإفك لعبد الغنی المقدسی (17)ذكر النار لعبد الغنی المقدسی (18)زواج أبی العاص بزينب بنت الربيع (19)عقيدة الحافظ تقی الدين عبد الغنی بن عبد الواحد المقدسی (20)فضائل شهر رمضان لعبد الغنی المقدسی (21)مناقب النساء الصحابيات لعبد الغنی المقدسی (22)نهاية المراد من كلام خير العباد (23)عمدة الأحكام (24)عمدة الأحكام الكبرى (25)عمدة الأحكام من كلام خير الأنام صلى الله عليه وسلم

کتاب "عمدۃ الاحکام من کلام خیر الانام ﷺ" کا مختصر تعارف

عمدۃ الاحکام امام عبد الغنی المقدسی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور تصنیف ہے، جو فقہی احکام پر مشتمل منتخب احادیث کا ایک جامع اور

معتبر و مشہور مجموعہ ہے، اس کتاب کی اہمیت اس بات سے واضح ہوتی ہے کہ یہ کتاب مدارسِ میں حدیث کی ابتدائی تعلیم کے لیے بنیادی کتاب کے طور پر شامل کی جاتی ہے۔

عمدۃ الاحکام کے موضوعات:

یہ کتاب ان احادیث پر مشتمل ہے جو فقہی مسائل سے متعلق ہیں، مثلاً: طہارت۔ نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ۔ حج۔ خرید و فروخت۔ نکاح و طلاق۔ حدود و قصاص، وغیرہ۔

عمدۃ الاحکام کی ترتیب:

عمدۃ الاحکام میں صرف صحیح البخاری اور صحیح مسلم سے منتخب کی گئی 410 احادیث شامل ہیں۔

احادیث کو فقہی ابواب کے تحت 107 ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے تاکہ مطالعہ آسان اور منظم ہو۔

کتاب عمدۃ الاحکام کی خصوصیات:

یہ کتاب احادیثِ احکام پر مشتمل ہے، یعنی وہ احادیث جو عملی زندگی میں شرعی احکام کی بنیاد بنتی ہیں۔

امام عبد الغنی المقدسی رحمۃ اللہ علیہ نے احادیث کو فقہی ترتیب سے جمع کیا ہے، جو طلباء اور علماء کرام کے لیے سیکھنے اور سمجھنے میں سہولت فراہم کرتی ہے۔

مدارسِ میں یہ کتاب نصاب کا حصہ ہے اور حدیث کی ابتدائی تعلیم کے لیے نہایت موزوں سمجھی جاتی ہے۔

عمدۃ الاحکام کی مشہور و مطبوع شروحات:

یہ حقیقت کسی پر مخفی نہیں کہ امام عبد الغنی المقدسی رحمۃ اللہ علیہ کی شہرۂ آفاق کتاب "عمدۃ الأحکام من کلام خیر الأنام صلی اللہ علیہ وسلم" کو قدیم و جدید علماء کرام کی جانب سے غیر معمولی پذیرائی حاصل ہوئی ہے، اس کی اہم وجہ یہ ہے کہ یہ کتاب فقہی مضامین پر مشتمل احادیث کے مختصر مجموعوں میں اپنی جامعیت، اختصار اور صحتِ روایت کی بنا پر سب سے نمایاں مقام رکھتی ہے، خصوصاً ابتدائی درجے کے طلباء کے لیے یہ ایک نہایت مفید اور قابلِ اعتماد ذریعہ ہے۔

علماء کرام نے اس کتاب کی افادیت کو دیکھتے ہوئے اس پر بے شمار شروحات قلم بند کیں، تاہم افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ان میں سے اکثر شروحات یا تو ناپید ہو چکی ہیں یا صرف مخطوطات کی صورت میں محفوظ ہیں، جن تک عام طالب علم کی رسائی ممکن نہیں، جہاں تک دستیاب معلومات کا تعلق ہے، ان شروحات میں سے صرف چند ایک ہی طباعت کے مراحل سے گزر کر منظرِ عام پر آسکی ہیں ان میں سے بعض کی تفصیلات درجِ ذیل ہیں ملاحظہ فرمائیں:

1) إحكام الإحكام شرح عمدة الأحكام - المؤلف: تقي الدين ابن دقيق العيد رحمه الله (625-702ھ)

2) النكت على العمدة في الأحكام - المؤلف: أبو عبد الله بدر الدين محمد بن عبد الله بن بهادر

الزركشى رحمه الله (ت 794ھ)

3) الإعلام بفوائد عمدة الأحكام - المؤلف: ابن الملقن سراج الدين أبو حفص عمر بن على بن أحمد المصرى رحمه الله (ت 804ھ)

4) خلاصة الكلام شرح عمدة الأحكام - المؤلف: فيصل بن عبد العزيز بن فيصل ابن حمد المبارك الحريملى النجدى رحمه الله (ت 1376ھ)

5) الإفهام فى شرح عمدة الأحكام (شرح على متن عمدة الأحكام) المؤلف: عبد العزيز بن عبد الله بن باز رحمه الله (ت 1420ھ) - حققه واعتنى به وخرج أحاديثه: د. سعيد بن على بن وهف القحطانى

6) تنبيه الأفهام شرح عمدة الأحكام - محمد بن صالح بن محمد العثيمين رحمه الله (ت 1421ھ) ألناشر: مكتبة الصحابة - مكتبة التابعين

7) تيسير العلام شرح عمدة الأحكام - المؤلف: أبو عبد الرحمن عبد الله بن عبد الرحمن بن صالح بن حمد بن محمد بن حمد البسام (1346-1423ھ)

عمدۃ الاحکام کی اردو شرحات بھی ہیں ان میں قابل ذکر:

1) "اردو شرح عمدۃ الاحکام من کلام خیر الانام" حافظ فیض اللہ ناصر حفظہ اللہ نے اس کی اردو شرح کی ہے۔ مطبوع: انصار السنۃ پبلیکیشنز لاہور۔

2) "ضیاء الکلام فی شرح عمدۃ الاحکام" مترجم: ابوضیاء محمود احمد غضنفر۔ ضیاء احسان پبلیشرز لاہور

(3) المحرر از ابن عبد الہادی رحمۃ اللہ علیہ

امام ابن عبد الہادی رحمۃ اللہ علیہ (م 744ھ) علم حدیث کے معروف ماہر اور امام ہیں۔ ان کی تصنیف "المحرر" سلیس، جامع اور فقہی ترتیب میں مرتب مستند احادیث کا مجموعہ ہے۔

امام ابن عبد الہادی رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر تعارف

نام ونسب: مُحَمَّد بن أحمد بن عبد الهادي بن عبد الحميد بن عبد الهَادِي بن يُوسُف بن مُحَمَّد بن قدامَة المقدسِيُّ، الجمَّاعيليُّ الأَصْلِ، الصَّالِحِيُّ، الحَنْبَلِيُّ

کنیت: ابو عبد اللہ۔

المشہور: ابن عبد الھادی۔ (دادا کی نسبت سے "ابن عبد الھادی "مشہور ہوئے)

لقب: شمس الدین۔ (حافظ الحدیث)

تاریخ پیدائش: 705ھ۔ 1305ء (رجب کے مہینہ میں دمشق میں آپ پیدا ہوئے سنِ ولادت میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ 704ھ آپ کا سن ولادت ہے، بعض کہتے ہیں 705ھ ہے اور بعض کے نزدیک 706ھ ہے)[1]

مقامات سکونت: بیت المقدس (فلسطین)، شام، بغداد۔

مقامِ وفات: دمشق (الشام)

تاریخ وفات: 744ھ۔ 1343ء (آپ محض 39 برس کی عمر میں وفات پاگئے)

علامہ خیر الدین الزرکلی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

امام ابن عبد الھادی رحمۃ اللہ علیہ کی کم عمری میں وفات کے بارے میں علامہ خیر الدین الزرکلی رحمۃ اللہ علیہ کی وضاحت:

((قلت: كنت في شك من تاريخ مولده، وموته صغيرا، إلى أن ظفرت بقطعة مخطوطة من كتاب، لأحد معاصريه، يقول فيها: واجتمعت به غير مرة، وكنت أسأله أسئلة أدبية وأسئلة عربية، فأجده فيها سيلا يتحدر "لو عاش كان عجبا))

میں امام ابن عبد الھادی رحمۃ اللہ علیہ کی سنِ ولادت اور کم عمری میں وفات کے بارے میں شک میں تھا، یہاں تک کہ مجھے ایک قدیم کتاب کا قلمی نسخہ ملا جو امام ابن عبد الھادی رحمۃ اللہ علیہ کے ہم عصر عالم کی تصنیف تھی، اس میں لکھا تھا: "میں ابن عبد الھادی رحمۃ اللہ علیہ سے کئی بار ملا، اور ان سے علم حاصل کیا، تو میں نے ابن عبد الھادی رحمۃ اللہ علیہ کو علم کا ایسا بہتا ہوا دریا پایا، اگر وہ زندہ رہتے تو واقعی حیرت انگیز شخصیت ہوتے۔

(الاعلام للزرکلی)[2]

امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

امام ابن الھادی رحمۃ اللہ علیہ کی علالت اور وفات کے بارے میں امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

((مَرِضَ قَرِيبًا مِنْ ثَلَاثَةِ أَشْهُرٍ بِقُرْحَةٍ وَحُمَّى سُلٍّ، ثُمَّ تَفَاقَمَ أَمْرُهُ، وَأَفْرَطَ بِهِ إِسْهَالٌ، وَتَزَايَدَ ضَعْفُهُ إِلَى أَنْ تُوُفِّيَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ أَذَانِ الْعَصْرِ))

---

[1] ذيل طبقات الحنابلة: 351/2

[2] (الأعلام: (326/5). المؤلف: خير الدين بن محمود بن محمد بن علي بن فارس، الزركلي الدمشقي (ت 1396 هـ). الناشر: دار العلم للملايين. الطبعة: الخامسة عشر - أيار / مايو 2002م)

امام ابن الهادی رحمۃ اللہ علیہ تقریباً تین ماہ تک قرحہ اور تپِ دِق (سل) میں مبتلا رہے، پھر بیماری نے شدت اختیار کر لی، اور انہیں شدید اسہال لاحق ہو گیا، جس سے ان کی کمزوری بڑھتی گئی، یہاں تک کہ اسی دن عصر کی اذان سے پہلے ان کا انتقال ہو گیا۔

(البدایۃ والنھایۃ لابن کثیر)[3]

شیوخ:

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ۔ امام الذہبی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ۔

امام ابن عبد الهادی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف:

(1)اختيارات شيخ الإسلام ابن تيمية لابن عبد الهادى(آثار شيخ الإسلام ابن تيمية وما لحقها من أعمال) (2)الصارم المنكى فى الرد على السبكى (3)العقود الدرية فى مناقب ابن تيمية (4)تعليقة على العلل لابن أبي حاتم ت جاد الله (5)تنقيح التحقيق (6)شرح غرامى صحيح (7)طبقات علماء الحديث (8)مجموع رسائل الحافظ ابن عبد الهادى (9)شرح التسهيل (10)فضائل الشام (11)المحرر فى الحديث

کتاب "المحرر فی الحدیث (المُحرَّر فی أحادیثِ الأحکام)" کا مختصر تعارف

کتاب "المحرر فی الحدیث" امام ابن عبد الهادی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور تصنیف ہے، جو احادیثِ احکام پر مشتمل سب سے اہم کتابوں میں شمار ہوتی ہے۔ یہ کتاب فقہ کے دلائل پر مشتمل کتب میں بھی نمایاں مقام رکھتی ہے، مصنف نے اس کتاب کو مشہور کتبِ حدیث سے منتخب کیا ہے، جیسا امام ابن عبد الهادی رحمۃ اللہ علیہ نے المحرر کے مقدمہ ان کتبِ احادیث کا ذکر فرمایا ہے:

امام ابن عبد الهادی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

((فَهَذَا مُخْتَصَرٌ يَشْتَمِلُ عَلَى جُمْلَةٍ مِنَ الْأَحَادِيثِ النَّبَوِيَّةِ فِي الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ، انْتَخَبْتُهُ مِنْ كُتُبِ الْأَئِمَّةِ الْمَشْهُورِينَ، وَالْحُفَّاظِ الْمُعْتَمَدِينَ - كَمُسْنَدِ الْإِمَامِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ وَصَحِيحَي الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ، وَسُنَنِ أَبِي دَاوُدَ، وَابْنِ مَاجَهْ، وَالنَّسَائِيِّ، وَجَامِعِ أَبِي عِيسَى التِّرْمِذِيِّ، وَصَحِيحِ أَبِي بَكْرِ ابْنِ خُزَيْمَةَ، وَكِتَابِ الْأَنْوَاعِ وَالتَّقَاسِيمِ لِأَبِي حَاتِمِ ابْنِ حِبَّانَ، وَكِتَابِ الْمُسْتَدْرَكِ لِلْحَاكِمِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ النَّيْسَابُورِيِّ، وَالسُّنَنِ الْكَبِيرِ لِلْبَيْهَقِيِّ، وَغَيْرِهَا مِنَ

---

[3] (البداية والنهاية: (18/467). المؤلف: عماد الدين، أبو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير القرشى الدمشقى (701-774هـ). تحقيق: د.عبد الله بن عبد المحسن التركى. بالتعاون مع: مركز البحوث والدارسات العربية والإسلامية بدار هجر. الناشر: دار هجر للطباعة والنشر والتوزيع والإعلان. الطبعة: الأولى، (1417-1420هـ)

الْكُتُبِ الْمَشْهُورَةِ -وَذَكَرْتُ بَعْضَ مَنْ صَحَّحَ الْحَدِيثَ أَوْ ضَعَّفَهُ، وَالْكَلَامَ عَلَى بَعْضِ رُوَاتِهِ مِنْ جَرْحٍ أَوْ تَعْدِيلٍ، وَاجْتَهَدْتُ فِي اخْتِصَارِهِ وَتَحْرِيرِ أَلْفَاظِهِ.وَرَتَّبْتُهُ عَلَى تَرْتِيبِ بَعْضِ فُقَهَاءِ زَمَانِنَا، لِيَسْهُلَ الْكَشْفُ مِنْهُ، وَمَا كَانَ فِيهِ «مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ»، فَهُوَ مِمَّا اجْتَمَعَ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ عَلَى رِوَايَتِهِ، وَرُبَّمَا أَذْكُرُ فِيهِ شَيْئاً مِنْ آثَارِ الصَّحَابَةِ رضی اللہ عنہم))

یہ ایک مختصر مجموعہ ہے، جس میں شرعی احکام سے متعلق نبی کریم ﷺ کی احادیث شامل ہیں۔ میں نے ان احادیث کو مشہور ائمہ اور معتبر حفاظ کی کتب سے منتخب کیا ہے مسند امام احمد بن حنبل۔ صحیح بخاری و مسلم۔ سنن ابی داود، ابن ماجہ، نسائی۔ جامع ترمذی۔ صحیح ابن خزیمہ۔ المستدرک للحاکم نیسابوری۔ السنن الکبیر للبیہقی، وغیرہ

امام ابن عبد الهادی رحمۃ اللہ علیہ مزید فرماتے ہیں:

"میں نے بعض احادیث کی صحت یا ضعف کا ذکر کیا ہے، اور بعض راویوں پر جرح و تعدیل کی بات بھی کی ہے، میں نے اس کتاب کو اختصار اور الفاظ کی تحقیق کے ساتھ مرتب کیا ہے، اور اسے اپنے زمانے کے فقہاء کی ترتیب پر رکھا ہے تاکہ اس سے استفادہ آسان ہو۔ اگر کسی حدیث پر 'متفق علیہ' لکھا ہو تو اس سے مراد وہ حدیث ہے جسے بخاری و مسلم دونوں نے روایت کیا ہے۔ بعض اوقات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار بھی ذکر کیے گئے ہیں۔

(المحرر فی احادیث الأحکام لابن عبد الهادی)[4]

المحرر کے موضوعات:

کتاب "المحرر" احادیثِ احکام (طہارت۔ نماز۔ روزہ۔ زکوۃ۔ حج۔ معاملات۔ نکاح و طلاق۔ حدود و قصاص) پر مشتمل ہے، یعنی وہ احادیث جن سے فقہی مسائل پر استدلال کیا جاتا ہے۔ امام ابن عبد الهادی رحمۃ اللہ علیہ نے ان احادیث کو فقہی ابواب کے تحت مرتب کیا ہے تاکہ طلباء کو فقہ اور حدیث دونوں میں یکساں فائدہ حاصل ہو۔

المحرر میں احادیث اور ابواب کی تعداد:

کتاب 'المحرر' تقریباً 1301 احادیث پر مشتمل ہے، جس میں قریباً 91 ابواب شامل ہیں، تاہم بعض مقامات پر احادیث کو کسی باب کے ذکر کئے بغیر ہی نقل کیا گیا ہے۔

---

4 (المحرر فی أحادیث الأحکام :(1/80)المؤلف: محمد بن أحمد بن عبد الهادی المقدسی (ت 744 ھ).المحقق: د عبد المحسن بن محمد القاسم.محقق على نسخ نفيسة عتيقة.الطبعة: الثانية، 1442ھ- 2021م)

المحرر کی خصوصیات:

فقہی ترتیب کے مطابق احادیث ترتیب دی گئی ہیں تاکہ طلبہ اور علماء کے لیے احکام کی تلاش آسان ہو جائے۔

اختصار اور تحریرِ الفاظ کی عمدگی: امام ابن عبد الہادی رحمۃ اللہ علیہ نے احادیث کو مختصر اور جامع انداز میں پیش کیا ہے، اور ان کے الفاظ کو تحریر و تنقیح کے بعد شامل کیا ہے تاکہ مفہوم واضح ہو۔

جرح و تعدیل اور تصحیح و تضعیف کا ذکر، کتاب میں بعض احادیث کے راویوں پر جرح و تعدیل اور حدیث کی صحت یا ضعف پر بھی مختصر تبصرہ موجود ہے، تاکہ صحیح اور ضعیف کی پہچان ممکن ہو۔

اس کتاب میں دیگر مسالک کے دلائل بھی شامل ہیں، جس سے اس کی جامعیت اور بین المسالک افادیت ظاہر ہوتی ہے۔

طلبہ علم کے لیے مفید نصاب: "المحرر" کو مدارس اور جامعات میں احادیثِ احکام کے نصاب کے طور پر پڑھایا جاتا ہے۔

کتاب المحرر کی شروحات:

1) **شرح المحرر في الحديث - مؤلف: الشيخ عبد الكريم الخضير حفظه الله - طبعة: دار طيبة الخضراء** فضیلۃ الشیخ عبد الکریم الخضیر حفظہ اللہ نے "المحرر" کی تشریح نہایت علمی انداز میں کی ہے، جس میں ان کے معانی، الفاظ کی وضاحت، اور ان سے حاصل ہونے والے فقہی احکام و شرعی آداب کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے، اس کے ساتھ ساتھ، ان احادیث کے درجات، روایت کے طریقے، اور مختلف مصادر حدیث میں ان کے الفاظ کے فرق پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے، دار طیبہ الخضراء سے سات جلدوں میں یہ شائع ہو چکی ہے۔

2) **شرح المحرر في الحديث - وهو دروس صوتية مفرغة، عددها ٣٨، ولم يتم الشيخ الشرح - المؤلف: عبد المحسن العباد البدر حفظه الله - عدد الصفحات: 439-** فضیلۃ الشیخ عبد المحسن العباد البدر حفظہ اللہ کی یہ شرح دراصل آڈیو دروس کی صورت میں تھی، جنہیں بعد میں تحریری شکل دی گئی، یہ دروس کتاب "المحرر" کی احادیث پر مشتمل ہیں، جن میں فضیلۃ الشیخ عبد المحسن العباد البدر حفظہ اللہ نے نہایت علمی اور فقہی انداز میں احادیث کی وضاحت کی ہے۔ اگرچہ اس شرح کی تعدادِ دروس 38 ہے اور یہ مجموعی طور پر 439 صفحات پر مشتمل ہے، تاہم یہ شرح ابھی تک مکمل نہیں ہو سکی، اس کے باوجود، موجودہ مواد میں احادیث کی تشریح، فقہی نکات، اور حدیثی مسائل پر گہری بصیرت پیش کی گئی ہے، جو طلبہ علم اور

علماء کے لیے نہایت مفید ہے۔

(4) مشکاۃ المصابیح از امام بغوی و امام تبریزی رحمۃ اللہ علیہما

امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ (م 516ھ) اور امام ولی الدین تبریزی رحمۃ اللہ علیہما (م 741ھ) نے مل کر "مشکاۃ المصابیح" کو فقہی اور اخلاقی احادیث کے جامع اور آسان ترین ذخیرے کے طور پر مرتب کیا۔

مصابیح السنۃ اور مشکاۃ المصابیح کا تقابلی جائزہ

علمِ حدیث اسلامی علوم میں ایک بنیادی حیثیت رکھتا ہے، اور اس میدان میں کئی عظیم علماء کرام نے خدمت انجام دی ہے، ان میں دو اہم کتب مصابیح السنۃ از امام بغوی اور مشکاۃ المصابیح از خطیب تبریزی خاص مقام رکھتی ہیں، اگرچہ دونوں کا تعلق ایک ہی علمی سلسلے سے ہے، مگر ان کی نوعیت، ترتیب، اور مقاصد میں نمایاں فرق پایا جاتا ہے۔

مصابیح السنۃ للبغوی کا مختصر جائزہ

"مصابيح السنة" المؤلف: محيي السنة، أبو محمد الحسين بن مسعود بن محمد بن الفراء البغوي الشافعي (ت 516ھ)

کتاب مصابیح السنۃ کا مقصد:

عوام الناس کے لیے احادیث کو آسان انداز میں پیش کرنا امام البغوی رحمۃ اللہ علیہ کا اہم مقصد تھا

مصابیح السنۃ کی خصوصیات:

احادیث کی اسناد حذف کر دی گئی ہیں تاکہ مطالعہ آسان ہو۔

1) کتاب کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا:

I. صحیح بخاری و مسلم کی احادیث

II. دیگر کتب حدیث کی احادیث

2) احادیث کو فقہی ابواب کے تحت ترتیب دیا گیا ہے۔

3) اسلوب مختصر، سادہ اور عام فہم ہے۔

مشکاۃ المصابیح للخطیب التبریزی کا مختصر جائزہ

"مشكاة المصابيح" المؤلف: محمد بن عبد الله الخطيب التبريزي (أبو عبد الله، ولي الدين، محمد

بن عبد اللہ الخطیب العمری التبریزی (741 ھ = 1340 م)

کتاب مشکاۃ المصابیح کا مقصد:

امام الخطیب التبریزی نے مصابیح السنۃ (للبغوی) کو علمی طور پر مزید جامع اور مرتب شکل دیا

مشکاۃ المصابیح کی خصوصیات:

مصابیح السنۃ کو بنیاد بنا کر مشکاۃ المصابیح میں تقریباً 1000 سے زائد اضافی احادیث شامل کیا، احادیث کو تین درجات میں تقسیم کیا:

1) صحیحین کی احادیث

2) دیگر کتب حدیث کی احادیث

3) آثار، موقوفات، اور دیگر روایات

صحابہ رضی اللہ عنہم کے نام شامل کیے گئے جنہیں امام بغوی نے اکثر چھوڑ دیا تھا۔ تخریج حدیث کا اہتمام کیا گیا یعنی ہر حدیث کے ماخذ کی وضاحت کی گئی۔ کتاب کو طلبہ علم، مدرسین اور محققین کے لیے زیادہ مفید بنایا گیا۔

امام البغوی رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر تعارف

نام: حسین بن مسعود بن محمد

کنیت: ابو محمد

نسب: الفراء۔ البغوی

المشہور: حسین بن مسعود البغوی / ابو محمد البغوی۔

- "الفرّاء"—امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ کے خاندانی پیشہ کی وجہ سے آپ کو "الفرّاء" کہا جاتا ہے۔ ((والفراء: نسبة إلى عمل الفراء وبيعها)) الفرّاء" ان لوگوں کی طرف نسبت ہے جو چمڑے کا کام کرتے ہیں یا چمڑے کی اشیاء کی خرید و فروخت سے وابستہ ہوتے ہیں۔[5]
- البغوی: امام البغوی رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق بغ یا بغشور نامی علاقے سے تھا، جو ہرات اور مرو الروز (موجودہ ترکمانستان) کے درمیان (بلادِ خراسان میں) واقع ہے۔

لقب: محی السنۃ، رکن الدین۔

[5] (معالم التنزيل في تفسير القرآن = تفسير البغوي: (1/14). المؤلف: محيي السنة، أبو محمد الحسين بن مسعود البغوي (ت ۵۱۰ھ). المحقق: حققه وخرج أحاديثه محمد عبد الله النمر - عثمان جمعة ضميرية - سليمان مسلم الحرش. الناشر: دار طيبة للنشر والتوزيع. الطبعة: الرابعة، 1417ھ-1997م)

منصب: محدث، مفسر اور فقیہ

تاریخ پیدائش: 433ھ / 1041ء۔

تاریخ وفات: 516ھ / 1122ء۔ (مرو الروذ، ترکمانستان)

اساتذہ:

- ❖ عبد الرحمن بن محمد بن المظفر الداوودي البوسنجي ابو الحسن جمال الاسلام
- ❖ محمد بن الحسن بن علی الجلفری القزاز ابو نصر
- ❖ محمد بن عبد الصمد بن ابو عبد اللہ المروزی الترابی ابو بکر
- ❖ محمد بن علي بن محمد بن علي بن بويہ البخاری الزراد ابو طاھر
- ❖ علي بن يوسف بن عبد اللہ بن يوسف الجويني ابو الحسين

تلامذہ:

محمد بن عمر بن محمد بن محمد ابو عبد اللہ الشاشی

عبد الرحمن بن محمد بن محمد بن ابراہیم الفارسی السرخسی

اسعد بن احمد بن يوسف بن احمد بن يوسف ابو الغنائم البامنجی

محمد بن داود بن رضوان الايلاقی ابو عبد اللہ

فضل اللہ بن محمد بن احمد النوقانی

امام البغوی کی مؤلفات:

(1) الأنوار فی شمائل النبی المختار (2) التهذيب فی فقه الإمام الشافعی (3) التهذيب فی الفقه الشافعي - كتاب السير منه (4) معالم التنزيل فی تفسير القرآن = تفسير البغوی (5) شرح السنة للبغوی (5) مصابيح السنة

مصابیح السنۃ کا مختصر تعارف

"مصابیح السنۃ" امام البغوی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور حدیث کی کتاب ہے، جو عالم اسلام میں احادیثِ نبویہ کی تعلیم و تفہیم کے لیے ایک اہم اور معتبر ذریعہ سمجھی جاتی ہے، امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب کو عام مسلمانوں اور طلبہ علم کے لیے آسان اور قابلِ فہم انداز میں مرتب کیا، تاکہ سنتِ نبویہ کی روشنی عام ہو۔

کتاب کی خصوصیت

اسناد کا حذف اور آسانی کا پہلو:

امام البغوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب میں احادیث کی اسناد کو حذف کر دیا تاکہ قارئین کو براہِ راست متنِ حدیث تک رسائی حاصل ہو اور مطالعہ میں سہولت پیدا ہو، یہ انداز اس وقت کے علمی ماحول میں ایک نیا اور مفید تجربہ تھا، جس نے حدیث کو عام فہم بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔

احادیث کی درجہ بندی

امام البغوی رحمۃ اللہ علیہ نے احادیث کو دو بنیادی اقسام میں تقسیم کیا:

1) **الصحاح:** وہ احادیث جو صحیح بخاری و مسلم سے ماخوذ ہیں، یعنی اعلیٰ درجے کی صحت رکھنے والی روایات۔

2) **الحسان:** وہ احادیث جو سننِ اربعہ (ابو داود، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ) اور دیگر کتب حدیث سے لی گئی ہیں، جن کی صحت نسبتاً کم مگر قابلِ قبول ہے۔[6]

علمی دیانت داری:

امام البغوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں علمی دیانت کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان احادیث کی درجہ بندی بھی واضح کی جن میں ضعف ہو، انہوں نے ایسی روایات کی طرف اشارہ کر دیا تاکہ قارئین ان روایات کی حیثیت سے آگاہ رہیں، البتہ منکر یا موضوع احادیث کو انہوں نے قصداً ترک کیا، اور یہی اصول انہوں نے کتاب کی تمہید (خطبہ) میں بیان کیا۔ تاہم، ایک قابلِ ذکر استثناء بھی موجود ہے: کتاب کے باب "مناقب قریش" کے آخر میں امام البغوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک حدیث ذکر کی اور اس کے بارے میں خود فرمایا: "یہ حدیث منکر ہے!" جو ان کی علمی دیانت کا ثبوت ہے۔

مصابیح السنۃ کی احادیث کی تعداد:

---

[6] **ملاحظہ**

امام ابن صلاح رحمۃ اللہ علیہ "الصحاح اور الحسان" کی اصطلاح کے بارے میں فرماتے ہیں:

((مَا صَارَ إِلَيْهِ صَاحِبُ الْمَصَابِيحِ رَحِمَهُ اللهُ مِنْ تَقْسِيمِ أَحَادِيثِهِ إِلَى نَوْعَيْنِ: الصِّحَاحِ وَالْحِسَانِ، مُرِيدًا بِالصِّحَاحِ مَا وَرَدَ فِي أَحَدِ الصَّحِيحَيْنِ أَوْ فِيهِمَا، وَبِالْحِسَانِ مَا أَوْرَدَهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَشْبَاهُهُمَا فِي تَصَانِيفِهِمْ. فَهَذَا اصْطِلَاحٌ لَا يُعْرَفُ، وَلَيْسَ الْحَسَنُ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ عِبَارَةً عَنْ ذَلِكَ. وَهَذِهِ الْكُتُبُ تَشْتَمِلُ عَلَى حَسَنٍ وَغَيْرِ حَسَنٍ كَمَا سَبَقَ بَيَانُهُ، وَاللهُ أَعْلَمُ))

امام البغوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب مصابیح السنۃ میں احادیث کو دو اقسام میں تقسیم کیا:

الصحاح: وہ احادیث جو صحیح بخاری و مسلم میں موجود ہیں یا ان میں سے کسی ایک میں پائی جاتی ہیں۔

الحسان: وہ احادیث جو ابو داود، ترمذی اور ان جیسے دیگر محدثین نے اپنی تصانیف میں ذکر کی ہیں۔

یہ تقسیم دراصل ایک اصطلاحی تقسیم ہے جو معروف نہیں ہے، کیونکہ علمائے حدیث کے نزدیک "حسن حدیث" کی تعریف اس سے مختلف ہے۔ ان کتب (سنن وغیرہ) میں صرف حسن احادیث ہی نہیں بلکہ ضعیف اور دیگر اقسام کی احادیث بھی شامل ہوتی ہیں، جیسا کہ پہلے وضاحت کی جا چکی ہے۔

(معرفة أنواع علوم الحديث، ويُعرف بمقدمة ابن الصلاح : (ص:37). المؤلف: عثمان بن عبد الرحمن، أبو عمرو، تقي الدين المعروف بابن الصلاح (ت643هـ). المحقق: نور الدين عتر. الناشر: دار الفكر- سوريا، دار الفكر المعاصر - بيروت. سنة النشر: 1402هـ-1986م)

کتاب میں شامل احادیث کی تعداد کے بارے میں مختلف اقوال ہیں، دار المعرفۃ، بیروت لبنان کے مطبوع نسخہ کے مطابق مصابیح السنۃ میں (4,931) احادیث ہیں، تاہم دیگر اقوال بھی موجود ہیں۔

مصابیح السنۃ کا علمی مقام و مرتبہ:

مصابیح السنۃ کو علماء کرام نے حدیث کی تعلیم کے لیے بنیادی کتاب قرار دیا۔

مصابیح السنۃ مدارس، جامعات اور درسِ نظامی میں صدیوں سے پڑھائی جارہی ہے۔

مصابیح السنۃ کے شروحات

1) الميسر في شرح مصابيح السنة(المؤلف: فضل الله بن حسن بن حسين بن يوسف أبو عبد الله، شهاب الدين التُّورِبِشْتِي [ت 661هـ])

2) تحفة الأبرار شرح مصابيح السنة (المؤلف: القاضي ناصر الدين عبد الله بن عمر البيضاوي [ت 685هـ])

3) شرح مصابيح السنة للإمام البغوي(المؤلف: محمَّدُ بنُ عزِّ الدِّينِ عبدِ اللطيف بنِ عبد العزيز بن أمين الدِّين بنِ فِرِشْتَا، الرُّوميُّ الكَرمانيّ، الحنفيُّ، المشهور بابن المَلَك [ت 854هـ])

صاحبِ مشکاۃ امام الخطیب التبریزی رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف

نام: محمد بن عبد اللہ الخطیب لا لعمری التبریزی۔

کنیت: ابو عبد اللہ۔

لقب: ولی الدین۔

تاریخ وفات: 741ھ/1340ء۔

ولی الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الخطیب التبریزی رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق عمری بتایا جاتا ہے، اور ان کی نسبت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ اور بالواسطہ سیدنا عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کی جاتی ہے، الخطیب التبریزی رحمۃ اللہ علیہ اپنی صدی کے ممتاز علما میں شمار ہوتے ہیں، ان کی ذاتی زندگی کے حالات تاریخ میں واضح طور پر محفوظ نہیں ہیں، شاید وقت کے ساتھ یہ تفصیلات مٹ گئیں، ان کی ولادت اور وفات کے بارے میں بھی کوئی یقینی معلومات نہیں ملتیں، البتہ یہ بات ثابت ہے کہ انہوں نے ماہِ رمضان 737 ہجری میں کتاب مشکاۃ المصابیح کی تصنیف مکمل کی، جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ وفات اس کے بعد ہوئی ہوگی، بعض اہلِ علم نے قیاس کے طور پر آپ کی وفات 741 ہجری بتائی ہے، لیکن اس کی کوئی مضبوط دلیل موجود نہیں، واللہ اعلم۔

علامہ الزرکلی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

((التِّبْرِيزي (... - 741 هـ = ... - 1340 م) محمد بن عبد الله الخطيب العمري، أبو عبد الله، ولي الدين، التبريزي: عالم بالحديث. له (مشكاة المصابيح - ط) أكمل به كتاب مصابيح السنة للبغوي، وفرغ من تأليفه سنة ٣٧، و (الإكمال في أسماء الرجال - ط) بهامش المشكاة))

تبریزی (741ھ = 1340ء) محمد بن عبد اللہ الخطیب العمری، ابو عبد اللہ، ولی الدین التبریزی: یہ حدیث کے بڑے عالم تھے۔ ان کی مشہور کتاب "مشکاۃ المصابیح" ہے، جس کے ذریعے انہوں نے امام البغوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب مصابیح السنۃ کو مکمل کیا۔ انہوں نے اس کتاب کی تصنیف سنہ 737ھ میں مکمل کی۔ ان کی ایک اور کتاب "الإکمال فی أسماء الرجال" ہے، جو مشکاۃ کے حاشیے میں شامل کی گئی ہے۔

(الاعلام للزرکلی)[7]

مشکاۃ المصابیح کا مختصر تعارف

مشکاۃ المصابیح کی وجہ تسمیہ:

مشکاۃ المصابیح کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ:

لفظ "مشکاۃ" عربی میں اس طاق کو کہتے ہیں جس میں چراغ رکھا جاتا ہے۔

لفظ "مصابیح"، "مصباح" کی جمع ہے، اور "مصباح" کے معنی ہیں چراغ۔

اس طرح کتاب کا نام "مشکاۃ المصابیح" اس معنی کو ظاہر کرتا ہے کہ یہ کتاب ایک ایسے طاق کی مانند ہے جس میں کئی چراغ روشن ہیں، یعنی یہ کتاب احادیثِ نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار سے منور ہے۔ اس نام سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ یہ کتاب دین کی روشنی پھیلانے والی احادیث کا مجموعہ ہے، جو ایمان، عبادات، اخلاق اور معاملات میں رہنمائی فراہم کرتی ہے۔

امام الخطیب التبریزی رحمۃ اللہ علیہ نے مشکاۃ المصابیح کے مقدمہ میں فرمایا: کہ محی السنہ امام البغوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف کردہ کتاب "المصابیح السنۃ" اپنے موضوع میں سب سے جامع اور احادیث کے نادر پہلوؤں کو مضبوطی سے جمع کرنے والی کتاب ہے، لیکن جب انہوں نے اختصار کا طریقہ اختیار کیا اور اسانید کو حذف کر دیا تو بعض ناقدین نے اس پر کلام کیا، اگرچہ ان کا نقل کرنا، ان کی ثقاہت کی وجہ سے، سند کے قائم مقام ہے، لیکن اس میں وہ وضاحت نہیں جو اسانید کے ذکر

---

[7] (الأعلام: (6/234). المؤلف: خير الدين بن محمود بن محمد بن علي بن فارس، الزركلي الدمشقي (ت 1329 هـ). الناشر: دار العلم للملايين. الطبعة: الخامسة عشر - أيار / مايو 2002م)

سے حاصل ہوتی ہے، چنانچہ میں نے اللہ تعالیٰ سے خیر کی دعا کی اور اس سے توفیق مانگی، پھر ان مقامات کو واضح کیا جنہیں انہوں نے چھوڑ دیا تھا، اور ہر حدیث کو اس کے اصل مقام پر اس طرح درج کیا جیسا کہ معتبر اور مضبوط ائمہ نے روایت کیا ہے۔

امام الخطیب التبریزی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "مشکاۃ المصابیح" میں ان امور کی وضاحت کی ہے جنہیں امام البغوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "مصابیح السنۃ" میں چھوڑ دیا تھا، انہوں نے ہر حدیث کی ابتدا اس صحابی کے نام سے کی جس نے اسے روایت کیا، اور اس کے بعد اس امام کا ذکر کیا جس نے اسے اپنی کتاب میں درج کیا، پھر ہر باب کو عموماً تین فصلوں میں تقسیم کیا:

1) **پہلی فصل** میں وہ احادیث شامل کیں جو شیخین (امام البخاری و امام مسلم رحمۃ اللہ علیہما) یا ان میں سے کسی ایک نے روایت کی ہیں (یہی وہ احادیث ہیں جنہیں امام البغوی رحمۃ اللہ علیہ نے فصل "الصحاح" میں ذکر کیا تھا)۔

2) **دوسری فصل** میں وہ احادیث درج کیں جو دیگر معتبر ائمہ محدثین نے روایت کی ہیں (یہ وہ احادیث ہیں جنہیں امام البغوی رحمۃ اللہ علیہ نے فصل الحسان میں ذکر کیا تھا)۔

3) **تیسری فصل** میں وہ احادیث شامل کیں جو باب کے مفہوم سے متعلق ہیں اور مناسب اضافہ ہیں؛ یہ وہ زیادات ہیں جو امام الخطیب التبریزی رحمۃ اللہ علیہ نے خود شامل کیں اور امام البغوی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں بالکل ذکر نہیں کیا تھا۔ اس فصل میں کبھی کبھار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمۃ اللہ علیہم کے آثار بھی بیان کیے جاتے ہیں۔

مشکاۃ المصابیح کی ابواب اور احادیث کی تعداد:

مشکاۃ المصابیح کی ترتیب کا آغاز "کتاب الایمان" سے ہوتا ہے اور اختتام "کتاب المناقب" پر ہوتا ہے، اس طرح یہ عظیم حدیثی مجموعہ تقریباً تیس (30) مستقل کتابوں پر مشتمل ہے، جن میں عقائد، عبادات، معاملات، اخلاقیات اور فضائل جیسے تمام اہم موضوعات کو جامع انداز میں شامل کیا گیا ہے، اور ان میں "ابواب" کی تعداد تقریباً (300) ہے۔

(مشكاة المصابيح. المؤلف: محمد بن عبد الله الخطيب التبريزي رحمة الله. المحقق: محمد ناصر الدين الألباني رحمة الله. الناشر: المكتب الإسلامي - بيروت - الطبعة: الثالثة، 1985م) کے مطابق احادیث کی کل تعداد (6294) ہے۔ اور (الطبعة: الاولى، 1961م) میں یہی تعداد (6285) ہے۔

مشکاۃ المصابیح کی شروحات

← مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح:

المؤلف:

علی بن (سلطان) محمد، أبو الحسن نور الدین الملا الهروی القاری (ت1014ھ)

خلاصہ:

یہ مشکاۃ المصابیح کی سب سے مفصل اور جامع شرح ہے، جو 9 جلدوں پر مشتمل ہے، اس میں احادیث کی تخریج، رجال کی تحقیق، خصوصاً حنفی فقہی مسائل، لغوی توضیحات اور اختلافی آراء کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے، یہ شرح علمی حلقوں میں سب سے زیادہ معتبر سمجھی جاتی ہے۔

➔ لمعات التنقیح فی شرح مشکاۃ المصابیح

المؤلف: علامہ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

عبد الحق بن سیف الدین بن سعد اللہ البخاری الدِّهلوی الحنفی «المولود بدهلی فی الهند سنة (958ھ) والمتوفی بها سنة (1052ھ) رحمه الله تعالی»

خلاصہ:

برصغیر میں نہایت مقبول شرح ہے، مدارس کے نصاب میں شامل رہی، اس میں احادیث کی مختصر وضاحت، فقہی پہلو اور عملی مسائل پر روشنی ڈالی گئی ہے، اس کا انداز سادہ اور تدریسی ہے۔

➔ مرعاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح

المؤلف:

أبو الحسن عبید اللہ بن محمد عبد السلام بن خان محمد بن أمان اللہ بن حسام الدین الرحمانی المبارکفوری (ت1414ھ)

خلاصہ:

اہل حدیث مکتب فکر میں زیادہ معروف شرح ہے، اس میں احادیث کی تخریج، صحت و ضعف اور دلائل پر زور دیا گیا ہے۔ اس شرح کا انداز تحقیقی اور تنقیدی ہے۔

➔ الشیخ محمد ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس پر تحقیق پیش کی ہیں، الناشر: المکتب الاسلامی، بیروت لبنان۔

مشکاۃ المصابیح کی علمی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس پر عربی زبان میں متعدد مفصل شروحات لکھی گئیں ہیں جیسا کہ اوپر اس کی تفصیل گزر چکی ہے، اسی طرح اردو زبان میں بھی بے شمار شروحات تحریر کی گئیں، جو برصغیر کے مدارس اور علمی حلقوں میں نہایت مقبول ہیں، اس کے علاوہ فارسی زبان میں بھی اس کتاب کی شرحیں موجود ہیں، جو اس بات کا ثبوت ہیں کہ مشکاۃ المصابیح نے مختلف زبانوں اور علمی مکاتب فکر میں یکساں طور پر

قبولیت حاصل کی، یہ تمام شروحات اس کتاب کی جامعیت، علمی قدر اور حدیثی ذخیرے کی اہمیت کو مزید واضح کرتی ہیں۔

(5) المنتقی از امام ابن تیمیہ الجد رحمۃ اللہ علیہ

"المنتقی "مؤلف: مجد الدین عبد السلام بن تیمیہ الحرانی رحمۃ اللہ علیہ

امام مجد الدین ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ (م 652ھ) ابن تیمیہ کبیر کہلاتے ہیں۔ "المنتقی" ان کی ایک معروف تالیف ہے، جس میں انہوں نے احادیث کو فقہی ابواب میں جمع کیا ہے۔

"منتقی الاخبار" مجد الدین علامہ عبد السلام بن عبد اللہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی (2 جلدوں میں) ہزاروں احادیثِ احکام و مسائل پر مشتمل اہم تصنیف ہے۔ اسلامی احکام کی منتخب کتابیں بہت ہیں مگر جو عظمت اس کتاب کو حاصل ہے وہ کسی اور کو نصیب نہیں ہوئی۔ کتبِ حدیث میں اپنی طرز کی واحد کتاب ہے۔ یہ کتاب صحاح ستہ اور مسند احمد کا جوہر ہے ۔اس گراں قدر مجموعے کا مقصدِ تالیف روزمرہ پیش آنے والے مسائل واحکام(عبادات ،معاملات، معاشرت، معاشیات، سیاسیات وغیرہ) میں اہل اسلام کے لیے سنت نبویہ سے رہنمائی مہیا کرنا ہے۔ کتاب ہذا کے مصنف ابو البرکات مجد الدین عبد السلام بن عبد اللہ (590۔653ھ) شیخ الاسلام امام احمد بن عبد الحلیم ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے دادا ہیں۔ ابن تیمیہ کے نسبی لقب سے یہ بھی شہرت رکھتے ہیں۔ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شیخ مجد الدین اپنے زمانے کے بے نظیر فاضل تھے۔ فقہ واصول فقہ کے سربر آوردہ عالم، حدیث اور فقہ الحدیث میں ماہر تھے ۔ قرآن مجید اور اس کی تفسیر میں ان کو ید طولیٰ حاصل تھا۔ بہت سی کتابوں کے مصنف اور مختلف مذاہب کی معرفت میں یگانہ روزگار تھے۔ اس کتاب کی اہمیت کے پیشِ نظر سب سے پہلے علامہ نواب صدیق حسن خاں رحمۃ اللہ علیہ نے 1297ھ میں مطبع فاروقی دہلی سے اہل علم کے لیے اسے طبع کروایا۔ اس اشاعت کے 53 سال بعد شیخ حامد فقی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیقات کے ساتھ 1350ھ/1931 میں مصر میں طبع ہوئی۔ نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار از محمد بن علی شوکانی رحمۃ اللہ علیہ اسی کی بے نظیر شرح ہے۔ منتقی الاخبار کے مترجم مولانا محمد داؤد راغب رحمانی (1908۔1977) دار الحدیث رحمانیہ، دہلی کے فیض یافتہ اور کئی کتب کے مصنف ومترجم ہیں ۔ منتقی الاخبار کے اردو ترجمہ کی اشاعتِ اول 1982ء، طبع ثانی 1999ء اور طبع سوم 2009ء میں ہوئی۔ جسے اہل علم اور نئے تعلیم یافتہ حضرات خصوصاوکلاء کے طبقہ نے بہت پذیرائی بخشی۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کے مصنف ومترجم اور ناشرین کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے اور اس کتاب کو جملہ مسلمانوں کی ہدایت کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)(م۔ا)"منقول

عبد السلام بن تیمیہ الحرانی رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر تعارف

نام: عبد السلام بن عبد اللہ بن ابی القاسم بن الخضر بن محمد بن تیمیہ الحرانی رحمۃ اللہ علیہ

"أَبُو الْبَرَكَاتِ شَيْخُ الْحَنَابِلَةِ مَجْدُ الدِّينِ عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْخَضِرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْحَرَّانِيِّ الْمَعْرُوفُ بِابْنِ تَيْمِيَّةَ"[8]

کنیت: ابو البرکات۔

لقب: مجد الدین۔

المشہور: ابن تیمیہ الجد۔ (آپ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے دادا ہیں)

منصب: محدث، مفسر، فقیہ الحنبلی۔

سکونت: حجاز، شام، عراق۔

تاریخ پیدائش: 590ہجری/1194ء۔ (آپ کا جائے پیدائش حران[9])

تاریخ وفات: 652ہجری/1254ء (حران ہی میں آپ کی وفات ہوئی)

علامہ الزرکلی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

((عبد السلام بن عبد الله بن الخضر بن محمد، ابن تيمية الحرانى، أبو البركات، مجد الدين: فقيه حنبلى، محدّث مفسر. ولد بحران وحدّث بالحجاز والعراق والشام، ثم ببلده حرّان وتوفى بها. وكان فرد زمانه فى معرفة المذهب الحنبلى. من كتبه "تفسير القرآن العظيم" و "المنتقى فى أحاديث الأحكام - ط " و " المحرر - خ " فى الفقه. وهو جد الإمام ابن تيمية))

(الأعلام للزركلى)[10]

---

8 (نيل الأوطار: (1/15، "مقدمة الكتاب"). المؤلف: محمد بن على بن محمد بن عبد الله الشوكانى اليمنى (ت1250ھ). تحقيق: عصام الدين الصبابطي. الناشر: دار الحديث، مصر. الطبعة: الأولى، 1413ھ-1993م)

9 حرّان (حران) ایک تاریخی شہر ہے جو موجودہ ترکی کے جنوب مشرقی حصے میں واقع ہے، شام (موجودہ "سوریہ") کی سرحد کے قریب، یہ علاقہ قدیم زمانے میں جزیرہ الفرات کے علاقے کا حصہ تھا، جو اسلامی تاریخ میں علمی مراکز میں شمار ہوتا تھا۔ آج یہ شہر شانلی اورفا (Şanlıurfa) صوبے میں شامل ہے، عباسی دورِ حکومت میں یہ علم و فقہ کا مرکز تھا، اور امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے آباءواجداد اسی علاقے سے تعلق رکھتے تھے اسی وجہ سے وہ "الحرانی" کہلائے۔

10 (الأعلام: (ج:4، ص:6). المؤلف: خير الدين بن محمود بن محمد بن على بن فارس، الزركلى الدمشقى (ت 1396 ھ). الناشر: دار العلم للملايين. الطبعة: الخامسة عشر - أيار / مايو 2002م)

امام عبد السلام ابن تیمیہ الجد رحمۃ اللہ علیہ کا علمی سفر

امام الشوکانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

امام الذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

((وُلِدَ سَنَةَ تِسْعِينَ وَخَمْسِمِائَةٍ تَقْرِيبًا، وَتَفَقَّهَ عَلَى عَمِّهِ الْخَطِيبِ، وَقَدِمَ بَغْدَادَ وَهُوَ مُرَاهِقٌ مَعَ السَّيْفِ ابْنِ عَمِّهِ، وَسَمِعَ مِنْ أَحْمَدَ ابْنِ سُكَيْنَةَ وَابْنِ طَبَرْزَدَ وَيُوسُفَ بْنِ كَامِلٍ، وَعِدَّةٍ، وَسَمِعَ بِحَرَّانَ مِنْ حَنْبَلٍ وَعَبْدِ الْقَادِرِ الْحَافِظِ، وَتَلَا بِالْعَشْرِ عَلَى الشَّيْخِ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ سُلْطَانٍ. حَدَّثَ عَنْهُ وَلَدُهُ شِهَابُ الدِّينِ وَالدِّمْيَاطِيُّ وَأَمِينُ الدِّينِ بْنُ شُقَيْرٍ وَعَبْدُ الْغَنِيِّ بْنُ مَنْصُورٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْبَزَّارِ وَالْوَاعِظُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمُحْسِنِ وَغَيْرُهُمْ، وَتَفَقَّهَ وَبَرَعَ وَاشْتَغَلَ وَصَنَّفَ التَّصَانِيفَ، وَانْتَهَتْ إِلَيْهِ الْإِمَامَةُ فِي الْفِقْهِ وَدَرَّسَ الْقِرَاءَاتِ، وَصَنَّفَ فِيهَا أُرْجُوزَةً. تَلَا عَلَيْهِ الشَّيْخُ الْقَيْرَوَانِيُّ. وَحَجَّ فِي سَنَةِ إِحْدَى وَخَمْسِينَ عَلَى دَرْبِ الْعِرَاقِ، وَابْتُهِرَ عُلَمَاءُ بَغْدَادَ لِذَكَائِهِ وَفَضَائِلِهِ وَالْتَمَسَ مِنْهُ أُسْتَاذُ دَارِ الْخِلَافَةِ مُحْيِي الدِّينِ بْنُ الْجَوْزِيِّ الْإِقَامَةَ عِنْدَهُمْ فَتَعَلَّلَ بِالْأَهْلِ وَالْوَطَنِ))

امام عبد السلام ابن تیمیہ الجد رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت تقریباً 590 ہجری میں ہوئی۔ انہوں نے اپنے چچا خطیب سے فقہ کی تعلیم حاصل کی، جب وہ نوجوانی کی عمر میں تھے تو اپنے چچا زاد بھائی سیف رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ بغداد آئے۔ وہاں انہوں نے احمد بن سکینہ رحمۃ اللہ علیہ، ابن طبرزد رحمۃ اللہ علیہ، یوسف بن کامل رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر کئی علماء سے سماعِ حدیث کیا، اسی طرح حرّان میں انہوں نے علماء حنابلہ اور حافظ عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ سے بھی احادیث سنیں۔ امام عبد السلام ابن تیمیہ الجد رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ عبد الواحد بن سلطان رحمۃ اللہ علیہ سے عشرہ قراءت (دس قراءتوں) کی تلاوت کی، ان سے حدیث روایت کرنے والوں میں ان کے بیٹے شہاب الدین رحمۃ اللہ علیہ، دمیاطی رحمۃ اللہ علیہ، امین الدین بن شقیر رحمۃ اللہ علیہ، عبد الغنی بن منصور رحمۃ اللہ علیہ، محمد بن البزار رحمۃ اللہ علیہ، واعظ محمد بن عبد المحسن رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر شامل ہیں۔ امام عبد السلام ابن تیمیہ الجد رحمۃ اللہ علیہ نے فقہ میں مہارت حاصل کی، علم میں کمال پیدا کیا، علمی مشغولیت اختیار کی، اور کئی کتابیں لکھیں، فقہ میں امامت کا مقام حاصل کیا، قراءت کی تدریس کی، اور اس موضوع پر ایک منظوم تصنیف بھی لکھی، ان پر شیخ القیروانی نے قراءت کی تلاوت کی، انہوں نے 55 ہجری میں عراق کے راستے حج کیا، بغداد کے علماء، امام عبد السلام ابن تیمیہ الجد رحمۃ اللہ علیہ کی ذہانت اور علمی فضیلت سے متاثر ہوئے چنانچہ دار الخلافہ کے استاد محیی الدین ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے بغداد میں قیام کی درخواست کی، لیکن انہوں نے اپنے گھر والوں اور اپنے ہم وطنوں کی وجہ سے معذرت کر لی۔

(نیل الاوطار للشوکانی)[11]

امام عبد السلام ابن تیمیہ الجد رحمۃ اللہ علیہ کی مؤلفات

1) المحرر في الفقه على مذهب أحمد ومعه النكت والفوائد السنية

2) المسودة في أصول الفقه

3) تفسير القرآن العظيم

4) المنتقى في أحاديث الاحكام / المنتقى من أخبار المصطفى

کتاب "المنتقی" کا مختصر تعارف

نام کتاب:

((المنتقى من أخبار المصطفى ﷺ) أو (المنتقى في الأحكام الشرعية من كلام خير البرية) أو (المنتقى في أحاديث الاحكام))

"المنتقی من اخبار المصطفی ﷺ" "نبی کریم مصطفی ﷺ کی احادیث میں سے منتخب احادیث"۔

کتاب کا موضوع

یہ کتاب احادیثِ نبویہ ﷺ کا ایک جامع انتخاب ہے، جو فقہی ابواب پر مرتب کی گئی ہے۔

کتاب کا مقصد:

فقہی مسائل میں براہِ راست احادیث سے رہنمائی فراہم کرنا، مثلاً: عبادات، معاملات، اخلاقیات، حدود، فرائض اور دیگر شرعی احکام کو احادیث کی روشنی میں بیان کرنا۔

کتاب "المنتقی" کی اہم خصوصیات

- کتاب میں صرف صحیح اور حسن احادیث کو شامل کیا گیا ہے۔
- احادیث کو فقہی ترتیب کے مطابق ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔
- ہر باب میں متعلقہ احادیث کو جمع کر کے ان کے مصادر کا ذکر کیا گیا ہے۔

"المنتقی" کی مخصوص اصطلاحات:

- أخرجاه: البخاري ومسلم.
- متفق عليه: أحمد والبخاري ومسلم.

---

[11] (نيل الأوطار: (1/15، "مقدمة الكتاب"). المؤلف: محمد بن علي بن محمد بن عبد الله الشوكاني اليمني (ت 1250هـ). تحقيق: عصام الدين الصبابطي. الناشر: دار الحديث، مصر. الطبعة: الأولى، 1413هـ 1993م)

❖ الخمسة: أحمد وأصحاب السنن.

فضیلۃ الشیخ عبد الکریم الخضیر حفظہ اللہ کا قول:

((قال الشيخ عبد الكريم الخضير: «كتابه هذا كتاب عظيم حوى جل أحاديث الأحكام، فلا يستغني عنه طالب علم، حيث جمع جل ما يحتاجه طالب العلم من أحاديث الأحكام، وإن كان فيه الصحيح والحسن والضعيف))

"یہ کتاب عظیم ہے، جس میں احکامِ شرعیہ سے متعلق بیشتر احادیث جمع کی گئی ہیں۔ کوئی بھی طالبِ علم اس سے بے نیاز نہیں ہو سکتا، کیونکہ اس میں وہ تمام احادیث شامل ہیں جن کی اسے ضرورت ہوتی ہے۔ اگرچہ اس میں صحیح، حسن اور ضعیف احادیث سب شامل ہیں۔"

الأستاذ الدکتور محمد عجاج الخطیب رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

((للإمام المحدث أبي البركات مجد الدين عبد السلام "ابن تيمية" الحراني "٠ هـ" جمع فيه رحمه الله الأحاديث النبوية التي ترجع أصول الأحكام اليها، ويعتمد علماء الإسلام عليها، وقد اختار هذه الأحاديث من صحيح البخاري ومسلم ومسند أحمد ومن السنن الأربعة، كما ذكر بعض آثار الصحابة، ورتبه على أبواب الفقه وبهذا غدا هذا الكتاب من أهم المصادر في أحاديث الأحكام، وعدة أحاديثه "٠" خمسة آلاف حديث وتسعة وعشرون حديثًا. طبع في مجلدين كبيرين بتعليق الشيخ محمد حامد الفقي سنة "هـ" بمص))

امام عبد السلام ابن تیمیہ الحرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب میں ان احادیثِ نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمع کیا ہے جن کی بنیاد پر شرعی احکام کا استنباط کیا جاتا ہے اور جن پر امتِ مسلمہ کے علماء کرام اعتماد کرتے ہیں۔ امام عبد السلام الحرانی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ احادیث صحیح بخاری، صحیح مسلم، مسند احمد، اور سننِ اربعہ (ابو داؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ) سے منتخب کی ہیں، اور بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار بھی ذکر کیے ہیں، اس کتاب کو فقہی ابواب کے مطابق ترتیب دیا گیا ہے، جس کی وجہ سے یہ کتاب احادیثِ احکام کے اہم ترین مصادر میں شمار ہوتی ہے۔ اس کتاب میں کل 5029 احادیث شامل ہیں۔ یہ کتاب دو بڑے جلدوں میں مصر میں 1351ھ میں شیخ محمد حامد الفقی کے تعلیقات کے ساتھ شائع ہوئی۔

(لمحات فی المکتبۃ والبحث والمصادر)[12]

---

[12] (لمحات فی المکتبۃ والبحث والمصادر: (ص:196). المؤلف: محمد عجاج بن محمد تمیم بن صالح بن عبد اللہ الخطیب. الناشر: مؤسسة

"المنتقی من اخبار المصطفیٰ" کی شروحات

کتاب "المنتقی من أخبار المصطفیٰ" کی شرحیں متعدد اہلِ علم نے کی ہیں، تاہم جن شروح تک میری رسائی ہوئی، ان میں صرف امام محمد بن علی الشوکانی رحمۃ اللہ علیہ کی شرح "نیل الاوطار" ہی مطبوعہ صورت میں دستیاب ہے، جو اپنی جامعیت اور فقہی بصیرت کی بنا پر اہلِ علم میں خاص مقام رکھتی ہے۔ امام الشوکانی رحمۃ اللہ علیہ نے خود اپنے الفاظ اس طرح فرمایا ہے ملاحظہ فرمائیں:

امام الشوکانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

((وَسَمَّيْت هَذَا الشَّرْحَ لِرِعَايَةِ التَّفَاؤُلِ. الَّذِي كَانَ يُعْجِبُ الْمُخْتَارَ" نَيْلُ الْأَوْطَارِ شَرْحُ مُنْتَقَى الْأَخْبَارِ" وَاَللَّهُ الْمَسْئُولُ أَنْ يَنْفَعَنِي بِهِ وَمَنْ رَامَ الِانْتِفَاعَ بِهِ مِنْ إخْوَانِي، وَأَنْ يَجْعَلَهُ مِنْ الْأَعْمَالِ الَّتِي لَا يَنْقَطِعُ عَنِّي نَفْعُهَا بَعْدَ أَنْ أُدْرَجَ فِي أَكْفَانِي))

میں نے اس شرح کا نام "نَيْلُ الْأَوْطَارِ شَرْحُ مُنْتَقَى الْأَخْبَارِ" رکھا ہے، اس امید اور خوشی کے پیشِ نظر جو نبیِ مختار صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند تھی، میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ مجھے اس شرح سے نفع دے، اور میرے ان بھائیوں کو بھی فائدہ پہنچائے جو اس سے استفادہ کرنا چاہتے ہیں۔ اور یہ بھی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے ان اعمال میں شامل فرمائے جن کا اجر میرے کفن میں لپٹے جانے کے بعد بھی مجھ تک پہنچتا رہے۔

(نیل الاوطار للشوکانی)[13]

امام الشوکانی رحمۃ اللہ علیہ کی شرح "نیل الاوطار" کا تحقیقی منہج

اختصار کا اسلوب:

امام الشوکانی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب کی طوالت کے پیشِ نظر شرح کو مختصر رکھا ہے، اور غیر ضروری تفریعات و مباحثات سے اجتناب کیا ہے، خاص طور پر ان مقامات پر جہاں اختلاف کم ہو۔

اختلافی مسائل میں تفصیل:

جہاں فقہی اختلافات زیادہ ہوں، وہاں انہوں نے تفصیل سے گفتگو کی ہے، دلائل پیش کیے ہیں، اور مختلف مذاہب کا تقابل کیا ہے۔

الرسالة. الطبعة: التاسعة عشر 1422ھ-2001م)

[13] (نيل الأوطار: (1/15، "مقدمة الكتاب"). المؤلف: محمد بن علی بن محمد بن عبد الله الشوكانی اليمنی (ت1250ھ). تحقيق: عصام الدين الصبابطی. الناشر: دار الحديث، مصر. الطبعة: الأولى، 1413ھ-1993م)

دلائل پر مبنی شرح:

شرح میں امام الشوکانی رحمۃ اللہ علیہ نے جمہور کی رائے سے اختلاف کرتے ہوئے بھی دلیل کی بنیاد پر اپنی رائے کو ترجیح دی ہے، اور جس بات کو انہوں نے حق سمجھا، اس کی حمایت کی ہے۔

غریب الحدیث کی وضاحت:

امام الشوکانی رحمۃ اللہ علیہ نے ہر حدیث کے مشکل الفاظ کی وضاحت کی تاکہ قاری کو مفہوم سمجھنے میں آسانی ہو۔

فقہی استنباط:

احادیث سے فقہی احکام اخذ کیے گئے ہیں، اور ان پر تفصیلی بحث کی گئی ہے، جس سے یہ کتاب فقہ کے طلبہ کے لیے بھی مفید بن گئی ہے۔

مصنف (امام عبد السلام ابن تیمیہ الجد رحمۃ اللہ علیہ) کے کلام کو شامل کرنا:

امام الشوکانی رحمۃ اللہ علیہ نے مصنف (امام عبد السلام ابن تیمیہ الجد رحمۃ اللہ علیہ) کے فقہی کلام اور دلائل کو بھی "نیل الاوطار" میں شامل کیا ہے، اور جہاں ضروری ہو، وہاں ان پر تنقید بھی کی ہے۔

راویوں کی تفصیل سے اجتناب:

شرح میں راویوں کی سوانح حیات یا تفصیلی حالات کو بیان نہیں کیا گیا، البتہ جہاں تصحیف یا تحریف کا امکان ہو، وہاں پر امام الشوکانی نے تنبیہ کی۔

دیگر احادیث کی طرف اشارہ:

ہر باب میں ان احادیث کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے جو اصل کتاب میں مذکور نہیں، لیکن موضوع سے متعلق ہیں، تاکہ قاری کو مکمل علمی فائدہ حاصل ہو۔

اصولی و فقہی مباحث:

شرح میں اصولِ فقہ کی بحثیں، فرعی احکام، اور دیگر علمی نکات بھی شامل ہیں، جو "نیل الاوطار" کو ایک جامع علمی ذخیرہ بنا دیتے ہیں۔

مذاہبِ فقہاء کا احاطہ:

امام الشوکانی رحمۃ اللہ علیہ نے ان فقہی مذاہب کے اقوال بھی ذکر کیے ہیں جو عام طور پر مشہور نہیں ہوئے یا جن کی تدوین نہیں ہو سکی، تاکہ تنوعِ فقہی آراء سامنے آئے۔

"المنتقیٰ من أخبار المصطفیٰ از عبد السلام ابن تیمیہ الجد رحمۃ اللہ علیہ" کی صوتی (YouTube Audios) تشریحات

الشیخ عبدالعزیز بن عبد الله بن باز رحمه الله (1330-1420ھ 1912 - 1999م)۔ کی آڈیو

تشریح۔[14]

الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمه الله (1347 - 1421 ھ، 1928 - 2001 م)- کی آڈیو تشریح۔[15]

(6) صحیح الجامع الصغیر از امام السیوطی و امام الشیخ البانی رحمۃ اللہ علیہما

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (م 911ھ) نے "الجامع الصغیر" ترتیب دی جبکہ شیخ محمد ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ (م 1420ھ) نے اس کی تصحیح و مکمل تحقیق فرمائی۔ اس میں مختصر احادیث کو یکجا کیا گیا ہے؛ تحقیقی فوائد کے ساتھ یہ ایک عظیم مرجع ہے۔

نوٹ: شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کے تعارف کے لئے مستقل کتاب میں نے لکھی ہے ڈانلوڈ فرمالیں میری ویب سائٹ سے ان شاءاللہ۔

علامہ جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر تعارف

نام: عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد ابن سابق الدین الخضیری السیوطی رحمۃ اللہ علیہ۔

نسب: عبد الرحمن بن ابی بکر بن محمد بن ابی سابق الدین بکر بن عثمان بن محمد بن خضر بن ایوب بن محمد ابن الشیخ ہمام الدین السیوطی۔

کنیت: ابو الفضل۔

لقب: جلال الدین۔

المشہور: جلال الدین السیوطی۔

منصب: مفسر، محدث، مؤرخ، ادیب۔

تاریخ پیدائش: 849ھ / 1445ء (قاہرہ، اسیوط، جنوبی مصر)

تاریخ وفات: 911ھ / 1505ء (القرافۃ، مصر)

علامہ جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت مصر میں رجب 849 ہجری کے آغاز میں ہوئی، جو 3 اکتوبر 1445ء کے

---

14 https://www.youtube.com/playlist?list=PLtrdYKXsRcHCZgjfHEbQkfx-tqFxOGIDH

15 https://www.youtube.com/playlist?list=PLXS0usquloW9XqXIQpPPXdSpKNtInKhus

مطابق ہے، "السیوطی "نسبت، مصر کے جنوبی علاقے "اسیوط " سے ہے۔ علامہ جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے والد نے انہیں " جلال الدین " اور "ابن الکتب " کا لقب دیا، کیونکہ ان کی ولادت کتابوں کے درمیان ہوئی تھی اور ان کے شیخ عز الدین احمد الحنبلی نے انہیں "ابو الفضل " کی کنیت دی۔ علامہ جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے والد بھی اہلِ علم میں سے تھے، انہوں نے اپنے علاقے اسیوط میں علمی خدمات انجام دیں اور وہاں کے نائب حاکم بھی رہے۔ انہوں نے صحیح مسلم کو حافظ ابن حجر العسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے قاہرہ میں سماع کیا، اور فقہ و کلام کی تعلیم امام شمس الدین القیاتی سے حاصل کی۔

علامہ جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی علم و معرفت سے بھرپور تھی، انہوں نے علم کے حصول کے لیے سفر کیے، بہت سے جید علماء کی صحبت اختیار کی، اور بے شمار علماء سے علم حاصل کیا، ذیل میں اس علمی زندگی کی ایک مختصر جھلک پیش کی جارہی ہے۔

علامہ جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی والد کے انتقال سے قبل زندگی:

علامہ جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ ایک علمی خاندان میں پیدا ہوئے۔ ان کے دادا ہمام الدین کو اہل علم میں شمار کیا جاتا تھا، جبکہ ان کے والد فقہ، فرائض اور دیگر کئی علوم میں ماہر تھے۔ علامہ جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے قاہرہ میں پرورش پائی، جہاں ان کے والد مقیم تھے۔ قاہرہ میں ہی امام حافظ ابن حجر العسقلانی (جو ان کے والد کے استاذ تھے) علمی مجالس منعقد کرتے تھے۔ علامہ جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے تین سال کی عمر میں اپنے والد کے ساتھ امام ابن حجر العسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں شرکت کی انہوں نے اپنے والد کی زندگی میں قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہوئے سورۃ التحریم تک حفظ کر لیا تھا، جب وہ چھ سال کے تھے تو ان کے والد کا انتقال ہو گیا، جس کے بعد وہ شیخ جمال الدین بن الھمام کی سرپرستی میں آ گئے۔

علامہ جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا علم کے سفر کا آغاز:

علامہ جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے پندرہ سال کی عمر سے پہلے ہی علم کے حصول کا سفر شروع کر دیا تھا انہوں نے کئی جید علماء سے تعلیم حاصل کی، جن میں شامل ہیں: شمس محمد بن موسیٰ الحنفی۔ فخر عثمان المقسی۔ شموس البامی۔ ابن الفالاتی۔ ابن یوسف۔ العجلونی۔ النعمانی۔ علامہ جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے ان اساتذہ سے فقہ اور نحو (عربی گرامر) کی تعلیم حاصل کی۔ علم الفرائض (وراثت کے احکام) شیخ شھاب الدین الشار مساحي سے پڑھا۔

علامہ جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے علامہ شرف الدین المناوی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت اختیار کی اور ان سے فقہ کا علم

حاصل کیا، اسی طرح وہ علامہ محیی الدین الکافیجی کے ساتھ چودہ سال تک وابستہ رہے، جنھوں نے انہیں تفسیر، عربی اصول، اور علمِ معانی میں اجازت (اجازہ) دی

علامہ جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا علم کے لیے بیرونِ ملک سفر:

علامہ جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے علم کے حصول کے لیے مختلف علاقوں کا سفر کیا انہوں نے دمیاط، اسکندریہ، فیوم، اور محلہ جیسے شہروں کا رخ کیا پھر بیت اللہ الحرام کی زیارت کے لیے گئے اور مکہ مکرمہ میں ایک سال تک قیام کیا اس کے بعد انہوں نے شام، مغرب (مراکش)، اور غینیا کا سفر کیا، جو اس وقت تکرور کے نام سے معروف تھا ان علاقوں میں انہوں نے کئی جید علماء سے علم حاصل کیا اور ان سے مختلف علوم میں اجازت (اجازہ) بھی حاصل کی۔

علامہ جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات:

امام سیوطی کی وفات اکسٹھ (61) سال کی عمر میں جمعہ کی صبح سے قبل، 19 جمادی الاول 911 ہجری کو ہوئی اس سے قبل وہ سات دن تک شدید بیماری میں مبتلا رہے، جس میں ان کے بائیں ہاتھ میں سخت ورم (سوجن) تھا علامہ جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ان کے گھر میں ہوا، اور انہیں باب القرافہ کے باہر واقع حوش قوصون میں دفن کیا گیا۔

علامہ جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی مؤلفات

علامہ الزرکلی کا قول: ((له نحو 600 مصنف، منها الكتاب الكبير، والرسالة الصغيرة)) علامہ جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی تقریباً 600 تصانیف ہیں، جن میں بڑی کتابیں اور مختصر رسائل بھی شامل ہیں۔ ان میں قابل ذکر: الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور۔ الاتقان فی علوم القرآن۔ تدریب الراوی۔ اللآلی المصنوعۃ فی الاحادیث الموضوعۃ۔ طبقات الحفاظ۔ طبقات المفسرین۔ الجامع الصغیر من حدیث البشیر النذیر۔ وغیرہ۔

"الجامع الصغير من حديث البشير النذير للسيوطي" کا مختصر تعارف

"الجامع الصغیر کی وجہ تسمیہ "وجہ تسمیہ:

اس کتاب کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ علامہ جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے جب اپنی کتاب "الجامع الکبیر "یعنی "جمع الجوامع" تصنیف کی، تو اس کو دو حصوں میں تقسیم کیا: ایک قولی احادیث پر مشتمل اور دوسرا فعلی احادیث پر۔ پھر انہوں نے قولی احادیث میں سے صحیح اور مختصر احادیث منتخب کیں، اور ان میں کچھ اضافے بھی کیے۔ ان سب کو ایک الگ کتاب میں جمع کیا، جس کا نام رکھا "الجامع الصغیر من حدیث البشیر النذیر"۔ یہ کتاب دراصل الجامع الکبیر ہی سے ماخوذ ہے۔ اسی

الجامع الصغیر میں انہوں نے افعال کے حصے کو بھی اس انداز سے مرتب کیا کہ تلاش کرنا آسان ہو جائے۔ چنانچہ انہوں نے "کاف" کے حرف کے تحت "کان" کا باب قائم کیا، جس میں حضور اکرم صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی مبارک صفات و شمائل کو (721) احادیث کے ذریعے بیان کیا۔ اسی طرح "نون" کے حرف کے تحت "المناہی" یعنی ممانعتوں کا باب قائم کیا، جس میں (228) احادیث درج کیں۔ یوں دونوں ابواب میں مجموعی طور پر (949) احادیث شامل کی گئیں۔

"الجامع الصغیر" کی روایت کی تعداد:

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ الجامع الصغیر میں تقریباً دس ہزار اکتیس (10,031) احادیث شامل کیں، بعد ازاں مزید چار ہزار چار سو چالیس (4,440) احادیث کا اضافہ کیا، یوں یہ مجموعہ ایک عظیم ذخیرہ حدیث بن گیا جس کی تعداد (14،471) پہنچ جاتی ہے۔

"الجامع الصغیر" کی ترتیب:

علامہ جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے "الجامع الصغیر" میں احادیث کو حروفِ تہجی کی ترتیب سے منظم کیا، اس بات کا خیال رکھتے ہوئے کہ حدیث کا پہلا لفظ کون سا ہے، تاکہ طلبہ کے لیے تلاش کرنا آسان ہو جائے۔ چنانچہ انہوں نے ان احادیث سے آغاز کیا جن کا پہلا حرف "ہمزہ" تھا، پھر "باء"، اس کے بعد "تاء"، "ثاء"، "جیم" اور اسی طرح دیگر حروف کے مطابق ترتیب دی۔ ہر حرف کے تحت انہوں نے اس حرف کے ساتھ آنے والے دیگر حروف کی ترتیب بھی ملحوظ رکھی۔ تاہم بعض اوقات وہ اس ترتیب سے انحراف بھی کرتے تھے، اور اس کی ایک وجہ یہ ہوتی تھی کہ کوئی حدیث سابقہ حدیث کی تائید کرتی ہو، یا اس کی تکمیل کرتی ہو، یا اس کے ساتھ معنوی ربط رکھتی ہو، یا پھر یہ ترتیب کسی سہو کی وجہ سے ہو گئی ہو۔

علامہ جلال الدین السیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث "إنما الأعمال بالنيات" (اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے) کو مقدم رکھا اور اسی حدیث سے کتاب کی ابتدا کی، حالانکہ یہ اس ترتیب کا حصہ نہیں تھی جس پر انہوں نے کتاب کو مرتب کیا تھا۔ انہوں نے اس حدیث کو ابتدا میں شامل کیا تاکہ اس سے تذکیر و نصیحت حاصل ہو اور اپنی نیت کی درستگی کا اظہار ہو۔ یہی طریقہ اکثر محدثین، جیسے امام البخاری رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ، نے بھی اختیار کیا ہے۔

"جامع الصغیر" کے رموز و علامات:

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور زمانہ حدیث کی کتاب الجامع الصغیر میں احادیث کے ماخذ کی نشاندہی کے

لیے مخصوص رموز واختصارات استعمال کیے ہیں، یہ رموز اس بات کی علامت ہوتے ہیں کہ متعلقہ حدیث کس کتاب سے ماخوذ ہے۔ مثلاً، اگر کوئی حدیث صحیح بخاری سے لی گئی ہو تو اس کے آخر میں حرف (خ) لکھا جاتا ہے، جو "بخاری" کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اسی طرح اگر حدیث صحیح مسلم سے ہو تو اس کے لیے (م) کا رمز استعمال کیا جاتا ہے، یہ طریقہ نہ صرف حوالہ جات کو مختصر اور جامع بناتا ہے بلکہ طلبہ و محققین کے لیے احادیث کے ماخذ تک رسائی کو بھی آسان بناتا ہے۔ یہی اسلوب دیگر کتبِ حدیث کے لیے بھی اپنایا گیا ہے، بعض اور مثالیں درجِ ذیل ہیں:

(ق) لهما (البخاری و مسلم)، (د) أبو داود، (ت) الترمذی، (ن) النسائی، (ه) ابن ماجه، (4) لهؤلاء الأربعة، (4) لهم إلا ابن ماجة، (حم) لأحمد في المسند، (عم) لابنه في زوائده، (ك) للحاكم (واللہ اعلم)

الجامع الصغیر کی شروحات

ان شروحات کی مختصر تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

(1)

"فيض القدير شرح الجامع الصغير" المؤلف: علامه عبد الرؤوف المناوي رحمه الله

نام: محمد عبد الرؤوف بن تاج العارفین ابن علی بن زین العابدین۔ نسب: الحدادی المناوی القاہری۔ لقب: زین الدین۔ المشہور: عبد الرؤوف المناوی۔ تاریخِ پیدائش: 952ھ/1545ء۔ تاریخِ وفات: 1031ھ (1029 ہجری، امام الشوکانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول)/1622ء (قاہرہ، مصر)

امام الشوکانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

(("عبد الرءوف المناوي شَارِح الْجَامِع الصَّغِير" شَرحه شرحاً بسيطاً وشرحا مُخْتَصرا وَشرح الشهَاب وَشرح آدَاب الْقَضَاء وطبقات الصُّوفِيَّة وَغير ذَلِك توفي سنة . تسع وَعشْرين وَألف أوفى الَّتِي بعدهَا وَلم أَقف لَهُ على تَرْجَمَة مبسوطة))

علامہ عبد الرؤوف المناوی رحمۃ اللہ علیہ "الجامع الصغیر" کے شارح: انہوں نے اس کتاب کی ایک سادہ شرح، ایک مختصر شرح، نیز شرح الشہاب، آداب القضاء کی شرح، صوفیاء کی طبقات اور دیگر کئی تصنیفات تحریر کیں۔ ان کا انتقال 1029 ہجری میں ہوا، یا اس کے بعد والے سال میں۔ مجھے ان کی کوئی تفصیلی سوانح عمری (ترجمہ) دستیاب نہیں ہوئی۔

(البدر الطالع للشوکانی)[16]

(2)

التَّنویرُ شَرحُ الجَامِعِ الصَّغِیرِ للصنعانی

امیر الصنعانی رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر تعارف:

نام: محمد بن اسماعیل امیر الصنعانی۔ نسب: محمد بن اسماعیل بن صلاح بن محمد الحسینی الکحلانی الصنعانی۔ کنیت: ابو ابراہیم۔ لقب: المؤید باللہ، عزالدین۔ المشہور: امیر الصنعانی۔ تاریخ ولادت: 1099ھ / 1688ء (کحلان، یمن)۔ تاریخ وفات: 1182ھ / 1768ء (صنعا، یمن)

اسلوبِ تشریح:

- لغوی تشریح۔ فقہی استنباط۔ سند و متن کی تحقیق۔ ضعیف و صحیح کی وضاحت۔ علمی نقد و تبصرہ۔
- امام امیر الصنعانی رحمۃ اللہ علیہ نے بعض مقامات پر علامہ السیوطی رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ المناوی رحمۃ اللہ علیہ کی آراء پر تنقید بھی کی ہے، خاص طور پر احادیث کے رموز، صحت و ضعف کے تعین، اور تصوف کے بعض پہلوؤں پر۔

منہجِ تشریح:

- مصنف نے الجامع الصغیر کی مختلف نسخوں کا تقابل کیا۔
- علامہ المناوی رحمۃ اللہ علیہ کی شرح فیض القدیر سے اختلافات کی نشاندہی کی۔
- احادیث کو حروفِ تہجی کے اعتبار سے ترتیب دیا گیا ہے۔
- ہر حدیث کے ساتھ تفصیلی شرح، سند، اور حکم شامل ہے۔

التنویر شرح جامع الصغیر للصنعانی کی بعض خصوصیات:

- علمی نقد: مصنف نے بعض احادیث، مصادر، اور شروحات پر تنقیدی نظر ڈالی ہے۔
- عقیدہ و منہج: امیر الصنعانی کا منہج اہل السنۃ والجماعۃ کے مطابق ہے، انہوں نے معتزلہ، اشاعرہ، روافض اور صوفیہ وغیرہ پر علمی رد کیا ہے۔
- تصوف پر رد کا خاص موقف: تصوف کے نظریات پر تنقید کی ہے، خاص طور پر غلو اور بدعات کے خلاف سخت موقف اپنایا۔

---

[16] (البدر الطالع بمحاسن من بعد القرن السابع: (1/ 357،ترجمة الرقم: 238).المؤلف: محمد بن علي بن محمد بن عبد الله الشوكاني اليمني (ت 1250هـ).الناشر: دار المعرفة – بيروت)

(3)

صحيح الجامع الصغير وزياداته للالباني

صحیح الجامع الصغیر کی وجہ تصنیف:

اصل کتاب الجامع الصغیر، علامہ السیوطی کی کتاب ہے، جو ان کی بڑی تصنیف الجامع الکبیر (جمع الجوامع) کا مختصر اور الفبائی ترتیب شدہ نسخہ ہے

صحیح الجامع الغیر للالبانی کی خصوصیات:

- درجہِ حدیث (صحیح، حسن، حسن لغیرہ، ضعیف) کی وضاحت، دلائلِ صحت کے ساتھ۔

انتخاب وترتیب وتبویب کا اصول

منتخب اَحادیث کا پانچواں حصہ کی ابواب کی ترتیب میں مذکورہ 7 کتبِ اَحادیثِ اَحکام کے ساتھ ساتھ "صحيح الجامع الصغير وزيادته" کی اس تبویب کو مدِ نظر رکھا گیا ہے، جسے شیخ عونی نعیم الشریف نے موضوعاتی انداز میں ترتیب دیا، اور چار جلدوں پر محیط ہے۔ اسی طرح "الجامع الکامل" کی تبویب کی پیروی بھی پیشِ نظر رہی ہے۔ اس ترتیب کا مقصد یہ ہے کہ ابتدائی مراحل میں طلبہ کو احادیث کے معتبر، سہل اور موضوعاتی ثانوی مصادر کے مجموعوں سے آشنا کیا جائے، تاکہ وہ عملاً بھی زندگی کے مختلف معاملات میں دین کی رہنمائی سے استفادہ کر سکیں۔ پھر جب علمی استعداد بڑھ جائے تو وہ امہاتِ کتب الحدیث کی طرف بآسانی رجوع کر سکیں۔ ان شاء اللہ۔

تخریج تصحیح اسانید

اسانید کی تصحیح وتضعیف میں شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کے اَحکامات کے ساتھ دیگر محدثین کے اَحکامات کا بھی کا اہتمام شامل ہے۔

(7) الجامع الکامل فی الحدیث الصحیح الشامل: الشیخ ضیاء الرحمٰن الاعظمی رحمۃ اللہ علیہ

الشیخ ضیاء الرحمٰن الاعظمی رحمۃ اللہ علیہ (م 1441ھ) ہندوستان کے بلند پایہ محدث اور جامع علم وعمل تھے۔ ان کی موسوعہ نما تصنیف "الجامع الکامل" میں احادیثِ صحیحہ کا بے مثال ذخیرہ جمع کیا گیا۔

الشیخ ضیاء الرحمٰن الاعظمی رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر تعارف

نام: محمد ضیاء الرحمٰن الاعظمی الہندی المدنی

کنیت: ابو احمد

تاریخِ پیدائش:1362ھ/1943ء(اعظم گڑھ)

تاریخِ وفات:1441ھ/2020ء

الشیخ ضیاء الرحمن الاعظمی رحمۃ اللہ علیہ کی بعض مطبوع کتب:

تحية المسجد

الناشر: الجامعة الإسلامية المدينة المنورة الطبعة: السنة الخامسة عشر العدد السابع والخمسون محرم صفر ربيع الأول ٠هـ عدد الصفحات: [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع]

دراسات في الديانات الهندية

الناشر: مجلة الجامعة الإسلامية بالمدينة المنورة [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع، ورقم الجزء هو رقم العدد من المجلة]

دراسات في السنة النبوية

الناشر: مجلة الجامعة الإسلامية بالمدينة المنورة [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع، ورقم الجزء هو رقم العدد من المجلة]

صلاة التراويح

الناشر: الجامعة الإسلامية بالمدينة المنورة الطبعة: السنة الخامسة عشر رجب شعبان رمضان ٠هـ عدد الصفحات: [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع]

صلاة الجماعة

الناشر: مجلة الجامعة الإسلامية بالمدينة المنورة [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع، ورقم الجزء هو رقم العدد من المجلة]

صلاة المسافر

الناشر: الجامعة الإسلامية بالمدينة المنورة الطبعة: السنة الخامسة. عشر العدد الثامن والخمسون. ربيع الأخرجمادى الأولى جمادى الأخرة ٠هـ عدد الصفحات: [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع]

الجامع الكامل في الحديث الصحيح الشامل المرتب على أبواب الفقه

الناشر: دار السلام للنشر والتوزيع، الرياض المملكة العربية السعودية الطبعة:

الأولى، هـ ۰ م عدد الأجزاء: [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع]

(ماخوذاز(Source): مكتبة الشاملة)[17]

الجامع الکامل کا مختصر تعارف

اس کتاب میں تمام صحیح احادیث کو جمع کیا گیا ہے، جنہیں فقہی ابواب کے مطابق ترتیب دیا گیا ہے تاکہ علماء کرام، طلباء اور محققین آسانی سے استفادہ کر سکیں۔ جیسا کہ الشیخ ضیاء الرحمن الاعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

((موضوعُه: جَمْعُ الأحَادِيثِ الصّحِيحَةِ المرتبة على الموضوعات في ديوانٍ واحدٍ))

اس(کتاب)کا موضوع ہے: صحیح احادیث کو موضوعات کے اعتبار سے ترتیب دے کر ایک مجموعے(دیوان) میں جمع کرنا۔

(الجامع الکامل لمحمد ضیاء الرحمٰن الاعظمی)[18]

منہجِ تصنیف:

- صرف صحیح احادیث کو شامل کیا گیا ہے۔
- ضعیف، منکر اور موضوع احادیث سے اجتناب کیا گیا ہے۔
- ہر حدیث کی تخریج اور صحت پر تفصیلی تحقیق کی گئی ہے۔
- احادیث کو فقہی ابواب کے تحت مرتب کیا گیا ہے، جیسے: ایمان، طہارت، نماز، روزہ، زکاۃ، حج، معاملات، نکاح، حدود، وغیرہ۔

الجامع الکامل کے علمی نکات:

- حدیث کی صحت کے اصولوں کی وضاحت۔
- متون و اسانید کی تعداد اور ان کا تجزیہ۔
- حدیث و قرآن کے باہمی تعلق پر روشنی۔
- ائمہ حدیث کے مناہج کا تعارف۔
- تخریج کے عملی قواعد و ضوابط۔

[17] https://shamela.ws/author/1812
عالم اسلام کی مشہور علمی شخصیت معروف محقق علامہ ضیاءالرحمن اعظمی جوار رحمت میں - Nawishta-E-Diwar

[18] الجامع الكامل في الحديث الصحيح الشامل المرتب على أبواب الفقه : (1/5).المؤلف: أبو أحمد محمد عبد الله الأعظمي المعروف بـ «الضياء».الناشر: دار السلام للنشر والتوزيع، الرياض المملكة العربية السعودية.الطبعة: الأولى، 1437 هـ 2016 م)

الجامع الکامل کی سببِ تالیف:

❖ صحیح احادیث کو ایک جگہ جمع کرنے کی ضرورت۔

❖ عوام و خواص کے لیے ایک مستند اور جامع ماخذ فراہم کرنا۔

❖ فقہی مسائل کے لیے براہِ راست صحیح احادیث تک رسائی۔

(مزید تفصیلات کے لیے دیکھئے: الجامع الکامل لمحمد ضیاء الرحمٰن الاعظمی)[19]

الجامع الکامل کے ابواب اور احادیث کی تعداد:

❖ یہ کتاب 67 بنیادی موضوعات پر مشتمل ہے، جن کے تحت 5605 ذیلی ابواب ترتیب دیے گئے ہیں، اور ان میں مجموعی طور پر 16546 صحیح احادیث شامل کی گئی ہیں۔ اس کا موجودہ ایڈیشن 19 جلدوں پر مشتمل ہے۔

❖ پہلا ایڈیشن 12 جلدوں میں شائع ہوا تھا، لیکن اب دوسرے ایڈیشن میں قابلِ ذکر اضافے کیے گئے ہیں، جن میں مواد کی وسعت اور تحقیق کی گہرائی شامل کی گئی ہے۔

(الكامل في الحديث الصحيح الشامل المرتب على أبواب الفقه. المؤلف: أبو أحمد محمد عبد الله الأعظمي المعروف بـ «الضياء». الناشر: دار السلام للنشر والتوزيع، الرياض المملكة العربية السعودية. الطبعة: الأولى، 1437 هـ 2016 م. عدد الأجزاء: 12. [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع] صفحة المؤلف: [محمد ضياء الرحمن الأعظمي]

الجامع الکامل کا علمی مقام

"الجامع الکامل" حدیث کے ذخیرے میں ایک منفرد اور عظیم الشان اضافہ ہے، جو اپنی نوعیت کے اعتبار سے ایک علمی انسائیکلوپیڈیا کی حیثیت رکھتی ہے، یہ کتاب صحیح احادیث کو فقہی موضوعات کے تحت منظم انداز میں پیش کرتی ہے، جس سے نہ صرف طلبہ و علماء کو سہولت حاصل ہوتی ہے بلکہ تحقیق کے میدان میں بھی ایک مضبوط بنیاد فراہم ہوتی ہے۔

اس کا اسلوب علمی و تحقیقی ہے، اور اس کی ترتیب و تخریج محدثین کے منہج پر مبنی ہے، جو اس کی ثقاہت اور اعتماد کو مزید مستحکم کرتی ہے۔ "الجامع الکامل" ان علماء اور طلباء کے لیے ایک قیمتی سرمایہ ہے جو حدیث کے فہم، تحقیق

---

[19] (الجامع الكامل في الحديث الصحيح الشامل المرتب على أبواب الفقه: (1/55). المؤلف: أبو أحمد محمد عبد الله الأعظمي المعروف بـ «الضياء». الناشر: دار السلام للنشر والتوزيع، الرياض المملكة العربية السعودية. الطبعة: الأولى، 1437 هـ 2016 م)

اور تطبیق میں گہرائی چاہتے ہیں۔

دعا (اختتامی کلمات)

الحمدللہ یہ مختصر مگر جامع انتخاب قرآن وحدیث کی روشنی میں ترتیب دیا گیا ہے تاکہ طلبہ، طالبات اور عام قارئین کو دین کی صحیح فہم اور اس سے محبت پیدا کرنے کا موقع ملے۔ ہماری کوشش رہی ہے کہ یہ مجموعہ نہ صرف علمی اعتبار سے مفید ہو بلکہ عملی زندگی میں بھی رہنمائی فراہم کرے۔ امید ہے کہ اس کتاب کے مطالعے سے مذہبی، سماجی اور انفرادی زندگی کے تمام پہلوؤں میں بالخصوص معاملات میں اعتدال، اخلاق اور شریعت کے مطابق طرزِ عمل اختیار کرنے کی توفیق ملے گی، اور معاشرے میں علم و عمل کی روشنی عام ہوگی۔ ان شاءاللہ۔

ہم اللہ سبحانہ وتعالی سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، اسے ہمارے لیے صدقہ جاریہ بنائے، اور ہمیں دین کو بہترین طریقے سے سمجھنے، اس پر عمل کرنے اور دوسروں تک اس کی صحیح تعلیمات پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

واللہ ولی التوفیق أخوکم فی اللہ

ڈاکٹر حافظ ارشد بشیر عمری مدنی وفقہ اللہ

تاریخ: 17/ نومبر/ 2025ء

مطابق: 26/ جمادی الاول/ 1447ھ

از شعبۂ نشر و اشاعت "آسک اسلام پیڈیا"

"ڈاکٹر حافظ ارشد بشیر مدنی وفقہ اللہ" کا اور آپ کی چند اہم کتب کا مختصر تعارف

الحمدللہ، شعبۂ نشر و اشاعت "آسک اسلام پیڈیا" کی جانب سے "ڈاکٹر حافظ ارشد بشیر مدنی وفقہ اللہ "کی چند اہم تصانیف کا تعارف پیش کیا جا رہا ہے، یہ وہ کتب ہیں جن سے "منتخب احادیث (Level-5)" کی تبویب اور تجمیع کے دوران خاطر خواہ استفادہ کیا گیا، ان علمی ذخائر نے اس کام کو آسان اور مؤثر بنانے میں بنیادی کردار ادا کیا۔ شعبۂ نشر و اشاعت اس علمی خدمت کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور ان تصانیف کا مختصر تذکرہ قارئین کے لیے پیش کر رہا ہے۔

ڈاکٹر حافظ ارشد بشیر مدنی وفقہ اللہ کا مختصر تعارف

ڈاکٹر حافظ ارشد بشیر عمری مدنی وفقہ اللہ، ایک علمی و دعوتی شخصیت:

ڈاکٹر حافظ ارشد بشیر عمری مدنی وفقہ اللہ عصرِ حاضر کے ممتاز اسلامی اسکالر، محقق اور داعی ہیں، جن کا تعلق حیدرآباد، بھارت سے ہے۔ آپ کی پیدائش 1978ء میں ہوئی۔ کم عمری میں قرآن مجید حفظ کرنے کی سعادت حاصل کی، جو آپ کی علمی زندگی کا پہلا روشن سنگِ میل تھا۔ حفظِ قرآن کے بعد آپ نے علومِ شرعیہ میں گہری دلچسپی لی اور مختلف اسلامی علوم میں مہارت حاصل کی۔ الحمدللہ

(8) "علوم البیوع" (از ارشد بشیر مدنی) کتاب کا مختصر تعارف

نام کتاب: علوم البیوع

مصنف: ڈاکٹر حافظ ارشد بشیر عمری مدنی وفقہ اللہ (آسک اِسلام پیڈیا سیریز نمبر 24– مکمل 112 صفحات)

کتاب علوم البیوع کا مختصر خلاصہ

یہ کتاب قرآن و حدیث کی روشنی میں اسلامی تجارت اور کاروبار کے مکمل شرعی احکامات اور اصولوں پر مبنی رہنما ہے۔

کتاب علوم البیوع کا مرکزی موضوع

تجارت رزق حلال کا ذریعہ ہے، مگر سود، دھوکہ اور حرام سے پاک ہو تو جنت کی کنجی بن جاتی ہے۔

کتاب میں کاروبار کے آداب، عام اصول، شرائط، خیار کے احکامات، حرام بیوع کے اقسام اور نوٹس بیان کیے گئے ہیں۔ کیس سٹڈیز میں انشورنس، بینکنگ، پارٹنرشپ، شیئرمارکیٹ، چین مارکیٹنگ، قسطوں اور مسابقت کی تفصیلات شامل ہیں۔ مزید موضوعات جیسے کرایہ، اجرت، ہبہ، وقف، وصیت، لقطہ، امانت وغیرہ پر بحث ہے۔

جدید کاروباری مسائل پر سوالات وجوابات، نیز فتح الباری سے ہدایات، فقہی اصول، قرآنی آیات، احادیث، اصطلاحات، حلال وحرام کی پہچان، طلبہ کے لیے سوالات / جوابات اور حوالہ جات بھی موجود ہیں۔

کتاب البیوع کا اہم پیغام:

اگر مسلمان تجارت کو شریعت کے مطابق کریں تو یہ عبادت اور برکت کا سبب بنتی ہے، ورنہ حرام اور تباہی کا ذریعہ۔

حاصلِ کلام

ہر تاجر کے لیے اسلامی تجارت کا مکمل شرعی نقشۂ عمل، حلال کمائی کی عملی کتاب۔

← تجار کے بارے میں بہت عمدہ، آسان اور نفع بخش کتاب جو ہر تاجر کو ضرور پڑھنی چاہیے!

(9)"أربعين أمنيه"(از ارشد بشیر مدنی) کتاب کا مختصر تعارف

کتاب: أربعینِ أمنیہ (الأربعین للأمن والسلام من الکتاب والسنة)"Fatwa Against Terrorism"

مصنف: ڈاکٹر حافظ ارشد بشیر عمری مدنی وفقہ اللہ (صفحات:132۔ آیات مبارکہ:102۔ احادیث مبارکہ:118)

عربی، اردو، انگلش (تین زبانوں میں یہ کتاب دستیاب ہے)

کتاب کا مرکزی عنوان:

اسلام میں امن، رواداری، بقائے باہمی، قانونِ ملک کی پاسداری، دہشتگردی اور نفرت کے خلاف رہنمائی

کتاب کا مقصد

اسلام امن، برداشت، انصاف، انسانی جان کی حرمت اور بقائے باہمی کا دین ہے۔

دہشت گردی، نفرت، بغاوت اور فساد جیسے اعمال کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔

مسلمان جہاں رہیں، قانونِ ملک کی پابندی اور پر امن شہری بن کر رہنا شرعی ذمہ داری ہے۔

قرآن وسنت میں سیکڑوں نصوص امن، عدل، اختلافات کے حل اور اخلاقِ حسنہ پر زور دیتی ہیں۔

کتاب 40 ابواب میں انہی تعلیمات کو ترتیب سے بیان کرتی ہے۔

اہم موضوعات:

اسلام کا بنیادی پیغام: امن وسلامتی

قرآن میں اسلام کا نام ہی سلامتی سے لیا گیا ہے۔

مومن وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے لوگ محفوظ رہیں۔

انسانی جان کو قتل کرنا پوری انسانیت کے قتل کے برابر قرار دیا گیا۔

دہشت گردی کا اسلام میں کوئی جواز نہیں

بے گناہ شہریوں، غیر جنگجوؤں، عبادت گاہوں، بازاروں یا قومیت کی بنیاد پر حملے سخت حرام ہیں۔

نبی ﷺ نے عورتوں، بچوں، بوڑھوں، راہبوں اور شہریوں کو نقصان پہنچانے سے سختی سے منع فرمایا۔

مسلمانوں کو حکم ہے کہ وہ انتقام، ظلم یا غصے کی بنیاد پر کوئی فتنہ کھڑا نہ کریں۔

قانونِ ملک کی پاسداری

کتاب میں قرآن و حدیث کی روشنی میں بار بار یہ مؤقف بیان ہوا ہے کہ:

جس ملک میں مسلمان رہتے ہیں، وہاں کے قومی قوانین، نظم و ضبط اور ریاستی امن کی پاسداری دینی فریضہ ہے۔

بغاوت، ہنگامہ آرائی، سرکاری املاک کو نقصان پہنچانا اور قانون توڑنا شرعاً ناجائز ہے۔

غیر مسلم شہریوں کے حقوق

نبی ﷺ نے غیر مسلموں کے حقوق کی بھرپور حفاظت کی۔

ان کی جان، مال اور عبادت گاہیں محفوظ ہیں۔

کسی غیر مسلم پر ظلم یا زیادتی کرنے والا قیامت کے دن رسول اللہ ﷺ کا مخالف ہوگا۔

مسلمانوں کے لیے اخلاقی اصول

صبر، برداشت، انصاف، معافی، رحم، امانت اور وعدے کی پاسداری—ان سب پر قرآن و سنت میں بارہا زور دیا گیا۔

غصہ دبانا، اختلاف کو حکمت سے سلجھانا، نرمی سے دعوت دینا اور معاشرے میں محبت پھیلانا ایمان کا حصہ ہے۔

جہاد کا صحیح اسلامی تصور

جہاد کا مقصد ظلم دور کرنا اور مظلوم کی مدد کرنا ہے، نہ کہ فساد و دہشت گردی و انتشار پھیلانا۔

شخصی طور پر جنگ چھیڑنے کا اختیار کسی فرد یا گروہ کو نہیں، یہ صرف ریاست کا اختیار ہے برائے امن۔

خودکش حملوں، بم دھماکوں، یا شہریوں پر حملوں کو کھلا حرام قرار دیا گیا ہے۔

کتاب الامنیہ کا بنیادی پیغام

اسلام ایک امن پسند دین ہے

دہشت گردی، نفرت، شدت پسندی اور انتشار کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔

ایک مسلمان کا فرض ہے کہ وہ قانون کی پابندی کرے، لوگوں کے لیے امن ورحمت بنے، اور ہر حال میں فتنہ وفساد سے بچے۔

قرآن وسنت کی تمام تعلیمات انسانیت، محبت، عدل اور امن پر قائم ہیں۔

حاصلِ کلام

یہ کتاب واضح کرتی ہے کہ: ایک اچھا مسلمان لازمی طور پر ایک اچھا، پرامن اور قانون پسند شہری ہوتا ہے۔

(10) "نکاح سے متعلق اہم معلومات" (از ارشد بشیر مدنی) کتاب کا مختصر تعارف

کتاب: نکاح سے متعلق اہم معلومات

مصنف: ڈاکٹر حافظ ارشد بشیر عمری مدنی وفقہ اللہ (صفحات: 30۔ اردو، رومن اور انگلش میں یہ کتاب دستیاب ہے)

کتاب کا مرکزی عنوان

یہ کتاب نکاح سے متعلق وہ تمام بنیادی شرعی احکام، مسائل، آداب اور رہنمائی پر مشتمل ہے جن کی ہر مسلمان مرد وعورت کو شادی سے پہلے، دورانِ نکاح اور بعد از نکاح ضرورت پڑتی ہے۔ مصنف نے قرآن، حدیث اور فقہی اصولوں کی روشنی میں مختصر مگر جامع معلومات فراہم کی ہیں۔

کتاب تین ابواب پر مشتمل ہے

(1) نکاح سے پہلے۔ (2) نکاح کے دوران۔ (3) نکاح کے بعد

کتاب کے اہم موضوعات:

1. نکاح کا مقصد اور اہمیت
2. نکاح کے لیے بنیادی شرائط
3. نکاح سے پہلے کی اہم ہدایات
4. نکاح کے دوران ضروری امور
5. نکاح کے بعد کے آداب

6. ناجائز اور ممنوع نکاح کی اقسام

7. نکاح میں عام غلطیاں اور بدعات

8. میاں بیوی کے حقوق

9. اولاد سے متعلق رہنمائیاں

10. ازدواجی زندگی کے 6 سنہری اصول

حاصل کلام

❖ یہ کتاب نکاح کے پورے نظام کو شرعی، اخلاقی اور عملی اعتبار سے بہترین انداز میں پیش کرتی ہے۔

❖ اس میں نکاح سے پہلے، نکاح کے دوران اور نکاح کے بعد کے تمام اہم مسائل، آداب، ممانعتیں اور حقوق واضح کیے گئے ہیں تاکہ ایک مسلمان اپنی ازدواجی زندگی کو تقویٰ، محبت، سکون اور سنتِ نبوی ﷺ کے مطابق گزارے۔

یہ کتب جدید دور کے مروجہ اور اہم سماجی و فقہی موضوعات پر، طلبہ کی بنیادی تربیت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے مرتب کی گئی ہیں، تاکہ فوری اور سہل استفادہ ممکن ہو۔ ان شاء اللہ

(از: شعبۂ نشر و اشاعت "آسک اسلام پیڈیا")

القسم الاول:
آداب البيع والتوجيهات الاسلامية

باب السماحة في البيع والشراء

حدیث نمبر:(1)

حدیث ((عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " رَحِمَ اللَّهُ رَجُلًا سَمْحًا، إِذَا بَاعَ، وَإِذَا اشْتَرَى، وَإِذَا اقْتَضَى))

تخریج (صحيح: رواه البخاري في البيوع:2076)

ترجمہ جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر رحم کرے جو بیچتے وقت اور خریدتے وقت اور تقاضا کرتے وقت فیاضی اور نرمی سے کام لیتا ہے۔

Translation Narrated Jabir bin `Abdullah: Allah's Apostle said, "May Allah's mercy be on him who is lenient in his buying, selling, and in demanding back his money".

حدیث نمبر:(2)

حدیث ((عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ لِلَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " غَفَرَ اللَّهُ لِرَجُلٍ، كَانَ قَبْلَكُمْ، كَانَ سَهْلًا إِذَا بَاعَ سَهْلًا، إِذَا اشْتَرَى سَهْلًا، إِذَا اقْتَضَى))

تخریج حسن: رواه الترمذي (1320)، قال الشيخ الألباني: صحيح، ابن ماجة (2203)

ترجمہ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو جو تم سے پہلے تھا بخش دیا، جو نرمی کرنے والا تھا جب بیچتا اور جب خریدتا اور جب قرض کا مطالبہ کرتا"۔

Translation Narrated Jabir: That the Messenger of Allah (ﷺ) said: "Allah forgave a man who was before you: He was tolerant when selling, tolerant when purchasing, and tolerant when repaying".

حدیث نمبر:(3)

حدیث ((عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "دَخَلَ رَجُلٌ الْجَنَّةَ بِسَمَاحَتِهِ قَاضِيًا وَمُتَقَاضِيًا))

تخریج حسن: رواه أحمد(6963)، إسناده صحيح: تخريج المسند لشاكر

ترجمہ سیدنا ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "ایک شخص ادا کرتے وقت اور تقاضا کرتے وقت نرم خوئی کا مظاہرہ کرنے کی وجہ سے جنت میں چلا گیا۔

Translation Sayyiduna Ibn ‘Amr (may Allah be pleased with him) reported that the Prophet Muhammad (peace and blessings be upon him) said: “A person entered Paradise due to his gentleness when fulfilling (a debt) and when demanding repayment”.

حدیث نمبر:(4)

حدیث ((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اسْمَحْ ، يُسْمَحْ لَكَ"))

تخریج صحيح: رواه أحمد(2233)، السلسلة الصحيحة: 1456

ترجمہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "درگزر سے کام لیا کرو، تم سے درگزر کی جائے گی۔

Translation Sayyiduna Ibn ‘Abbas (may Allah be pleased with them both) reported that the Messenger of Allah (peace and blessings be upon him) said: “Be forgiving to others, you will be forgiven”.

باب النصح والصدق في البيع والشراء

حديث نمبر:(5)

حديث ((عن حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، أَوْ قَالَ حَتَّى يَتَفَرَّقَا، فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا، بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا، وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا، مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا"))

تخريج متفق عليه: رواه البخاري في البيوع (2079)، ومسلم في البيوع (1532)

ترجمة ترجمہ: حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خرید نے اور بیچنے والوں کو اس وقت تک اختیار (بیع ختم کر دینے کا) ہے جب تک دونوں جدا نہ ہوں یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے («مالم یتفرقا» کے بجائے) «حتی یتفرقا» فرمایا۔ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید ارشاد فرمایا) پس اگر دونوں نے سچائی سے کام لیا اور ہر بات صاف صاف کھول دی تو ان کی خرید و فروخت میں برکت ہوتی ہے لیکن اگر کوئی بات چھپا رکھی یا جھوٹ کہی تو ان کی برکت ختم کر دی جاتی ہے۔

Translation Narrated Hakim bin Hizam: Allah's Apostle said, "The seller and the buyer have the right to keep or return goods as long as they have not parted or till they part; and if both the parties spoke the truth and described the defects and qualities (of the goods), then they would be blessed in their transaction, and if they told lies or hid something, then the blessings of their transaction would be lost".

باب التبكير في التجارة وغيرها

حديث نمبر:(6)

حديث ((عَنْ صَخْرٍ بن وداعة الْغَامِدِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "اللَّهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا"" قَالَ: فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً بَعَثَهَا أَوَّلَ النَّهَارِ، وَكَانَ صَخْرٌ رَجُلًا تَاجِرًا، وَكَانَ لَا يَبْعَثُ غِلْمَانَهُ إِلَّا مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ، فَكَثُرَ مَالُهُ حَتَّى كَانَ لَا يَدْرِي أَيْنَ يَضَعُ مَالَهُ))

تخریج
رواه أبو داود (2606)، وأحمد (15438)، والترمذي (1212)، وابن حبان (4755)، إسناده صحيح: تخريج المسند لشعيب، قال الشيخ الألباني: صحيح

ترجمہ
سیدنا صخر غامدی سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرماتے تھے کہ اے اللہ میری امت کے پہلے اوقات میں برکت عطا فرماخود نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی لشکر روانہ کرتے تو اس لشکر کو دن کے ابتدائی حصے میں بھیجتے تھے اور راوی حدیث سیدنا صخر تاجر آدمی تھے یہ بھی اپنے نوکروں کو صبح سویرے ہی بھیجتے تھے نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے پاس مال دولت کی اتنی کثرت ہوگئی تھی کہ انہیں یہ سمجھ میں نہیں آتی تھی کہ اپنا مال دولت کہاں رکھیں۔

Translation
It was narrated from Sakhr Al-Ghamidi that the Messenger of Allah said: "O Allah, bless my nation in their early mornings (i.e., what they do early in the morning)." (Hasan)He said: "When he sent out a raiding party or an army, he would send them at the beginning of the day." He said: (1) "Sakhr was a man engaged in trade, and he used to send his goods out at the beginning of the day, and his wealth grew and increased".

باب فيمن يخدع في البيع والشراء ماذا يقول.

حدیث نمبر:(7)

حديث
((عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ، وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُخْدَعُ فِي الْبُيُوعِ، فَقَالَ: "إِذَا بَايَعْتَ، فَقُلْ: لَا خِلَابَةَ"))

تخریج
متفق عليه: ورواه البخاري في البيوع (2117)، ورواه مسلم في البيوع (1533)

ترجمہ
عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ایک شخص (حبان بن منقذ رضی اللہ عنہ) نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ وہ اکثر خرید و فروخت میں دھوکہ کھا جاتے ہیں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ جب تم کسی چیز کی خرید و فروخت کرو تو یوں کہہ دیا کرو کہ "بھائی دھوکہ اور فریب کا کام نہیں۔"

Translation
Narrated `Abdullah bin `Umar: A person came to the Prophet and told him that he was always betrayed in purchasing. The Prophet told him to say at the time of buying, "No cheating".

باب الإحسان إلى من لا يعرف البيع والشراء

حدیث نمبر: (8)

حديث ((عن حصين بن قيس أنه حمل طعامًا إلى المدينة فلقي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: "مَاذَا تَحْمِلُ يَا أَعْرَابِي؟" قال: "قَمْحًا". قال: "مَا أَرَدْتَ بِهِ أَوْ مَا تُرِيدُ بِهِ؟" قال: "أَرَدْتُ بَيْعَهُ". فَمَسَحَ رَأْسِي، وقَالَ: "أَحْسِنُوا مَبَايَعَةَ الأَعْرَابِي"))

تخريج (حسن: رواه الطبراني في "الكبير" (4/ 35)، السلسلة الصحيحة: 3235)

ترجمہ حصین بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ (بطور دیہاتی) کچھ غلہ لے کر مدینہ کی طرف جا رہے تھے۔ راستے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملے تو آپ نے ان سے پوچھا: "اے دیہاتی! کیا چیز لے جا رہے ہو؟" انہوں نے کہا: "گندم لے جا رہا ہوں۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال فرمایا: "اس سے کیا ارادہ ہے یا کیا مقصد ہے؟" عرض کیا: "بیچنا چاہتا ہوں۔" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر دستِ شفقت پھیرا اور فرمایا: "دیہاتی (غیر شہری) سے لین دین میں حسنِ معاملہ سے کام لو۔"

Translation Husain ibn Qais (may Allah be pleased with him) narrates: He (as a Bedouin) was bringing some grain towards Madinah. On the way, the Messenger of Allah (peace and blessings be upon him) met him and asked, “O Bedouin, what are you carrying?” He replied, “I am carrying wheat.” The Prophet (peace be upon him) asked, “What do you intend with it?” He said, “I wish to sell it.” The Prophet (peace be upon him) lovingly passed is hand over his head and said: “Deal kindly and fairly with the Bedouin (non-urban dwellers) in transactions”.

باب الحث على استعمال الكيل لحصول البركة

حديث نمبر:(9)

حَدِيث ((عن عَنْ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "كِيلُوا طَعَامَكُمْ يُبَارَكْ لَكُمْ"))

تخريج صحيح: رواه البخاري في البيوع (2128)

ترجمہ مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے غلے کو ناپ لیا کرو۔ اس میں تمہیں برکت ہوگی۔

Translation Narrated Al-Miqdam bin Ma'diyakrib: The Prophet said, "Measure your foodstuff and you will be blessed".

باب التوقي في الكيل والميزان

حديث نمبر:(10)

حَدِيث ((عن عَنْ ابنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: "لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ كَانُوا مِنْ أَخْبَثِ النَّاسِ كَيْلًا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ سُبْحَانَهُ وَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ فَأَحْسَنُوا الْكَيْلَ بَعْدَ ذَلِكَ"))

تخريج حسن: رواه ابن ماجه (2223)، وابن حبان (4919)، قال الشيخ الألباني: حسن

ترجمہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو مدینہ والے ناپ تول میں سب سے برے تھے، اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ: «ویل للمطففین» ”خرابی ہے کم تولنے والوں کے لیے الخ“ اتاری اس کے بعد وہ ٹھیک ناپنے لگے۔

Translation It was narrated that Ibn 'Abbas said: "When the Prophet (ﷺ)came to Al-Madinah, they were the worst people in weights and measures. Then Allah, Glorious is He revealed: "Woe to the Mutaffifun (those who give less in measure and weight)", [1] and they were fair in weights and measures after that.

باب الرجحان في الوزن

حدیث نمبر:(11)

حدیث ((عن سُوَيْدِ بْنُ قَيْسٍ، قَالَ: "جَلَبْتُ أَنَا وَمَخْرَفَةُ الْعَبْدِيُّ بَزًّا مِنْ هَجَرَ، فَأَتَيْنَا بِهِ مَكَّةَ، فَجَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي، فَسَاوَمَنَا بِسَرَاوِيلَ، فَبِعْنَاهُ، وَثَمَّ رَجُلٌ يَزِنُ بِالْأَجْرِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: زِنْ، وَأَرْجِحْ"))

تخريج حسن: رواه أبو داود (3332)، والترمذي (1305)، والنسائي (4592)، وابن ماجه (1220)، وأحمد (19098)، قال الشيخ الألباني: صحيح

ترجمہ سوید بن قیس کہتے ہیں میں نے اور مخرمہ عبدی نے ہجر سے کپڑا لایا اور اسے (بیچنے کے لیے) مکہ لے کر آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس پیدل آئے، اور ہم سے پائجامہ کے کپڑے کے لیے بھاؤ تاؤ کیا تو ہم نے اسے بیچ دیا اور وہاں ایک شخص تھا جو معاوضہ لے کر وزن کیا کرتا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: ”تولو اور جھکا ہوا تولو“۔

Translation Narrated Suwayd ibn Qays: I and Makhrafah al-Abdi imported some garments from Hajar, and brought them to Makkah. The Messenger of Allah ﷺ came to us walking, and after he had bargained with us for some trousers, we sold them to him. There was a man who was weighing for payment. The Messenger of Allah ﷺ said to him: Weigh out and give overweight.

باب البيع والشراء مع النساء

حدیث نمبر:(12)

حدیث ((عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، سَاوَمَتْ بَرِيرَةَ، فَخَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ، فَلَمَّا جَاءَ، قَالَتْ: إِنَّهُمْ أَبَوْا أَنْ يَبِيعُوهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطُوا الْوَلَاءَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ"، قُلْتُ لِنَافِعٍ: حُرًّا كَانَ زَوْجُهَا أَوْ عَبْدًا؟ فَقَالَ: مَا يُدْرِينِي))

تخريج صحيح: رواه البخاري في البيوع (2156)

ترجمه: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا، بریرہ رضی اللہ عنہا کی (جو باندی تھیں) قیمت لگا رہی تھیں (تاکہ انہیں خرید کر آزاد کر دیں) کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے (مسجد میں) تشریف لے گئے۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ (بریرہ رضی اللہ عنہا کے مالکوں نے تو) اپنے لیے ولاء کی شرط کے بغیر انہیں بیچنے سے انکار کر دیا ہے۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولاء تو اسی کی ہوتی ہے جو آزاد کرے۔ میں نے نافع سے پوچھا کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر آزاد تھے یا غلام، تو انہوں نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں۔

Translation: Narrated `Abdullah bin `Umar: Aisha wanted to buy Buraira and he (the Prophet) went out for the prayer. When he returned, she told him that they (her masters) refused to sell her except on the condition that her Wala' would go to them. The Prophet replied, 'The Wala' would go to him who manumits.' " Hammam asked Nafi whether her (Buraira's) husband was a free man or a slave. He replied that he did not know.

باب البيع والشراء مع المشركين، وأهل الحرب

حدیث نمبر: (13)

حدیث: ((عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: "كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌّ طَوِيلٌ بِغَنَمٍ يَسُوقُهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْعًا أَمْ عَطِيَّةً، أَوْ قَالَ أَمْ هِبَةً، قَالَ: لَا، بَلْ بَيْعٌ فَاشْتَرَى مِنْهُ شَاةً"))

تخریج: صحيح: رواه البخاري في البيوع (2212)

ترجمه: عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے کہ ایک مشٹنڈا لمبے قد والا مشرک بکریاں ہانکتا ہوا آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ یہ بیچنے کے لیے ہیں یا عطیہ ہیں؟ یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ (یہ بیچنے کے لیے ہیں) یا ہبہ کرنے کے لیے؟ اس نے کہا کہ نہیں بلکہ بیچنے کے لیے ہیں۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ایک بکری خرید لی۔

Translation: Narrated `Abdur-Rahman bin Abu Bakr: We were with

the Prophet when a tall pagan with long matted unkempt hair came driving his sheep. The Prophet asked him, "Are those sheep for sale or for gifts?" The pagan replied, "They are for sale." The Prophet bought one sheep from him.

باب من حق المرأة أن تأخذ من مال زوجها بغير علمه ما يكفيها وولدها

حديث نمبر: (14)

حديث ((عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ هِنْدَ بِنْتَ عُتْبَةَ، قَالَتْ: "يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ وَلَيْسَ يُعْطِينِي مَا يَكْفِينِي وَوَلَدِي إِلَّا مَا أَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ، فَقَالَ: خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ"))

تخريج متفق عليه: رواه البخاري في النفقات(5364)، ومسلم في الأقضية(1714)

ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ ہند بنت عتبہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ابوسفیان (ان کے شوہر) بخیل ہیں اور مجھے اتنا نہیں دیتے جو میرے اور میرے بچوں کے لیے کافی ہو سکے۔ ہاں اگر میں ان کی لاعلمی میں ان کے مال میں سے لے لوں (تو کام چلتا ہے)۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم دستور کے موافق اتنا لے سکتی ہو جو تمہارے اور تمہارے بچوں کے لیے کافی ہو سکے۔

Translation Narrated `Aisha: Hind bint `Utba said, "O Allah's Apostle! Abu Sufyan is a miser and he does not give me what is sufficient for me and my children. Can I take of his property without his knowledge?" The Prophet said, "Take what is sufficient for you and your children, and the amount should be just and reasonable.

باب الشراء إلى أجل معلوم

حدیث نمبر:(15)

حديث ((عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَانِ قِطْرِيَّانِ غَلِيظَانِ، فَكَانَ إِذَا قَعَدَ فَعَرِقَ ثَقُلَا عَلَيْهِ، فَقَدِمَ بَزٌّ مِنَ الشَّامِ لِفُلَانٍ الْيَهُودِيِّ، فَقُلْتُ: لَوْ بَعَثْتَ إِلَيْهِ، فَاشْتَرَيْتَ مِنْهُ ثَوْبَيْنِ إِلَى الْمَيْسَرَةِ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: قَدْ عَلِمْتُ مَا يُرِيدُ إِنَّمَا يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِمَالِي، أَوْ بِدَرَاهِمِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَذَبَ قَدْ عَلِمَ أَنِّي مِنْ أَتْقَاهُمْ لِلَّهِ، وَآدَاهُمْ لِلْأَمَانَةِ"))

تخريج صحيح: رواه الترمذي (1213)، والنسائي (4628)، قال الشيخ الألباني: صحيح

ترجمہ ترجمہ: ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک پر دو موٹے قطری کپڑے تھے، جب آپ بیٹھتے اور پسینہ آتا تو وہ آپ پر بوجھل ہو جاتے، شام سے فلاں یہودی کے کپڑے آئے۔ تو میں نے عرض کیا: کاش! آپ اس کے پاس کسی کو بھیجتے اور اس سے دو کپڑے اس وعدے پر خرید لیتے کہ جب گنجائش ہوگی تو قیمت دے دیں گے، آپ نے اس کے پاس ایک آدمی بھیجا، تو اس نے کہا: جو وہ چاہتے ہیں مجھے معلوم ہے، ان کا ارادہ ہے کہ میرا مال یا میرے دراہم ہڑپ کر لیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وہ جھوٹا ہے، اسے خوب معلوم ہے کہ میں لوگوں میں اللہ سے سب سے زیادہ ڈرنے والا اور امانت کو سب سے زیادہ ادا کرنے والا ہوں"۔

Translation Umm al-Mu'minin Aisha (may Allah be pleased with her) relates: The blessed Prophet (peace and blessings be upon him) was wearing two thick Yemeni garments, and when he would sit down and perspire, they would become heavy on him. Some cloth from a Jewish merchant of Syria had arrived. I (Aisha) said, "If only you would send someone to him and purchase two garments on deferred payment to be paid when we are able." The Prophet sent a man to the Jew, who said, "I know very well what they intend—they wish to seize my wealth or my silver." The Prophet (peace and blessings be upon him) replied, "He lies; he knows full well that among all people, I am the one who fears Allah the most, and the most faithful in fulfilling trusts".

باب من أشراط الساعة كثرة المال وفشو التجارة

حديث نمبر:(16)

حديث ((عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ، أَنْ يَفْشُوَ الْمَالُ، وَيَكْثُرَ، وَتَفْشُوَ التِّجَارَةُ، وَيَظْهَرَ الْعِلْمُ، وَيَبِيعَ الرَّجُلُ الْبَيْعَ، فَيَقُولَ: لَا حَتَّى أَسْتَأْمِرَ تَاجِرَ بَنِي فُلَانٍ، وَيُلْتَمَسَ فِي الْحَيِّ الْعَظِيمِ الْكَاتِبُ فَلَا يُوجَدُ"))

تخريج صحيح: رواه النسائي:4416، قال الشيخ الألباني: صحيح

ترجمہ ترجمہ: عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ ہے کہ مال و دولت کا پھیلاؤ ہو جائے گا اور بہت زیادہ ہو جائے گا، تجارت کو ترقی ہو گی، علم اٹھ جائے گا، ایک شخص مال بیچے گا، پھر کہے گا: نہیں، جب تک میں فلاں گھرانے کے سوداگر سے مشورہ نہ کر لوں، اور ایک بڑی آبادی میں کاتبوں کی تلاش ہو گی لیکن وہ نہیں ملیں گے“

Translation It was narrated that 'Amr bin Taghilb said: "The Messenger of Allah said: 'One of the portents of the Hour will be that wealth becomes widespread and abundant, and trade will become widespread, but knowledge will disappear. A man will try to sell something and will say: "No, not until I consult the merchant of banu so and so: and People will look throughout a vast area for a scribe and will not find one." (Sahih)

جموع ما جاء في الاستقراض والتفليس

باب الاستعاذة من الدين

حديث نمبر:(17)

حديث ((عن عائشة أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ، وَيَقُولُ: "اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ، فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ: مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيذُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنَ الْمَغْرَمِ؟ قَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ، فَكَذَبَ، وَوَعَدَ، فَأَخْلَفَ"))

تخريج متفق عليه: رواه البخاري في الاستقراض (2397)، ومسلم في المساجد (589)

ترجمہ

عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں دعا کرتے تو یہ بھی کہتے ”اے اللہ! میں گناہ اور قرض سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ قرض سے اتنی پناہ مانگتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ جب آدمی مقروض ہوتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کر کے اس کی خلاف ورزی کرتا ہے۔

Translation

Narrated `Aisha: Allah's Apostle used to invoke Allah in the prayer saying, "O Allah, I seek refuge with you from all sins, and from being in debt." Someone said, O Allah's Apostle! (I see you) very often you seek refuge with Allah from being in debt. He replied, "If a person is in debt, he tells lies when he speaks, and breaks his promises when he promises".

حدیث نمبر: (18)

حديث

((عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ مَاتَ وَهُوَ بَرِيءٌ مِنْ ثَلَاثٍ: الْكِبْرِ، وَالْغُلُولِ، وَالدَّيْنِ، دَخَلَ الْجَنَّةَ"))

تخريج

صحيح: (رواه الترمذي (1572)، وابن ماجه (2412)، وأحمد (22417)، وابن حبان (198)

قال الشيخ الألباني رحمه الله: صحيح، ابن ماجة (2412)

ترجمہ

ترجمہ: ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو مر گیا اور تین چیزوں یعنی تکبر (گھمنڈ)، مال غنیمت میں خیانت اور قرض سے بری رہا، وہ جنت میں داخل ہو گا“۔

Translation

Narrated Thawban: That the Messenger of Allah (ﷺ) said: "Whoever dies and he is free of three: Kibr (Pride), Ghulul, and debt, he will enter paradise".

باب الترغيب في قضاء الديون

حدیث نمبر:(19)

حديث
((عن أبي ذر قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "مَا يَسُرُّنِي أَنَّ عِنْدِي مِثْلَ أُحُدٍ هَذَا ذَهَبًا تَمْضِي عَلَيَّ ثَالِثَةٌ وَعِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ إِلَّا شَيْئًا أَرْصُدُهُ لِدَيْنٍ إِلَّا أَنْ أَقُولَ بِهِ فِي عِبَادِ اللَّهِ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا عَنْ يَمِينِهِ، وَعَنْ شِمَالِهِ، وَمِنْ خَلْفِهِ"))

تخريج
متفق عليه: رواه البخاري في الرقاق: 6444، ومسلم في الزكاة 992

ترجمہ
ترجمہ: ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے کہا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کے پتھریلے علاقہ میں چل رہا تھا کہ احد پہاڑ ہمارے سامنے آ گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: ابوذر! میں نے عرض کیا، حاضر ہوں یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اس سے بالکل خوشی نہیں ہو گی کہ میرے پاس اس احد کے برابر سونا ہو اور اس پر تین دن اس طرح گذر جائیں کہ اس میں سے ایک دینار بھی باقی رہ جائے سوا اس تھوڑی سی رقم کے جو میں قرض کی ادائیگی کے لیے چھوڑ دوں بلکہ میں اسے اللہ کے بندوں میں اس طرح خرچ کروں اپنی دائیں طرف سے، بائیں طرف سے اور پیچھے سے۔

Translation
Narrated Abu Dhar: While I was walking with the Prophet in the Harra of Medina, Uhud came in sight. The Prophet said, "O Abu Dhar!" I said, "Labbaik, O Allah's Apostle!" He said, "I would not like to have gold equal to this mountain of Uhud, unless nothing of it, not even a single Dinar of it remains with me for more than three days, except something which I will keep for repaying debts. I would have spent all of it (distributed it) amongst Allah's Slaves like this, and like this, and like this." The Prophet pointed out with his hand towards his right, his left and his back (while illustrating it).

القسم الثانی:

الاحكام الفقهية المتعلقة بالمعاملات المالية من البيوع والميراث

البيوع

1. باب شروط البيع والبيوع الممنوعة

بیع کی شرائط اور بیوع ممنوعہ کی اقسام

حدیث نمبر:(20)

حديث ((وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أن رَسُولَ اللهِ ﷺ سُئِلَ: أَيُّ الْكَسْبِ أَطْيَبُ؟ قَالَ: «عَمَلُ الرَّجُلِ بِيَدِهِ وَكُلُّ بَيْعٍ مَبْرُورٍ))

تخريج صحيح. رواه البزار (2/83/كشف الأستار)، الحاكم (2/10). صحيح الترغيب للالبانى: 1688، [بلوغ المرام/كتاب البيوع/حديث: 648، صحيح الجامع: 1033]

ترجمہ سیدنا رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سی کمائی پاکیزہ تر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "آدمی کی اپنے ہاتھ کی کمائی اور ہر قسم کی تجارت جو دھوکہ اور فریب سے پاک ہو۔" اسے بزار نے روایت کیا ہے اور حاکم نے اسے صحیح قرار دیا۔

Translation It was narrated from Rifa'a bin Rafe that Prophet (pbuh) was asked. Which profession is best? He replied, which is done by his hands. And every business of should be blessed.

حدیث نمبر:(21)

حديث ((عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ: " إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ، وَالْمَيْتَةِ، وَالْخِنْزِيرِ، وَالْأَصْنَامِ ". فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ شُحُومَ الْمَيْتَةِ؟ فَإِنَّهَا يُطْلَى بِهَا السُّفُنُ، وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُودُ، وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ، فَقَالَ: لَا هُوَ حَرَامٌ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ: قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ، إِنَّ اللَّهَ لَمَّا حَرَّمَ شُحُومَهَا جَمَلُوهُ، ثُمَّ بَاعُوهُ فَأَكَلُوا ثَمَنَهُ» متفق عليه))

تخريج «أخرجه البخاري، البيوع، باب بيع الميتة والأصنام، حديث:2236، ومسلم، المساقاة، باب تحريم بيع الخمر والميتة.... حديث:1581.»

ترجمہ

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ میں فتح مکہ کے سال یہ فرماتے سنا کہ "بیشک اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نے شراب کی خرید و فروخت، مردار اور خنزیر کی خرید و فروخت اور بتوں کی تجارت کو حرام کر دیا ہے۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ اے اللہ کے رسول! مردار کی چربی کے متعلق کیا حکم ہے؟ اس لئے کہ اس سے کشتیوں کو طلاء کیا جاتا ہے اور چمڑوں کو چکنا کیا جاتا ہے اور لوگ اسے جلا کر روشنی حاصل کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "نہیں! وہ بھی حرام ہے۔" پھر اس کے ساتھ ہی فرمایا "اللہ تعالیٰ یہود کو غارت کرے، کہ جب اللہ تعالیٰ نے چربیوں کو یہود کے لئے حرام کر دیا تو انہوں نے اسے پگھلا کر فروخت کیا اور اس کی قیمت کھائی۔

Translation

Narrated Jabir bin `Abdullah: I heard Allah's Apostle, in the year of the Conquest of Mecca, saying, "Allah and His Apostle made illegal the trade of alcohol, dead animals, pigs and idols." The people asked, "O Allah's Apostle! What about the fat of dead animals, for it was used for greasing the boats and the hides; and people use it for lights?" He said, "No, it is illegal." Allah's Apostle further said, "May Allah curse the Jews, for Allah made the fat (of animals) illegal for them, yet they melted the fat and sold it and ate its price".

حدیث نمبر:(22)

حدیث

((عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَمَهْرِ الْبَغِيِّ، وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ"))

تخریج

تخريج الحديث: "أخرجه البخاري، الإجارة، باب كسب البغي والإماء، حديث:2282، ومسلم، المساقاة، باب تحريم ثمن الكلب، حديث:1567."

ترجمہ

سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت، بدکار و فاحشہ عورت کی اجرت و کمائی اور کاہن کی شیرینی سے منع فرمایا۔

Translation

Narrated Abu Mas`ud Al-Ansari: Allah's Apostle regarded illegal the price of a dog, the earnings of a prostitute, and

the charges taken by a soothsayer.

حدیث نمبر:(23)

حدیث ((عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَالسِّنَّوْرِ، قَالَ زَجَرَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم عَنْ ذَلِكَ))

تخریج تخريج الحديث: «أخرجه مسلم، المساقاة، باب تحريم ثمن الكلب، حديث:1569، وهو حديث صحيح

ترجمہ سیدنا ابو الزبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے بلی اور کتے کی قیمت کے متعلق پوچھا، تو انہوں نے جواب دیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں زجر و توبیخ فرمائی ہے۔

Translation I asked Jabir about the price of a dog and a cat; he said: Allah's Messenger (ﷺ) disapproved of that.

حدیث نمبر:(24)

حدیث عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "نَهَى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ"، وَكَانَ بَيْعًا يَتَبَايَعُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ، كَانَ الرَّجُلُ يَبْتَاعُ الْجَزُورَ إِلَى أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ، ثُمَّ تُنْتَجُ الَّتِي فِي بَطْنِهَا.

تخریج تخريج الحديث: «أخرجه البخاري، البيوع، باب بيع الغرر وحبل الحبلة، حديث:2143، ومسلم، البيوع، باب تحريم بيع حبل الحبلة، حديث:1514.»

ترجمہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حبل الحبلہ کی بیع سے منع فرمایا ہے اور یہ بیع دور جاہلیت میں تھی کہ آدمی اونٹنی اس شرط پر خرید تا کہ اس کی قیمت اس وقت دے گا جب اونٹنی بچہ جنے، پھر وہ بچہ جو اونٹنی کے پیٹ میں ہے وہ (ایک آگے بچہ) جنے۔

Translation Narrated `Abdullah bin `Umar: Allah's Apostle forbade the sale called 'Habal-al-Habala which was a kind of sale practiced in the Pre- Islamic Period of ignorance. One would pay the price of a she-camel which was not born

yet would be born by the immediate offspring of an extant she-camel.

حدیث نمبر:(25)

حدیث ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم عَنْ بَيْعِ الْحَصَاةِ وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ))

تخریج أخرجه مسلم، البيوع، باب بطلان بيع الحصاة والبيع الذي فيه غرر، حديث:1513.

ترجمہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکری پھینک کر تجارت کرنے اور دھوکے کی تجارت سے منع فرمایا ہے۔(مسلم)(نوٹ: کنکری والی تجارت سے مراد یہ ہے کہ خریدنے والا کچھ روپے کے بدلے میں کنکری پھینکتا اور وہ کنکری جس چیز کو لگتی وہ لے جاتا۔

Translation Abu Huraira (Allah be pleased with him) reported that Allah's Messenger (ﷺ) forbade a transaction determined by throwing stones, and the type which involves some uncertainty.

حدیث نمبر:(26)

حدیث ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ . رواه احمد والنسائي، وصححه الترمذي وابن حبان. ولابي داود: " مَنْ بَاعَ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ فَلَهُ أَوْكَسُهُمَا أَوِ الرِّبَا"))

تخریج أخرجه الترمذي، البيوع، باب ما جاء في النهي عن بيعتين في بيعة، حديث:1231، والنسائي، البيوع، حديث:4636، أحمد:2/432، وابن حبان (الإحسان):7/226، وحديث:"من باع بيعتين" أخرجه أبوداود، البيوع، حديث:3461 وسنده حسن.

قال الشيخ الألباني رحمه الله: صحيح، المشكاة (2868)، الإرواء (5/149)

ترجمہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بیع میں دو بیعوں سے

منع فرمایا ہے۔(احمد ونسائی)اور ترمذی اور ابن حبان نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور ابو داؤد کی روایت میں ہے کہ جس کسی نے ایک چیز کی دو قیمتیں مقرر کیں،وہ یا تو کم قیمت لے لے،یا پھر وہ سود ہو گا۔

Translation

Narrated Abu Hurairah: "The Messenger of Allah (ﷺ) prohibited two sales in one ".The Prophet (ﷺ) said: If anyone makes two transactions combined in one bargain, he should have the lesser of the two or it will involve usury.

حدیث نمبر:(27)

حدیث

وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم " لاَ يَحِلُّ سَلَفٌ وَبَيْعٌ وَلاَ شَرْطَانِ فِي بَيْعٍ وَلاَ رِبْحُ مَا لَمْ تَضْمَنْ وَلاَ بَيْعُ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ " .

تخریج

تخريج الحديث: «أخرجه أبوداود، البيوع، باب في الرجل يبيع ماليس عنده، حديث:3504، والترمذي، البيوع، حديث:1234، والنسائي، البيوع، حديث:4635، وابن ماجه، التجارات، حديث:2188، وأحمد:2/ 174، 178، 205، وابن خزيمة: لم أجده، والحاكم:2/17.

قال الشيخ الألباني رحمه الله: حسن صحيح

ترجمہ

سیدنا عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے اور انھوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا”قرض اور بیع حلال نہیں اور نہ ایک بیع میں دو شرطیں حلال ہیں اور کسی چیز کا منافع حاصل کرنا اسے اپنے قبضہ میں لینے سے پہلے جائز نہیں اور جو تیرے پاس موجود نہ ہو اس کا فروخت کرنا بھی جائز و حلال نہیں۔“اسے پانچوں نے روایت کیا ہے۔ترمذی،ابن خزیمہ اور حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور امام حاکم نے علوم الحدیث میں امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی روایت سے مذکورہ عمرو رحمہ اللہ کے واسطے سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے کہ ”آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع شرط کے ساتھ منع فرمائی ہے۔“اس حدیث کو طبرانی نے اوسط میں اسی طریق سے نقل کیا ہے اور وہ غریب ہے۔

Translation

Narrated 'Amr b. Suh'aib: On his father's authority, said that his grandfather 'Abd Allah b. 'Amr reported the Messenger of Allah (ﷺ) as saying: The proviso of a loan combined with a sale is not allowable, nor two conditions

relating to one transaction, nor profit arising from something which is not in one's charge, nor selling what is not in your possession.

حدیث نمبر:(28)

حدیث ((عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ ابْتَعْتُ زَيْتًا فِي السُّوقِ فَلَمَّا اسْتَوْجَبْتُهُ لِنَفْسِي لَقِيَنِي رَجُلٌ فَأَعْطَانِي بِهِ رِبْحًا حَسَنًا فَأَرَدْتُ أَنْ أَضْرِبَ عَلَى يَدِهِ فَأَخَذَ رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي بِذِرَاعِي فَالْتَفَتُّ فَإِذَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَقَالَ لاَ تَبِعْهُ حَيْثُ ابْتَعْتَهُ حَتَّى تَحُوزَهُ إِلَى رَحْلِكَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم نَهَى أَنْ تُبَاعَ السِّلَعُ حَيْثُ تُبْتَاعُ حَتَّى يَحُوزَهَا التُّجَّارُ إِلَى رِحَالِهِمْ))

تخریج تخريج الحديث: «أخرجه أبوداود، البيوع، باب في بيع الطعام قبل أن يستوفي، حديث:3499، وابن حبان (موارد)، حديث:1120، والحاكم:2/40.»

قال الشيخ الألباني رحمه الله : حسن لغيره

ترجمہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے بازار سے روغن (زیتون) خریدا۔ جب میرا سودا پکا اور پختہ ہو گیا تو مجھے ایک آدمی ملا جس نے مجھے اچھا منافع دینے کی پیشکش کی۔ میں نے اس آدمی سے سودا طے کرنے کا ارادہ کر لیا، اتنے میں پیچھے سے کسی نے میرا بازو پکڑ لیا۔ میں نے جب مڑ کر دیکھا تو وہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ تھے۔ انھوں نے کہا کہ جس جگہ سے تم نے سودا خریدا ہے، اسی جگہ پر اسے اس وقت تک فروخت نہیں کرنا جب تک اسے اٹھا کر اپنے گھر نہ لے جاؤ، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں سے چیزیں خریدی جائیں وہیں پر فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے، جب تک تاجر و سوداگر حضرات اس خریدے ہوئے مال و اسباب کو اپنے گھر نہ لے جائیں۔ اسے احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے اور یہ الفاظ ابوداؤد کے ہیں۔ ابن حبان اور حاکم نے اسے صحیح کہا ہے۔

Translation Narrated Ibn Umar: I bought olive oil in the market. When I became its owner, a man met me and offered good profit for it. I intended to settle the bargain with him, but a man caught hold of my hand from behind. When I turned I found that he was Zayd ibn Thabit. He said: Do not sell it on the spot where you have bought it until you take it to your house, for the Messenger of Allah (ﷺ) forbade to sell the goods where they are bought until the tradesmen take

them to their houses.

حدیث نمبر:(29)

حدیث ((عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: "نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّجْشِ"))

تخریج تخريج الحديث: «أخرجه البخاري، البيوع، باب النجش، حديث:2142، ومسلم، البيوع، باب تحريم بيع الرجل علي بيع أخيه، حديث:1516.»

ترجمہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع نجش سے منع فرمایا ہے۔

Translation Narrated Ibn `Umar: Allah's Apostle forbade Najsh.

حدیث نمبر:(30)

حدیث ((عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَعَنِ الثُّنْيَا إِلاَّ أَنْ يُعْلَمَ))

تخریج أخرجه أبوداود، البيوع، باب في المخابرة، حديث:3405، والترمذي، البيوع، حديث:1290، والنسائي، المزارعة، حديث:3911، وابن ماجه، التجارات، حديث:2266، وأحمد:3/392. صحيح النسائي : 3889، 4647

قال الشيخ الألباني رحمه الله: صحيح

ترجمہ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع محاقلہ، مزابنہ، مخابرہ اور ایک آدھ چیز مستثنیٰ (یعنی) الگ رکھنے سے منع فرمایا ہے، مگر اس صورت میں (بیع استثنا) جائز ہے کہ اس کی مقدار کر لی جائے۔

Translation It was narrated from Jabir that: the Prophet forbade Muhaqalah, Muzahanah, Mukhabarah and selling with an exception unless it is defined.

حدیث نمبر:(31)

حدیث: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: " نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ، وَالْمُخَاضَرَةِ، وَالْمُلَامَسَةِ، وَالْمُنَابَذَةِ، وَالْمُزَابَنَةِ".

تخریج: أخرجه البخاري، البيوع، باب بيع المخاضرة، حديث: 2207، 2208.»

ترجمہ: سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع محاقلہ، مخاضرہ، ملامسہ، منابذہ اور مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔

Translation: Narrated Anas bin Malik: Allah's Messenger forbade Muhaqala, Mukhadara, Mulamasa, Munabadha and Muzabana. (See glossary and previous Hadiths for the meanings of these terms.)

حدیث نمبر:(32)

حدیث: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ، وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ"، قَالَ: فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: مَا قَوْلُهُ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ؟ قَالَ: لَا يَكُونُ لَهُ سِمْسَارًا.

تخریج: تخريج الحديث: «أخرجه البخاري، البيوع، باب هل يبيع حاضر لباد، حديث: 2158، ومسلم، البيوع، باب تحريم بيع الحاضرة للبادي، حديث: 1521.»

ترجمہ: سیدنا طاؤس نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "سامان تجارت لے کر آنے والے قافلوں کو آگے جا کر نہ ملو اور کوئی شہری کسی دیہاتی کا سامان نہ بیچے۔" میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا "شہری دیہاتی کا سامان فروخت نہ کرے" کا کیا مطلب ہے؟ انھوں نے فرمایا کہ شہری دیہاتی کا دلال نہ بنے۔

Translation: Narrated Tawus: Ibn `Abbas said, "Allah's Apostle said, 'Do not go to meet the caravans on the way (for buying their goods without letting them know the market price); a town dweller should not sell the goods of a desert dweller on behalf of the latter.' I asked Ibn `Abbas, 'What does he mean by not selling the goods of a desert dweller

by a town dweller?' He said, 'He should not become his broker" '.

حدیث نمبر:(33)

حدیث وعن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ " لاَ تَلَقَّوُا الْجَلَبَ . فَمَنْ تَلَقَّاهُ فَاشْتَرَى مِنْهُ فَإِذَا أَتَى سَيِّدُهُ السُّوقَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ " .

تخریج تخريج الحديث: «أخرجه مسلم، البيوع، باب تحريم تلقي الجلب، حديث:1519.»

ترجمہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا"باہر سے شہر میں غلہ لانے والوں کو آگے جا کر نہ ملو۔ جس کسی سے راستہ ہی میں ملاقات کر کے اس کا سامان خرید لیا گیا تو منڈی میں بیچنے کے بعد مال کے مالک کو اختیار ہے (چاہے سودا باقی رکھے یا منسوخ کر دے)۔

Translation Abu Huraira (Allah be pleased with him) reported Allah's Messenger (ﷺ) as saying: Do not meet the merchant in the way and enter into business transaction with him, and whoever meets him and buys from him (and in case it is done, see) that when the owner of (merchandise) comes into the market (and finds that he has been paid less price) he has the option (to declare the transaction null and void).

حدیث نمبر:(34)

حدیث عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: "نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ، وَلَا تَنَاجَشُوا، وَلَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ، وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ، وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْفَأَ مَا فِي إِنَائِهَا". متفق عليه، ولمسلم: "لا يسوم المسلم على سوم اخيه".

تخریج أخرجه البخاري، البيوع، باب لا يبيع علي بيع أخيه، حديث:2140، ومسلم، البيوع، باب تحريم بيع الرجل علي بيع أخيه، حديث:1515.

ترجمہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ ”شہری دیہاتی کا سامان بیچے اور خریدنے کا ارادہ نہیں تو بھاؤ مت بڑھاؤ۔ کسی بھائی کے سودے پر دوسرا بھائی سودا نہ کرے اور ایک بھائی کی منگنی پر دوسرا بھائی پیغام نہ دے اور کوئی عورت اپنی دوسری عورت کی طلاق کا تقاضا نہ کرے کہ جو اس کا حصہ ہے خود حاصل کر لے۔“(بخاری و مسلم) اور صحیح مسلم میں ہے کہ ”کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے۔

Translation Narrated Abu Huraira: Allah's Apostle forbade the selling of things by a town dweller on behalf of a desert dweller; and similarly Najsh was forbidden. And one should not urge somebody to return the goods to the seller so as to sell him his own goods; nor should one demand the hand of a girl who has already been engaged to someone else; and a woman should not try to cause some other woman to be divorced in order to take her place. And in muslim: Abu Huraira reported Allah's Messenger (ﷺ) as saying: A Muslim should not purchase (in opposition) to his brother.

حدیث نمبر:(35)

حدیث عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ " لاَ يَحْتَكِرُ إِلاَّ خَاطِئٌ "

تخریج أخرجه مسلم، المساقاة، باب تحريم الاحتكار في الأقوات، حديث:1605

ترجمہ سیدنا معمر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا”خطاکار کے سوا ذخیرہ اندوزی کوئی نہیں کرتا۔“

Translation Ma'mar b. Abdullah reported Allah's Messenger (ﷺ) as saying: No one hoards but the sinner.

حدیث نمبر:(36)

حدیث عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم مَرَّ عَلَى صُبْرَةِ طَعَامٍ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهَا فَنَالَتْ أَصَابِعُهُ بَلَلاً فَقَالَ " مَا هَذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ " . قَالَ أَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

. قَالَ " أَفَلاَ جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ كَىْ يَرَاهُ النَّاسُ مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنِّي " .

تخریج

أخرجه مسلم ، الإيمان، باب قول النبي صلي الله عليه وسلم من غشنا فليس منا، حديث:102

ترجمہ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر طعام (غلہ) کے ایک ڈھیر پر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں اپنا ہاتھ داخل کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کو نمی لگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا"اے اناج کے مالک! یہ کیا ماجرا ہے؟" اس نے عرض کیا! اے اللہ کے رسول! اس پر بارش برس گئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا"پھر تو نے نمی زدہ حصہ کو اناج کے اوپر کیوں نہ ڈال دیا تاکہ خریدار لوگ اسے دیکھ لیتے۔ جس نے دھوکہ دیا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔

Translation

It is narrated on the authority of Abu Huraira that the Messenger of Allah (ﷺ) happened to pass by a heap of eatables (corn). He thrust his hand in that (heap) and his fingers were moistened. He said to the owner of that heap of eatables (corn): What is this? He replied: Messenger of Allah, these have been drenched by rainfall. He (the Holy Prophet) remarked: Why did you not place this (the drenched part of the heap) over other eatables so that the people could see it? He who deceives is not of me (is not my follower).

حدیث نمبر:(37)

حدیث

عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ أَعْطَاهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم دِينَارًا يَشْتَرِي بِهِ أُضْحِيَةً أَوْ شَاةً فَاشْتَرَى شَاتَيْنِ فَبَاعَ إِحْدَاهُمَا بِدِينَارٍ فَأَتَاهُ بِشَاةٍ وَدِينَارٍ فَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ فِي بَيْعِهِ فَكَانَ لَوِ اشْتَرَى تُرَابًا لَرَبِحَ فِيهِ .

تخریج

أخرجه أبوداود، البيوع، باب في المضارب يخالف، حديث:3384، والترمذي، البيوع، حديث:1258، وابن ماجه، الصدقات، حديث:2402، وأحمد:4/376، وأصله عند البخاري، المناقب، حديث:3642

قال الشيخ الألباني رحمه الله: صحيح

ترجمہ

سیدنا عروہ بارقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو قربانی کا جانور یا بکری خریدنے کیلئے ایک دینار عطا فرمایا۔ انہوں نے ایک دینار کے عوض دو بکریاں خریدیں۔ پھر ان دو میں سے ایک کو ایک دینار کے عوض فروخت کر دیا اور ایک بکری اور ایک دینار لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کیلئے ان کی تجارت میں برکت کی دعا فرمائی۔ پس وہ ایسے تھے کہ اگر مٹی بھی خرید لیتے تو اس میں بھی انہیں ضرور منافع حاصل ہوتا۔

Translation

Narrated Urwah ibn AbulJa'd al-Bariqi: The Prophet (ﷺ) gave him a dinar to buy a sacrificial animal or a sheep. He bought two sheep, sold one of them for a dinar, and brought him a sheep and dinar. So he invoked a blessing on him in his business dealing, and he was such that if had he bought dust he would have made a profit from it.

حدیث نمبر: (38)

حديث

وعن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال: نَهى رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليه وسلَّمَ عن بَيْعِ الثَّمَرةِ حتى يَتَبيَّنَ صَلاحُها، أو يُباعَ صُوفٌ على ظَهرٍ، أو لَبَنٌ في ضَرعٍ، أو سَمنٌ في لَبنٍ.

تخريج

أخرجه الدارقطني (2835)، والطبراني (11/ 338) (11935)، والبيهقي (10961)، والشافعي في ((المسند)) (ص140) واللفظ لهم جميعا. قال شعيب الأرناؤوط في تخريج سنن الدارقطني: صحيح

قال الشيخ الألباني رحمه الله

ترجمہ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کے (پکنے اور کھانے کے قابل ہونے سے پہلے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے، نیز جانوروں کی پشت پر اون اور تھنوں میں دودھ کی فروخت کو منع فرمایا ہے۔

Translation

Narrated Ibn 'Abbas (RA): Allah's Messenger (ﷺ) forbade the selling of a fruit till it becomes ripe, or the selling of fur which is (still) on the back (of an animal) or milk which is (still) in the udder.

حدیث نمبر:(39)

حدیث عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ أَقَالَ مُسْلِمًا أَقَالَهُ اللَّهُ عَثْرَتَهُ".

تخریج أخرجه أبوداود، البيوع، باب في فضل الإقالة، حديث:3460، وابن ماجه، التجارات، حديث:2199، وابن حبان(الموارد)، حديث:1103، 1104، والحاكم:2 /45.»

قال الشيخ الألباني: صحيح

قال الشيخ الألباني رحمه الله: صحيح

ترجمہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو فروخت کنندہ، کسی مسلمان سے فروخت شدہ مال واپس کر لے، اللہ تعالیٰ اس کے گناہ و لغزشیں معاف فرما دے گا۔" اسے ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور ابن حبان اور حاکم نے صحیح کہا ہے۔

Translation Narrated Abu Hurairah: The Prophet ﷺ said: If anyone rescinds a sale with a Muslim, Allah will cancel his slip, on the Day of Resurrection.

2. باب الخیار (بیع میں اختیار کا بیان)

حدیث نمبر:(40)

حدیث عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ قَالَ: "إِذَا تَبَايَعَ الرَّجُلَانِ، فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، وَكَانَا جَمِيعًا، أَوْ يُخَيِّرُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَتَبَايَعَا عَلَى ذَلِكَ، فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ، وَإِنْ تَفَرَّقَا بَعْدَ أَنْ يَتَبَايَعَا، وَلَمْ يَتْرُكْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا الْبَيْعَ، فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ".

تخریج أخرجه البخاري، البيوع، باب إذا خير أحدهما صاحبه بعد البيع، حديث:2112، ومسلم، البيوع، باب ثبوت خيار المجلس للمتبايعين، حديث:1531

ترجمہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب دو آدمی آپس میں سودا کرنے لگیں تو جب تک وہ اکٹھے رہیں اور ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں،

ان میں سے ہر ایک کو اختیار ہے، یا ایک دوسرے کو اختیار دیدے، اگر ایک دوسرے کو اختیار دیدے، پھر اس پر سودا طے ہو جائے تو سودا پختہ ہو گیا اور اگر سودا طے کرنے کے بعد ایک دوسرے سے الگ الگ ہو جائیں اور دونوں میں سے کسی نے بھی بیع کو فسخ نہ کیا ہو تو بیع پختہ ہو جائے گی۔"

Translation

Narrated Ibn `Umar: Allah's Apostle said, "Both the buyer and the seller have the option of canceling or confirming the bargain, as long as they are still together, and unless they separate or one of them gives the other the option of keeping or re

3. باب الربا (سود کا بیان)

حدیث نمبر: (41)

حدیث عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه قَالَ: { لَعَنَ رَسُولُ اَللَّهِ صلى الله عليه وسلم آكِلَ اَلرِّبَا, وَمُوكِلَهُ, وَكَاتِبَهُ, وَشَاهِدَيْهِ, وَقَالَ: "هُمْ سَوَاءٌ" }

تخریج أخرجه مسلم، المساقاة، باب لعن آكل الربا وموكله، حديث:1598، والبخاري، البيوع، باب موكل الربا، حديث:2086 من حديث أبي جحيفة

ترجمہ سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود لینے والے، دینے والے اور اس کے تحریر کرنے والے اور اس کے گواہوں پر لعنت فرمائی ہے۔ نیز فرمایا کہ "(گناہ کے ارتکاب میں) وہ سب مساوی اور برابر ہیں۔" مسلم اور بخاری میں ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث بھی اسی طرح ہے۔

Translation

Narrated Jabir (RA): Allah's Messenger (ﷺ) cursed the one who accepts usury, the one who gives it, the one who records it and the two witnesses to it, saying, "They are all the same".

حدیث نمبر:(42)

حدیث: وَعَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رضی الله عنه عَنْ اَلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: { اَلرِّبَا ثَلَاثَةٌ وَسَبْعُونَ بَابًا أَيْسَرُهَا مِثْلُ أَنْ يَنْكِحَ اَلرَّجُلُ أُمَّهُ, وَإِنَّ أَرْبَى اَلرِّبَا عِرْضُ اَلرَّجُلِ اَلْمُسْلِمِ }

تخریج: أخرجه ابن ماجه، التجارات، باب التغليظ في الربا، حديث:2275، والحاكم:2/37 وصححه علي شرط الشيخين، ووافقه الذهبي. صحيح الجامع : 3539
قال الشيخ الألباني رحمه الله: صحيح

ترجمہ: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "سود کے تہتر درجے ہیں۔ سب سے کم تر درجہ اس گناہ کے مثل ہے کہ کوئی آدمی اپنی ماں کے ساتھ نکاح کرے اور سب سے بڑھ کر سود کسی مسلمان کی آبروریزی کرنا ہے۔" اسے ابن ماجہ نے مختصراً اور حاکم نے مکمل بیان کیا ہے اور اسے صحیح بھی قرار دیا ہے۔

Translation: It was narrated from Abu Hurairah that the Messenger of Allah said: "There are seventy degrees of usury, the least of which is equivalent to a man having intercourse with his mother".

حدیث نمبر:(43)

حدیث: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ اَلْخُدْرِيِّ رضی الله عنه أَنَّ رَسُولَ اَللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: { لَا تَبِيعُوا اَلذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ, وَلَا تُشِفُّوا 1 بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ, وَلَا تَبِيعُوا اَلْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ, وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ, وَلَا تَبِيعُوا مِنْهَا غَائِباً بِنَاجِزٍ }

تخریج: أخرجه البخاري، البيوع، باب بيع الفضة بالفضة، حديث:2177، ومسلم، المساقاة، باب الربا، حديث:1584

ترجمہ: سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "سونے کو سونے کے بدلہ میں فروخت نہ کرو، مگر برابر برابر اور ایک دوسرے کے وزن میں (کمی) بیشی نہ کرو۔ نیز چاندی کو چاندی کے بدلہ میں فروخت نہ کرو، مگر برابر برابر اور ایک دوسرے کے وزن میں (کمی) بیشی نہ کرو اور ان

میں غیر موجود کے بدلہ میں موجود کو نہ بیچو۔"

Translation

Abu Salid al-Khudri reported Allah's Messenger as saying: Do not sell gold for gold, except like for like, and don't increase something of it upon something; and don't sell silver unless like for like, and don't increase some thing of it upon something, and do not sell for ready money something to be given later.

حدیث نمبر:(44)

حدیث

وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم { اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ, وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ, وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ, وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ, وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ, وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ, مِثْلًا بِمِثْلٍ, سَوَاءً بِسَوَاءٍ, يَدًا بِيَدٍ, فَإِذَا اِخْتَلَفَتْ هَذِهِ اَلْأَصْنَافُ فَبِيعُوا كَيْفَ شِئْتُمْ إِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ }

تخریج

أخرجه مسلم، المساقاة، باب الصرف وبيع الذهب بالورق نقدًا، حديث:1587

ترجمہ

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "سونا، سونے کے عوض اور چاندی، چاندی کے عوض اور گندم، گندم کے عوض اور جو، جو کے عوض اور کھجور، کھجور کے عوض اور نمک، نمک کے عوض ایک دوسرے کی طرح برابر برابر اور نقد بنقد (فروخت کئے جائیں) اگر اجناس میں اختلاف ہو تو پھر جس طرح چاہیں فروخت کریں، مگر قیمت کی ادائیگی نقد ہو۔"

Translation

Narrated 'Ubadah bin as-Samit (RA): Allah's Messenger (ﷺ)said: "Gold is to be paid for with gold, silver with silver, wheat with wheat, barley with barley, dates with dates, and salt with salt, same quantity for same quantity and equal for equal, hand to hand (i.e. payment being made on the spot). If these classes differ, sell as you wish as long as payment is made on the spot." [Reported by Muslim].

حدیث نمبر:(45)

حديث: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صلی الله علیه وسلم { اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزْناً بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ, وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَزْناً بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ, فَمَنْ زَادَ أَوِ اِسْتَزَادَ فَهُوَ رِبًا }

تخریج: أخرجه مسلم، المساقاة، أيضًا، حديث:1588

ترجمہ: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”سونا سونے کے بدلہ میں وزن میں برابر برابر۔ اور قسم میں ایک ہو، چاندی چاندی کے بدلہ میں وزن میں برابر برابر اور قسم میں ایک جیسی ہو پھر اگر کوئی زیادہ لے یا زیادہ دے پس وہ سود ہے۔“

Translation: Narrated Abu Hurairah (RA): Allah's Messenger (ﷺ) said: "Gold is to be paid for with gold, both being of equal weight and of same quantities; silver is to be paid for with silver, both being of equal weight and of same quantities. If anyone gives more or asks for more of it, it is then usury." [Reported by Muslim].

حدیث نمبر:(46)

حديث: وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ, وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اَللَّهُ عَنْهُمَا { ;أَنَّ رَسُولَ اَللَّهِ صلی الله علیه وسلم اِسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى خَيْبَرٍ, فَجَاءَهُ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ, فَقَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صلی الله علیه وسلم أَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هَكَذَا؟ " فَقَالَ: لَا, وَاَللَّهِ يَا رَسُولَ اَللَّهِ, إِنَّا لَنَأْخُذُ اَلصَّاعَ مِنْ هَذَا بِالصَّاعَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ 1 فَقَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صلی الله علیه وسلم " لَا تَفْعَلْ. بِعِ اَلْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ, ثُمَّ اِبْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيبًا } وَقَالَ فِي اَلْمِيزَانِ مِثْلَ ذَلِكَ.

تخریج: أخرجه البخاري، البيوع، باب إذا أراد بيع تمر بتمر خير منه، حديث:2201، 2202، ومسلم، المساقاة، باب بيع الطعام مثلًا بمثل، حديث:1593.

ترجمہ: سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خیبر پر عامل مقرر کیا۔ پس وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بہت عمدہ کھجوریں لے کر حاضر ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت فرمایا کہ ”کیا خیبر میں پیدا ہونے والی

سب کھجوریں اسی طرح کی ہوتی ہیں؟" اس نے عرض کیا، نہیں! اے اللہ کے رسول! خدا کی قسم! ہم دوسری کھجوریں دو صاع اور تین صاع دے کر یہ کھجوریں ایک صاع لیتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ایسا نہ کرو۔ گھٹیا کھجوروں کو دراہم کے عوض فروخت کر کے عمدہ اور اچھی کھجوریں بھی درہموں کے عوض خریدو" اور فرمایا "تولنے والی اشیاء بھی اسی کی مانند ہیں۔" (بخاری و مسلم) مسلم میں ہے کہ "تول میں بھی اسی طرح۔"

Translation Narrated Abu Sa'id al-Khudri and Abu Hurairah (RA):Allah's Messenger (ﷺ) appointed a man over Khaibar and he brought him dates of a very fine quality. Allah's Messenger (ﷺ) asked, "Are all the dates of Khaibar like this?" He replied, "I swear by Allah that they are certainly not, O Allah's Messenger. We take one Sa' of this kind for two, and even for three (of lesser quality). So Allah's Messenger (ﷺ) said: "Do not do so. Sell the mixed dates for Dirhams, then buy the very fine dates with the Dirhams." And he said that the same applies when things are sold by weight.

حدیث نمبر: (47)

حدیث وَعَنْ عَبْدِ اَللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اَللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: { لَعَنَ رَسُولُ اَللَّهِ صلى الله عليه وسلم اَلرَّاشِي وَالْمُرْتَشِي } .

تخریج أخرجه أبوداود، الضاء باب في كراهية الرشوة، حديث:3580، والترمذي، الأحكام، حديث:1337

قال الشيخ الألباني رحمه الله: صحيح

ترجمہ سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے دونوں پر لعنت فرمائی۔ اسے ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے اسے صحیح کہا ہے۔

Translation

Narrated 'Abdullah bin 'Amr bin al-Aas (RA): Allah's Messenger (ﷺ) cursed the one who bribes and the one who takes bribes.

حدیث نمبر:(48)

حدیث

وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی الله عنه قَالَ: { سَمِعْتُ رَسُولَ اَللَّهِ صلى الله عليه وسلم سُئِلَ عَنِ اِشْتِرَاءِ اَلرُّطَبِ بِالتَّمْرِ. فَقَالَ: أَيَنْقُصُ اَلرُّطَبُ إِذَا يَبِسَ؟ " قَالُوا: نَعَمْ. فَنَهَى عَنْ ذَلِكَ }

تخریج

أخرجه أبوداود، البيوع، باب في التمر بالتمر، حديث:3359، والترمذي، البيوع، حديث:1225، والنسائي، البيوع، حديث:4549، وابن ماجه، التجارات، حديث:2264، وأحمد:1/ 175، 179، وابن حبان (الإحسان):7/ 234، حديث:4982، والحاكم:2/38

قال الشيخ الألباني رحمه الله: صحيح

ترجمه

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا جارہا تھا کہ تازہ کھجوریں خشک کھجوروں کے بدلے میں فروخت کی جاسکتی ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "کیا وہ خشک ہو کر وزن میں کم رہ جاتی ہیں؟" لوگوں نے کہا ہاں! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمادیا۔ اسے پانچوں نے روایت کیا ہے۔ ابن مدینی، ترمذی، ابن حبان اور حاکم نے اسے صحیح کہا ہے۔

Translation

Narrated Sa'd bin Abu Waqqas (RA): I heard Allah's Messenger (ﷺ) being asked about buying fresh dates for dry ones. He replied, "Will fresh dates diminish when they become dry?" They answered, "Yes." So he forbade that.

4. باب الرخصة في العرايا وبيع الأصول والثمار بیع عرایا، درختوں اور (ان کے) پھلوں کی بیع میں رخصت

حدیث نمبر:(49)

حديث عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضی الله عنه { أَنَّ رَسُولَ اَللَّهِ صلی الله علیه وسلم رَخَّصَ فِي اَلْعَرَايَا: أَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا كَيْلاً }.

تخريج أخرجه البخاري، البيوع، باب تفسير العرايا، حديث:2192، ومسلم، البيوع، باب تحريم بيع الرطب بالتمر إلا في العرايا، حديث:64/1539

ترجمة سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا میں رخصت دی کہ ان کو اندازہ سے ماپ کر فروخت کر دیا جائے۔

Translation Narrated Zaid bin THabit (RA): Allah's Messenger (ﷺ) gave permission regarding al-'Araya for its sale on the basis of a calculation (of what the dates would be when dry) by measure.

حدیث نمبر:(50)

حديث وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه { أَنَّ رَسُولَ اَللَّهِ صلی الله علیه وسلم رَخَّصَ فِي بَيْعِ اَلْعَرَايَا بِخَرْصِهَا, فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ, أَوْ فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ }

تخريج أخرجه البخاري، البيوع، باب بيع الثمر علي رؤوس النخل بالذهب أو الفضة، حديث:2190، ومسلم، البيوع، باب تحريم بيع الرطب بالتمر إلا في العرايا، حديث:1541

ترجمة سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع عرایا میں اجازت و رخصت عنایت فرما دی۔ بایں صورت کہ تازہ کھجوروں کو خشک کے عوض اندازے سے فروخت کر لیا جائے، جبکہ یہ پانچ وسق کی مقدار سے کم ہوں، یا پھر پانچ وسق ہوں۔

Translation Narrated Abu Hurairah (RA): Allah's Messenger (ﷺ) gave permission regarding the sale of al-'Araya, on the basis of calculation of their amount, for dry dates, on the condition

that they be less than five Awsuq, or amounting to five Awsuq.

حدیث نمبر:(51)

حديث وَعَنِ اِبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اَللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: { نَهَى رَسُولُ اَللَّهِ صلى الله عليه وسلم عَنْ بَيْعِ اَلثِّمَارِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا, نَهَى اَلْبَائِعَ وَالْمُبْتَاعَ } . وَفِي رِوَايَةٍ: وَكَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ صَلَاحِهَا؟ قَالَ: "حَتَّى تَذْهَبَ عَاهَتُهُ".

تخریج أخرجه البخاري، البيوع، باب بيع الثمار قبل أن يبدو صلاحها، حديث:2194، ومسلم، البيوع، باب النهي عن بيع الثمار قبل بدو صلاحها، حديث:1534

ترجمه سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کو پکنے سے پہلے فروخت کرنے والے اور خریدار دونوں کو ان کی تجارت سے منع فرمایا ہے۔(بخاری و مسلم)اور ایک روایت میں ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا جاتا کہ پھلوں کے پکنے کی صلاحیت سے کیا مراد ہے؟ تو فرماتے "جب ان پر آفت اور نقصان کا اندیشہ نہ رہے۔"

Translation Narrated Ibn 'Umar (RA): Allah's Messenger (ﷺ) forbade the sale of fruits till they appear to ripe, forbidding it both to the seller and to the buyer. A narration has: "When he was asked about (the words): 'appear to be ripe'?" He (ﷺ) replied, "Till they were safe from damage or disease".

حدیث نمبر:(52)

حديث وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضى الله عنه { أَنَّ اَلنَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم نَهَى عَنْ بَيْعِ اَلثِّمَارِ حَتَّى تُزْهِيَ. قِيلَ: وَمَا زَهْوُهَا؟ قَالَ: "تَحْمَارُّ وَتَصْفَارُّ" }

تخریج أخرجه البخاري، البيوع، باب بيع الثمار قبل أن يبدو صلاحها، حديث:2195، ومسلم، المساقاة، باب وضع الجوائح، حديث:1555

ترجمه سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کو پکنے سے پہلے

فروخت کرنا ممنوع فرمایا ہے۔ کہا گیا کہ پکنے سے کیا مراد ہے؟ ارشاد فرمایا کہ "وہ سرخ رنگ کا ہو جائے اور
پھر زرد رنگ کا"

Translation

Narrated Anas bin Malik (RA): The Prophet (ﷺ) forbade the sale of fruits till they become colorful. He was asked what that meant, he replied, "Till they become reddish and yellowish".

حدیث نمبر:(53)

حدیث

وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضى الله عنه { أَنَّ اَلنَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم نَهَى عَنْ بَيْعِ اَلْعِنَبِ حَتَّى يَسْوَدَّ, وَعَنْ بَيْعِ اَلْحَبِّ حَتَّى يَشْتَدَّ }

تخریج

أخرجه أبوداود، البيوع، باب في بيع الثمار قبل أن يبدو صلاحها، حديث:3371، والترمذي، البيوع، حديث:1228، وابن ماجه، التجارات، حديث:2217، وأحمد:3/ 221، وابن حبان (الإحسان):7/ 231/ حديث:4972، والحاكم:2/ 19، حميد الطويل مدلس وعنعن

قال الشيخ الألباني رحمه الله: صحيح

ترجمہ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ ہی اس کے بھی راوی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگور کو سیاہ رنگ اختیار کرنے سے پہلے اور دانے کو سخت ہونے سے پہلے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اسے نسائی کے سوا پانچوں نے روایت کیا ہے۔ ابن حبان اور حاکم نے اسے صحیح کہا ہے۔

Translation

Narrated Anas bin Malik (RA): The Prophet (ﷺ) forbade the sale of grapes till they become black (i.e. ripe) and the sale of grain till it becomes hard (i.e. ripe).

5. باب السلم والقرض، والرهن. (پیشگی ادائیگی، قرض اور رهن کا بیان)

حدیث نمبر:(54)

حدیث

عَنِ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اَللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ اَلنَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم اَلْمَدِينَةَ, وَهُمْ

يُسْلِفُونَ فِي اَلثِّمَارِ اَلسَّنَةَ وَالسَّنَتَيْنِ, فَقَالَ: { مَنْ أَسْلَفَ فِي تَمْرٍ فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ, وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ, إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ } مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلِلْبُخَارِيِّ: "مَنْ أَسْلَفَ فِي شَيْءٍ"

تخريج: أخرجه البخاري، السلم، باب السلم في كيل معلوم، حديث:2239، ومسلم، المساقاة، باب السلم، حديث:1604

ترجمہ: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے اور اہل مدینہ پھلوں میں ایک سال اور دو سال کی قیمت پیشگی ادا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص پھلوں کی پیشگی دے تو اسے چاہیئے کہ ماپ، تول اور مدت مقرر کے لیے دے۔" (بخاری و مسلم) اور بخاری میں «من أسلف في ثمر» کی بجائے «من أسلف في شيء» کے الفاظ ہیں۔ "جو شخص کسی چیز میں پیشگی دے۔

Translation: Narrated Ibn 'Abbas (RA): When the Prophet (ﷺ) came to al-Madinah, they were paying one and two years in advance for fruits. So he (ﷺ) said: "Those who paid in advance for fruits must do so for a specified measurement and weight, and for a specified time." al-Bukhari has: "Those who pay in advance for anything".

حدیث نمبر:(55)

حديث: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضى الله عنه عَنِ اَلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: { مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ اَلنَّاسِ يُرِيدُ أَدَاءَهَا, أَدَّى اَللَّهُ عَنْهُ, وَمَنْ أَخَذَهَا 1 يُرِيدُ إِتْلَافَهَا, أَتْلَفَهُ اَللَّهُ }

تخريج: أخرجه البخاري، الاستقراض، باب من أخذ أموال الناس يريد أداءها، حديث:2387

ترجمہ: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص لوگوں کا مال (بطور قرض) لے اور اس کے ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کا (قرض) ادا فرما دے گا اور جو شخص ان (کے) اموال ضائع کرنے کی نیت سے لے تو اللہ تعالیٰ اسے ضائع کر دے گا۔"

Translation: Narrated Abu Hurairah (RA): The Prophet (ﷺ) said: "Whoever accepts other people's wealth intending to pay it back, Allah will pay it back for him. And whoever

accepts it intending to waste it, Allah, the Most High, will waste (destroy) him".

حدیث نمبر:(56)

حديث وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صلى الله عليه وسلم { اَلظَّهْرُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا, وَلَبَنُ اَلدَّرِّ يُشْرَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا, وَعَلَى اَلَّذِي يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ اَلنَّفَقَةُ }

تخريج أخرجه البخاري، الرهن، باب الرهن مركوب ومحلوب، حديث:2512

ترجمه سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "رہن رکھے ہوئے جانور پر (اس پر اٹھنے والے) مصارف و اخراجات کے بدلے سواری کی جا سکتی ہے۔ اور دودھ دینے والے جانور کا دودھ (اس پر اٹھنے والے) مصارف کے بدلے پیا جا سکتا ہے، جبکہ وہ رہن ہو اور جو آدمی سواری کرتا ہے اور دودھ پیتا ہے۔ اس کے اخراجات کا ذمہ دار بھی وہی ہے۔"

Translation Narrated Abu Hurairah (RA): Allah's Messenger (ﷺ) said: "An animal may be ridden, due to what is spent on it, when it is in pledge; and the milk of a camel may be drunk, due to what is spent on it, when it is in pledge. And the responsibility of spending on it is upon the one who rides (it) and drinks (its milk)".

حدیث نمبر:(57)

حديث وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ { أَنَّ اَلنَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم اسْتَسْلَفَ مِنْ رَجُلٍ بَكْرًا 1 فَقَدِمَتْ عَلَيْهِ إِبِلٌ مِنَ اَلصَّدَقَةِ, فَأَمَرَ أَبَا رَافِعٍ أَنْ يَقْضِيَ اَلرَّجُلَ بَكْرَهُ, فَقَالَ: لَا أَجِدُ إِلَّا خَيَارًا 2 . قَالَ: "أَعْطِهِ إِيَّاهُ, فَإِنَّ خِيَارَ اَلنَّاسِ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً }

تخريج أخرجه مسلم، المساقاة، باب من استسلف شيئًا فقضى خيرًا منه، حديث:1600

ترجمه سیدنا ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے جوان اونٹ

قرض لیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صدقہ کے اونٹ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابورافع رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اس شخص کو جوان اونٹ ادا کر دیا جائے۔ میں نے عرض کیا اس سے بہتر سات سالہ اونٹ موجود ہے۔ فرمایا "یہی اسے دے دو، کیونکہ بہترین آدمی وہ ہے جو ادائیگی میں سب سے اچھا ہو۔"

Translation

Narrated Abu Rafi' (RA): The Prophet (ﷺ) borrowed a young camel from a man. So, when some Sadaqa camels came to him he ordered Abu Rafi (RA) to re-pay the man his young camel. He told him" ,(ﷺ) I can only find an excellent camel in its seventh year." He said, "Give it to him, for the best of people is he who discharges his debt in the best manner".

حدیث نمبر:(58)

حدیث

عَنْ أَبِي بُرْدَةَ. أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. فَقَالَ: "أَلَا تَجِيءُ فَأُطْعِمَكَ سَوِيقًا وَتَمْرًا وَتَدْخُلَ فِي بَيْتٍ"، ثُمَّ قَالَ: "إِنَّكَ بِأَرْضٍ الرِّبَا بِهَا فَاشٍ إِذَا كَانَ لَكَ عَلَى رَجُلٍ حَقٌّ. فَأَهْدَى إِلَيْكَ حِمْلَ تِبْنٍ أَوْ حِمْلَ شَعِيرٍ أَوْ حِمْلَ قَتٍّ فَلَا تَأْخُذْهُ. فَإِنَّهُ رِبًا"، وَلَمْ يَذْكُرِ النَّضْرُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَوَهْبٌ عَنْ شُعْبَةَ الْبَيْتَ".

تخریج

[صحيح البخاري/كتاب مناقب الأنصار/حديث: 3814]

ترجمہ

ابی بردہ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ حاضر ہوا تو میں نے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی، انہوں نے کہا، آؤ تمہیں میں ستو اور کھجور کھلاؤں گا اور تم ایک (باعظمت) مکان میں داخل ہو گے (کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس میں تشریف لے گئے تھے) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا قیام ایک ایسے ملک میں ہے جہاں سودی معاملات بہت عام ہیں اگر تمہارا کسی شخص پر کوئی حق ہو اور پھر وہ تمہیں ایک تنکے یا جَو کے ایک دانے یا ایک گھاس کے برابر بھی ہدیہ دے تو اسے قبول نہ کرنا کیونکہ وہ بھی سود ہے۔

نضر، ابوداؤد اور وہب نے (اپنی روایتوں میں) «البيت» (گھر) کا ذکر نہیں کیا۔

Translation

Narrated Abu Burda: When I came to Medina. I met `Abdullah bin Salam. He said, "Will you come to me so that I may serve you with Sawiq (i.e. powdered barley) and dates, and let you enter a (blessed) house that in which

the Prophet entered?" Then he added, "You are In a country where the practice of Riba (i.e. usury) is prevalent; so if somebody owe you something and he sends you a present of a load of chopped straw or a load of barley or a load of provender then do not take it, as it is Riba".

6.باب التفلیس والحجر (مفلس قرار دینے اور تصرف روکنے کا بیان)

حدیث نمبر:(59)

حدیث: وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: { عُرِضْتُ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم يَوْمَ أُحُدٍ, وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً, فَلَمْ يُجِزْنِي, وَعُرِضْتُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْخَنْدَقِ, وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً, فَأَجَازَنِي } مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ- وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبَيْهَقِيِّ: " فَلَمْ يُجِزْنِي, وَلَمْ يَرَنِي بَلَغْتُ ". وَصَحَّحَهَا اِبْنُ خُزَيْمَةَ.

تخریج: أخرجه البخاري، الشهادات، باب بلوغ الصبيان وشهادتهم، حديث:2664، ومسلم، الإمارة، باب بيان سن البلوغ، حديث:1868، والبيهقي:83/3

ترجمہ: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مجھے احد کے روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو پیش کیا گیا۔اس وقت میری عمر چودہ برس تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جنگ میں شرکت کی اجازت نہ دی۔ پھر خندق کے روز مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا اس وقت میری عمر پندرہ برس تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے شرکت کی اجازت دے دی۔(بخاری و مسلم) اور بیہقی کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت نہ دی اور مجھے بالغ نہیں سمجھا۔ابن خزیمہ نے اسے صحیح کہا ہے۔

Translation: Narrated Ibn 'Umar (RA): I was brought before the Prophet (ﷺ) on the Day of Uhud when I Was fourteen years old, but he did not give me permission (to fight). I was afterwards brought to him on the Day of al-Khandaq (the Battle of Trench) when I was fifteen years of age, and he gave me permission (to fight). [Agreed upon] .al-Baihaqi's narration has: "He did not give me permission (to fight), and did not consider me has having attained

puberty".

حدیث نمبر: (60)

حدیث
وَعَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ رضی الله عنه قَالَ: { عُرِضْنَا عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم يَوْمَ قُرَيْظَةَ، فَكَانَ مَنْ أَنْبَتَ قُتِلَ, وَمَنْ لَمْ يُنْبِتْ خُلِّيَ سَبِيلُهُ, فَكُنْتُ فِيمَنْ لَمْ يُنْبِتْ فَخُلِّيَ سَبِيلِي }

تخریج
أخرجه أبوداود، الحدود، باب في الغلام يصيب الحد، حديث:4404، والترمذي، السير، حديث:1584، وقال: حسن صحيح، وابن ماجه، الحدود، حديث:2541، والنسائي، قطع السارق، حديث:4984، وغيره، وأحمد:4 /310، 5 /312، وابن حبان (الإحسان):7 /137، حديث:4760، والحاكم:3 /35، وابن الجارود، حديث:1045

قال الشيخ الألباني رحمه الله : صحيح، ابن ماجة (2541)

ترجمه
سیدنا عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنو قریظہ سے جنگ کے موقع پر ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو پیش کیا گیا، جس کے زیر ناف بال اگے ہوتے تھے، اسے قتل کر دیا گیا اور جس کے نہیں اگے تھے اسے چھوڑ دیا گیا۔ میں بھی ان میں سے تھا جس کے بال نہیں اگے تھے، لہٰذا مجھے بھی چھوڑ دیا گیا۔ اسے پانچوں نے روایت کیا ہے۔ ابن حبان اور حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

Translation
Narrated 'Atiyyah al-Qurazi (RA): We were brought before the Prophet (ﷺ) on the day of Quraizah. Those who had began to grow hair (on their private parts) were killed, while who had not, were set free. I was among those who had not begun to grow hair, so I was set free.

حدیث نمبر: (61)

حدیث
وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ, عَنْ أَبِيهِ, عَنْ جَدِّهِ; أَنَّ رَسُولَ اَللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: { لَا يَجُوزُ لِامْرَأَةٍ عَطِيَّةٌ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا } وَفِي لَفْظٍ: { لَا يَجُوزُ لِلْمَرْأَةِ أَمْرٌ فِي مَالِهَا, إِذَا مَلَكَ

زَوْجُهَا عِصْمَتَهَا }

تخریج: أخرجه أبوداود، البيوع، باب في عطية المرأة بغير إذن زوجها، حديث:3547، والنسائي، الزكاة، حديث:2541، وابن ماجه، الصدقات، حديث:2388، وأحمد:2/ 179، 184، 207، والحاكم:2/ 47.»

قال الشيخ الألباني رحمه الله : حسن صحيح

ترجمہ: سیدنا عمرو بن شعیب رحمہ اللہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کسی عورت کا اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر عطیہ دینا جائز نہیں" اور ایک روایت میں ہے کہ "کسی عورت کو اپنے ذاتی مال میں کوئی معاملہ کرنے کا اختیار نہیں جب اس کا شوہر اس کی عصمت کا مالک ہو۔

Translation: Narrated 'Amr bin Shu'aib on his father'ss authority from his grandfather (RA): Allah's Messenger (ﷺ) said: "It is not permissible to give a gift without her husband's permission." Another wording is: "It is not permissible for a woman to dispose anything of her wealth if her husband is responsible for her".

حديث نمبر:(62)

حدیث: وَعَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ [اَلْهِلَالِيِّ] رضى الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صلى الله عليه وسلم { إِنَّ اَلْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدِ ثَلَاثَةٍ: رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ اَلْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَهَا ثُمَّ يُمْسِكَ، وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اِجْتَاحَتْ مَالَهُ، فَحَلَّتْ لَهُ اَلْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ، وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتَّى يَقُولَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي اَلْحِجَى مِنْ قَوْمِهِ: لَقَدْ أَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ، فَحَلَّتْ لَهُ اَلْمَسْأَلَةُ } .

تخریج: أخرجه مسلم، الزكاة، باب من تحل له المسألة، حديث:1044

ترجمہ: سیدنا قبیصہ بن مخارق ہلالی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بیشک تین آدمیوں میں سے کسی ایک کے سوا کسی دوسرے کے لئے سوال کرنا حلال نہیں۔ ایک وہ آدمی جس نے ضمانت کا بوجھ اٹھایا ہو۔ اس کے لئے تاوان و ضمانت کی مقدار تک سوال کرنا جائز ہے اس کے بعد سوال کرنا چھوڑ دے اور ایک وہ آدمی جسے کوئی آفت پہنچی ہو اور اس نے اس کا مال تباہ و برباد کر دیا ہو اس کے لئے

سوال کرنا حلال ہے تاوقتیکہ اس کے لئے گزران کی کوئی سبیل نکل آئے اور ایک وہ آدمی جو فاقہ میں مبتلا ہو، یہاں تک کہ اس کی شہادت اس کی قوم کے تین قابل اعتماد آدمی دیں۔اس کے لئے سوال کرنا حلال ہے۔"

Translation Narrated Qabisa bin Mukhariq al-Hilali (RA): Allah's Messenger (ﷺ) said: "Begging is not lawful except to one of three (people): a man who has become a guarantor for a payment, for whom begging is lawful till he gets it, after which he must stop begging; a man whose wealth has been destroyed by a calamity which has befallen him, for whom begging is lawful till he gets what will support life; and a man who has been struck by poverty, the genuineness of which is confirmed by three intelligent members of his people, so it is lawful for him to beg.

7. باب الصلح (صلح کا بیان)

حدیث نمبر:(63)

حدیث عن عمرو بن عوف المزني رضي الله تعالی عنه ان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قال: «الصلح جائز بين المسلمين إلا صلحا حرم حلالا او احل حراما والمسلمون على شروطهم إلا شرطا حرم حلالا او احل حراما».

تخریج أخرجه الترمذي، الأحكام، باب ما ذكر عن رسول الله صلي الله عليه وسلم في الصلح بين الناس، حديث:1352، .» قال الشيخ الألباني: صحيح، ابن ماجة (2353)

ترجمہ سیدنا عمرو بن عوف مزنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مسلمانوں کے درمیان صلح جائز ہے مگر ایسی صلح جائز اور درست نہیں جو حلال کو حرام یا حرام کو حلال کر دے۔ مسلمان اپنی شرائط پر قائم ہیں (ان کی تمام شرائط ٹھیک ہیں) مگر بجز اس شرط کے جس سے کوئی حلال چیز حرام ہو جائے یا حرام چیز حلال ہو جائے۔

Translation Kathir bin 'Amr bin 'Awf Al-Muzani narrated from his father, from his grandfather, that the Messenger of Allah (ﷺ) said: "Reconciliation is allowed among the Muslims, except for reconciliation that makes the lawful unlawful, or the unlawful lawful. And the Muslims will be held to

their conditions, except the conditions that make the lawful unlawful, or the unlawful lawful".

حدیث نمبر:(64)

حدیث وَعَنْ أَبِي حُمَيْدٍ اَلسَّاعِدِيِّ رضى الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صلى الله عليه وسلم { لَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ أَنْ يَأْخُذَ عَصَا أَخِيهِ بِغَيْرِ طِيبِ نَفْسٍ مِنْهُ }

تخریج صحيح؛ أخرجه ابن حبان (الإحسان):7/ 587، حديث:5946 (الموارد)، حديث:1166، والحاكم:3/637، وللحديث شواهد

قال الشيخ الألباني رحمه الله : صحيح((الإرواء)) (1459)

ترجمہ سیدنا ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”کسی کے لئے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کا عصا (لاٹھی) بھی اس کی خوشنودی و رضامندی کے بغیر لے۔“ اسے ابن حبان اور حاکم نے اپنی اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔

Translation Narrated Abu Humaid as-Sa'idi (RA): Allah's Messenger (ﷺ)said: "It is not lawful for a person to take his brother's stick except if he is pleased with such".

8. باب الحوالة والضمان (ضمانت اور کفالت کا بیان)

حدیث نمبر:(65)

حدیث عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضى الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صلى الله عليه وسلم { مَطْلُ اَلْغَنِيِّ ظُلْمٌ, وَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ } . متفق عليه. وفي رواية لاحمد: «ومن احيل فَلْيَحْتَلْ» .

تخریج أخرجه البخاري، الحوالات، باب الحوالة وهل يرجع في الحوالة، حديث:2287، ومسلم، المساقاة، باب تحريم مطل الغني، حديث:1564، وأحمد:2/463

ترجمہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”مالدار آدمی کا ٹال

مٹول کرنا ظلم ہے اور جب تم میں سے کسی مالدار کا حوالہ دیا جائے تو اسے قبول کر لینا چاہیئے۔" (بخاری و مسلم) اور احمد کی ایک روایت میں «فليحتل» (حوالہ قبول کرلے) ہے۔

Translation

Narrated Abu Hurairah (RA): Allah's Messenger (ﷺ) said: "Delay in payment by a rich man is injustice. So, if one of you is referred for payment to a wealthy man he should accept the reference." [Agreed upon]. A narration by Ahmad has: "And if anyone is referred to another, let him accept that".

حدیث نمبر: (66)

حديث

وَعَنْ جَابِرٍ رضى الله عنه قَالَ: { تُوُفِّيَ رَجُلٌ مِنَّا, فَغَسَّلْنَاهُ, وَحَنَّطْنَاهُ, وَكَفَّنَّاهُ, ثُمَّ أَتَيْنَا بِهِ رَسُولَ اَللَّهِ صلى الله عليه وسلم فَقُلْنَا: تُصَلِّي عَلَيْهِ؟ فَخَطَا خُطًى, ثُمَّ قَالَ: " أَعَلَيْهِ دَيْنٌ؟ " قُلْنَا: دِينَارَانِ، فَانْصَرَفَ, فَتَحَمَّلَهُمَا أَبُو قَتَادَةَ, فَأَتَيْنَاهُ, فَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ: اَلدِّينَارَانِ عَلَيَّ، فَقَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صلى الله عليه وسلم " أُحِقَّ اَلْغَرِيمُ وَبَرِئَ مِنْهُمَا اَلْمَيِّتُ؟ " قَالَ: نَعَمْ, فَصَلَّى عَلَيْهِ }

تخريج

أخرجه أبوداود، البيوع، باب في التشديد في الدين، حديث:3343، والنسائي، الجنائز، حديث:1964، وأحمد:3/330، 5/297، 304، وابن حبان (الإحسان):5/ 25،26، حديث:3048

قال الشيخ الألباني رحمه الله : صحيح

ترجمه

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم میں سے ایک آدمی فوت ہو گیا ہم نے اسے غسل دیا، خوشبو لگائی اور کفن پہنایا۔ پھر ہم اسے اٹھا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے اور عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نماز جنازہ پڑھائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند قدم آگے بڑھنے کیلئے اٹھائے اور دریافت فرمایا کہ "کیا اس کے ذمہ قرض ہے؟" ہم نے عرض کیا دو دینار تھے۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لے آئے۔ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے دو دینار کی ادائیگی اپنے ذمہ لے لی۔ پھر ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا دو دینار میرے ذمہ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مقروض کی طرح لازم و حق ہو گیا اور میت اس سے بری الذمہ ہو گئی۔" اس نے کہا کہ ہاں!

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اسے احمد، ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ ابن حبان اور حاکم نے اسے صحیح کہا ہے۔

Translation

Narrated Jabir (RA): A man from among us died, so we washed, embalmed and shrouded him. We then brought him to Allah's Messenger (ﷺ) and asked him to pray over him. He went forward some steps and then asked, "Does he have any debt against him?" We replied, "Two Dinars." He turned away, but Abu Qatada (RA) took upon himself the bearing of them. We then came to him (again) (ﷺ) and Abu Qatada (RA) said: "I shall discharge the two Dinars." Allah's Messenger (ﷺ) thereupon said, "[Will you be responsible for paying them as] a right to the creditor; and the dead man will then be free from them?" He replied, "Yes." So, he prayed over him.

حدیث نمبر: (67)

حدیث

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضى الله عنه { أَنَّ رَسُولَ اَللَّهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ اَلْمُتَوَفَّى عَلَيْهِ اَلدَّيْنُ, فَيَسْأَلُ: "هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ مِنْ قَضَاءٍ?" فَإِنْ حُدِّثَ أَنَّهُ تَرَكَ وَفَاءً صَلَّى عَلَيْهِ, وَإِلَّا قَالَ: " صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ " فَلَمَّا فَتَحَ اَللَّهُ عَلَيْهِ اَلْفُتُوحَ قَالَ: " أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ, فَمَنْ تُوُفِّيَ, وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ } مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ - وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ: { فَمَنْ مَاتَ وَلَمْ يَتْرُكْ وَفَاءً }.

تخریج

أخرجه البخاري، النفقات، باب قول النبي صلي الله عليه وسلم من ترك كلًّا أو ضياعًا فإلي، حديث:5371، ومسلم، الفرائض، باب من ترك مالاً فلورثته، حديث:1619

ترجمہ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مقروض آدمیوں کے جنازے لائے جاتے تو پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم دریافت فرماتے تھے کہ "کیا اس نے قرضہ کی ادائیگی کیلئے کچھ چھوڑا ہے؟" اگر بتایا جاتا کہ اس نے اپنا مال چھوڑا ہے تو اس کی نماز جنازہ پڑھاتے ورنہ فرمادیتے کہ "جاؤ تم اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھ لو۔" پھر جب اللہ تعالیٰ نے فتوحات کے دروازے کھول دیئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "میں مومنوں کو ان کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہوں۔ لہٰذا اب جو شخص فوت ہو

جائے اور اس پر قرضہ کا بار ہو تو اس قرضہ کی ادائیگی میرے ذمہ ہے۔" (بخاری و مسلم) اور بخاری کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں "جو آدمی مر گیا اور اس نے اتنا ترکہ پیچھے نہیں چھوڑا جو قرضہ کی ادائیگی کیلئے کافی ہو۔

Translation

Narrated Abu Hurairah (RA): A man who had died in debt would be brought to Allah's Messenger (ﷺ) and he would ask, "Has he left anything to discharge his debt?" If he was told that he left enough he would pray over him. Otherwise, he would say, "Pray over your companion." Then, when Allah brought the conquests (of other lands) at his hands he said, "I am closer to the believers than their own selves. So, whoever dies leaving a debt, the responsibility for repaying it shall be upon me." [Agreed upon]. A narration by al-Bukhari has: "Whoever dies and leavings nothing to discharge his debt"...

9. باب الشركة والوكالة (شراکت اور وکالت کا بیان)

حدیث نمبر: (68)

حدیث

وَعَنْ اَلسَّائِبِ [بْنِ يَزِيدَ] اَلْمَخْزُومِيِّ { أَنَّهُ كَانَ شَرِيكَ اَلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَبْلَ اَلْبَعْثَةِ, فَجَاءَ يَوْمَ اَلْفَتْحِ, فَقَالَ: "مَرْحَباً بِأَخِي وَشَرِيكِي}

تخریج

أخرجه أبوداود، الادب، باب في كراهية المراء حديث:4836، وابن ماجه، التجارات، حديث:2287، وأحمد:3/425.* مجاهد سمعه من قائد السائب والقائد لم أجد له ترجمة، وفي سند الحديث اضطراب

قال الشيخ الألباني رحمه الله : صحيح

ترجمہ

سیدنا سائب مخزومی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تجارت میں شریک تھے۔ پھر وہ فتح مکہ کے موقع پر آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مبارک ہو میرے بھائی اور میرے شریک۔" اسے احمد، ابوداؤد اور ابن ماجہ تینوں نے روایت کیا ہے۔

Translation

Narrated as-Saib al-Makhzumi (RA): That he was the partner of the Prophet (ﷺ) before the Prophethood. Then, he came (to Makkah) on the day of the Conquest (of Makkah), and he (the Prophet) said: "Welcome to my

brother and partner".

حدیث نمبر:(69)

حدیث عَنْ عُرْوَةَ، أَنّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَعْطَاهُ دِينَارًا يَشْتَرِي لَهُ بِهِ شَاةً فَاشْتَرَى لَهُ بِهِ شَاتَيْنِ فَبَاعَ إِحْدَاهُمَا بِدِينَارٍ وَجَاءَهُ بِدِينَارٍ وَشَاةٍ، فَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ فِي بَيْعِهِ وَكَانَ لَوِ اشْتَرَى التُّرَابَ لَرَبِحَ فِيهِ.

تخریج «رواه البخاري (3642).»

ترجمہ سیدنا عروہ بارقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک دینار دیا کہ وہ اس کی ایک بکری خرید کر لے آئیں۔ انہوں نے اس دینار سے دو بکریاں خریدیں، پھر ایک بکری کو ایک دینار میں بیچ کر دینار بھی واپس کر دیا۔ اور بکری بھی پیش کر دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر ان کی تجارت میں برکت کی دعا فرمائی۔ پھر تو ان کا یہ حال ہوا کہ اگر مٹی بھی خریدتے تو اس میں انہیں نفع ہو جاتا۔

Translation Narrated `Urwa: That the Prophet gave him one Dinar so as to buy a sheep for him. `Urwa bought two sheep for him with the money. Then he sold one of the sheep for one Dinar, and brought one Dinar and a sheep to the Prophet. On that, the Prophet invoked Allah to bless him in his deals. So `Urwa used to gain (from any deal) even if he bought dust.

حدیث نمبر:(70)

حدیث وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضى الله عنه قَالَ: { بَعَثَ رَسُولُ اَللَّهِ صلى الله عليه وسلم عُمَرَ عَلَى اَلصَّدَقَةِ.. }.

تخریج أخرجه البخاري، الزكاة، باب قول الله تعالي: "وفي الرقاب الغارمين وفي سبيل الله"، حديث:1468، ومسلم، الزكاة، باب في تقديم الزكاة ومنعها، حديث:983

ترجمہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو زکوٰۃ

وصول کرنے پر تحصیلدار مقرر فرمایا۔

Translation Narrated Abu Hurairah (RA): "Allah's Messenger (ﷺ) sent 'Umar to collect the Sadaqah." The reported mentioned the rest of the Hadith.

حدیث نمبر:(71)

حدیث وَعَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه { أَنَّ اَلنَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم نَحَرَ ثَلَاثًا وَسِتِّينَ, وَأَمَرَ عَلِيًّا أَنْ يَذْبَحَ اَلْبَاقِي }

تخریج أخرجه مسلم ، الحج، حديث:1218، تقدم: 607

ترجمہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تریسٹھ اونٹ خود نحر کئے اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ باقی وہ ذبح کریں۔

Translation Narrated Jabir (RA): "The Prophet (ﷺ) slaughtered sixty-three (sacrificial) camels and ordered 'Ali to slaughter the remainder [thirty-seven]." The reported mentioned the rest of the Hadith.

10. باب الإقرار (اقرار کا بیان)

حدیث نمبر:(72)

حدیث عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اَللَّهِ صلى الله عليه وسلم { قُلِ اَلْحَقَّ, وَلَوْ كَانَ مُرًّا }

تخریج صحيح. أخرجه مطولاً أحمد (21415)، والبزار (3966) باختلاف يسير، وابن حبان (361) واللفظ له ، وله طرق عن أبي ذر ، وله شاهد أيضا.

قال الشيخ الألباني: صحيح (سلسله احاديث صحيحه : 2166)

ترجمہ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا "حق کہو خواہ کڑواہی کیوں نہ ہو۔

Translation

Narrated Abu Dhar (RA): Allah's Messenger (ﷺ) said to me, "Say the truth even though it is bitter (i.e. difficult to admit)".

11. باب العارية (ادھارلی ہوئی چیز کا بیان)

حدیث نمبر: (73)

حدیث: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صلى الله عليه وسلم { أَدِّ اَلْأَمَانَةَ إِلَى مَنْ اِئْتَمَنَكَ, وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ }

تخریج: صحيح ؛ أخرجه أبوداود، البيوع، باب في الرجل يأخذ حقه من تحت يده، حديث:3535، الترمذي، البيوع، حديث:1264، والحاكم: 2/ 46 وصححه علي شرط مسلم، ووافقه الذهبي.* حميد الطويل عنعن، وانظر علل الحديث لابن أبي حاتم: 1/ 375، وللحديث شواهد

قال الشيخ الألباني رحمه الله: حسن صحيح

ترجمہ: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس کسی نے تمہارے پاس امانت رکھی ہو تو اسے امانت واپس کر دو اور جس نے تیرے ساتھ خیانت کی تو اس کے ساتھ خیانت نہ کر۔

Translation

Narrated Abu Hurairah (RA): Allah's Messenger (ﷺ) said: "Give back what has been entrusted (to you) to him who has entrusted you, and do not violate the trust of him who violates your trust".

12. باب الغصب (غصب کا بیان)

حدیث نمبر: (74)

حدیث: عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اَللَّهُ عَنْهُمَا; أَنَّ رَسُولَ اَللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: { مَنْ

اِقْتَطَعَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا طَوَّقَهُ اللَّهُ إِيَّاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ }

تخریج: أخرجه البخاري، المظالم، باب إثم من ظلم شيئًا من الأرض، حديث:2452، ومسلم، المساقاة، باب تحريم الظلم وغصب الأرض وغيرها، حديث:1610

ترجمہ: سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس شخص نے ایک بالشت بھر زمین کسی سے چھین لی، اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اتنا حصہ زمیں، ساتوں زمینوں سے اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈال دے گا۔"

Translation: Narrated Sa'id bin Zaid (RA): Allah's Messenger (ﷺ) said: "If anyone takes a span of land unjustly, on the Day of Resurrection Allah will strangle him with it from seven earths".

حدیث نمبر:(75)

حدیث: وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ; رضى الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: فِي خُطْبَتِهِ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًى 1 { إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ [وَأَعْرَاضَكُمْ] عَلَيْكُمْ حَرَامٌ, كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا, فِي بَلَدِكُمْ هَذَا, فِي شَهْرِكُمْ هَذَا }

تخریج: أخرجه البخاري، الحج، باب الخطبة أيام مني، حديث:1739، ومسلم، القسامة والمحاربين، باب تغليظ تحريم الدماء والأعراض والأموال، حديث:1679

ترجمہ: سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے روز منیٰ میں اپنے خطبہ کے دوران فرمایا کہ "بیشک تمہارے خون اور اموال اور تمہاری آبروئیں تم پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح تمہارا آج کا یہ دن حرمت والا ہے جو تمہارے اس شہر میں اور تمہارے اس مہینے میں واقع ہوا ہے۔"

Translation: Narrated Abu Bakra (RA): In his Khutbah (religious talk - sermon) on the Day of Sacrifice at Mina, the Prophet (ﷺ)said: "Your blood and your property and your honor are forbidden for you to violate, like the sacredness of this day of yours, in this month of yours, in this city of yours".

13. باب الشفعة (شفعہ کا بیان)

حدیث نمبر: (76)

حديث: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: { قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم " بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ, فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ }

تخريج: أخرجه البخاري، الشفعة، باب الشفعة فيما لم يقسم، حديث:2257، ومسلم، المساقاة، باب الشفعة، حديث:1608، والطحاوي في معاني الآثار:4/126

ترجمہ: سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر اس چیز میں شفعہ کا فیصلہ دیا ہے جو تقسیم نہ ہوئی ہو مگر جب حدود بندی ہو جائے اور راستے الگ ہو جائیں تو پھر شفعہ نہیں۔

Translation: Narrated Jabir bin 'Abdullah (RA): Allah's Messenger (ﷺ) ruled that the option to buy a partner's share in property is applicable to everything that has not been divided. However, when boundaries are fixed and separate roads are made there is no partner's option".

14. باب القراض (مضاربت کا بیان)

حدیث نمبر: (77)

حديث: وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رضى الله عنه { أَنَّهُ كَانَ يَشْتَرِطُ عَلَى الرَّجُلِ إِذَا أَعْطَاهُ مَالًا مُقَارَضَةً: أَنْ لَا تَجْعَلَ مَالِي فِي كَبِدٍ رَطْبَةٍ, وَلَا تَحْمِلَهُ فِي بَحْرٍ, وَلَا تَنْزِلَ بِهِ فِي بَطْنِ مَسِيلٍ, فَإِنْ فَعَلْتَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ فَقَدْ ضَمِنْتَ مَالِي }

تخريج: أخرجه الدارقطني:3/63، والبيهيقي:6/111، ومالك في الموطأ:2/688

قال الشيخ الألباني رحمه الله:"وهذا سند صحيح على شرط الشيخين" إرواء الغليل للألباني :5/293 ، فصل فى المضاربة (1470) (يروى: "إباحتها عن عمر , وعثمان , وعلى , وابن مسعود , وحكيم بن حزام , رضى الله عنهم , فى قصص مشهورة"

ترجمہ: سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جب کسی شخص کو مضاربت پر اپنا سرمایہ دیتے تھے تو اس سے یہ شرط کر لیا کرتے تھے کہ میرے مال سے حیوان کی تجارت نہ کرو گے اور سمندر میں لے کر بھی

نہیں جاؤ گے اور سیلاب کی جگہوں میں لے کر اسے نہیں جاؤ گے۔ ان میں سے کوئی کام بھی اگر تم نے کیا تو میرے مال کے تم خود ضامن و ذمہ دار ہو گے۔

Translation Narrated al-Hakim bin Hazim (RA): He used to make a condition on the man to whom he gave his property in al-Muqaradah (to trade with, and the profit being shared between them), that: "You should not trade with my property in living beings, and do not transport it by sea, and do not settle with it at the bottom of a river-bed; and if you do any of the aforesaid acts you should then guarantee my property".

15. باب المساقاة والإجارة (آبپاشی اور زمین کو ٹھیکہ پر دینے کا بیان)

حدیث نمبر: (78)

حدیث عَنْ اِبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اَللَّهُ عَنْهُمَا; { أَنَّ رَسُولَ اَللَّهِ صلى الله عليه وسلم عَامَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ, أَوْ زَرْعٍ }

تخریج أخرجه البخاري، الإجارة، باب إذا استأجر أرضًا فمات أحدهما، حديث:2285، ومسلم، المساقاة، باب المساقاة والمعاملة بجزء من الثمر والزرع، حديث: 1551

ترجمہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل خیبر سے اس طرح معاملہ طے کیا کہ پھل اور کھیتی باڑی سے جو کچھ حاصل ہو اس میں سے آدھا تمہارا۔

Translation Narrated Ibn 'Umar (RA): Allah's Messenger (ﷺ) had agreed with the people of Khaibar to give (to the Muslim authority) half what it produced of fruits or crops.

حدیث نمبر: (79)

حدیث وَعَنْ ثَابِتِ بْنِ اَلضَّحَّاكِ رضى الله عنه { أَنَّ رَسُولَ اَللَّهِ صلى الله عليه وسلم نَهَى عَنْ اَلْمُزَارَعَةِ [وَأَمَرَ] بِالْمُؤَاجَرَةِ }

تخریج
أخرجه مسلم، البيوع، باب في المزارعة والمؤاجرة، حديث:1549

ترجمہ
سیدنا ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزارعت سے منع فرمایا ہے اور ٹھیکہ پر دینے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔

Translation
Narrated Thabit bin Dahhak (RA): Allah's Messenger (ﷺ) forbade al-Muzara'ah (employing people on land for a share of the produce), and ordered al-Mu'ajara (renting it out for cash).

حدیث نمبر:(80)

حديث
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صلى الله عليه وسلم { قَالَ اَللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ثَلَاثَةٌ أَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ اَلْقِيَامَةِ: رَجُلٌ أَعْطَى بِي ثُمَّ غَدَرَ, وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا, فَأَكَلَ ثَمَنَهُ، وَرَجُلٌ اِسْتَأْجَرَ أَجِيرًا, فَاسْتَوْفَى مِنْهُ, وَلَمْ يُعْطِهِ أَجْرَهُ }

تخریج
أخرجه البخاري، الإجارة، باب إثم من منع أجر الأجير، حديث:2270، والبيوع، باب إثم من باع حرًا، حديث:2227

ترجمہ
سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ میں قیامت کے روز تین آدمیوں کا مدعی بنوں گا پہلا وہ آدمی جو میرے نام عہد و ضمانت دے کر بد عہدی کرے۔ دوسرا وہ آدمی جو ایک آزاد آدمی کو فروخت کرے اور اس کی قیمت کھائے۔ تیسرا وہ آدمی جس نے مزدور سے کام تو پورا لیا مگر اس کی مزدوری پوری نہ دی۔

Translation
Abu Hurairah (May Allah be pleased with him) reported: The Prophet said, "Allah, the Exalted, says: 'I will contend on the Day of Resurrection against three (types of) people: One who makes a covenant in My Name and then breaks it; one who sells a free man as a slave and devours his price; and one who hires a workman and having taken full work from him, does not pay him his wages'".

حدیث نمبر:(81)

حدیث وَعَنْ إِبْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صلى الله عليه وسلم { إِنَّ أَحَقَّ مَا أَخَذْتُمْ عَلَيْهِ حَقًّا كِتَابُ اَللَّهِ }

تخریج أخرجه البخاري، الإجارة، باب ما يعطي في الرقية علي أحياء العرب بفاتحة الكتاب، قبل حديث:2276

ترجمہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک سب سے زیادہ مستحق کام جس کی اجرت لی جائے کتاب اللہ ہے۔

Translation Narrated Ibn 'Abbas (RA): Allah's Messenger (ﷺ) said: "The most worthy thing for which you receive payment is Allah's Book".

حدیث نمبر:(82)

حدیث وَعَنْ إِبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اَللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صلى الله عليه وسلم { أَعْطُوا اَلْأَجِيرَ أَجْرَهُ قَبْلَ أَنْ يَجِفَّ عَرَقُهُ }

تخریج أخرجه ابن ماجه، الرهون، باب أجر الأجراء، حديث:2443، قال الشيخ الألباني: صحيح

ترجمہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" مزدور کو اس کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کر دو۔

Translation It was narrated from 'Abdullah bin 'Umar that the Messenger of Allah said: “Give the worker his wages before his sweat dries”.

16.لاضرر ولاضرار

حدیث نمبر:(83)

حدیث: وَعَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اَللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صلى الله عليه وسلم { لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ }

تخریج: أخرجه ابن ماجه، الأحكام، باب من بني في حقه ما يضر بجاره، حديث:2341، وأحمد:5/ 327، وحديث أبي سعيد أخرجه الحاكم:2/ 58، والبيهقي:6/ 69، 70، ومرسل يحي المازني أخرجه مالك:2/ 745(قال الشيخ الألباني رحمه الله: صحيح لغيره)

ترجمہ: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اپنے بھائی کو ایسا ضرر پہنچانا کہ اس کے حق میں کمی واقع ہو جائے اور پہنچائی گئی اذیت و ضرر سے زیادہ ضرر و نقصان پہنچانا جائز نہیں۔"

Translation: Narrated [Ibn 'Abbas (RA)]: Allah's Messenger (ﷺ) said: "There should neither be harming (of others without cause), nor reciprocating harm (between two parties)".

17. باب الوقف (وقف کا بیان)

حدیث نمبر:(1)

حدیث: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُولَ اَللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: { إِذَا مَاتَ اَلْإِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ: صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ }

تخریج: أخرجه مسلم، الوصية، باب ما يلحق الإنسان من الثواب بعد وفاته، حديث:1631

ترجمہ: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جب انسان وفات پا جاتا ہے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے مگر تین عمل ایسے ہیں جن کا اجر و ثواب اسے مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے۔ صدقہ جاریہ، علم جس سے فائدہ اٹھایا جاتا ہو، صالح اولاد جو مرنے والے کیلئے دعا کرے۔"

Translation: Narrated Abu Hurairah (RA): Allah's Messenger (ﷺ) said: "When a son of Adam (i.e. any human being) dies his

deeds are discontinued, with three exceptions: Sadaqah, whose benefit is continuous; or knowledge from which benefit continues to be reaped, or a righteous child who supplicates for him".

حدیث نمبر:(85)

حدیث: وَعَنْ اِبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اَللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : { أَصَابَ عُمَرُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ, فَأَتَى اَلنَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يَسْتَأْمِرُهُ فِيهَا, فَقَالَ: يَا رَسُولَ اَللَّهِ ! إِنِّي أَصَبْتُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ هُوَ أَنْفَسُ عِنْدِي مِنْهُ. قَالَ: "إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا, وَتَصَدَّقْتَ بِهَا". قَالَ: فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ, [غَيْرَ] أَنَّهُ لَا يُبَاعُ أَصْلُهَا, وَلَا يُورَثُ, وَلَا يُوهَبُ, فَتَصَدَّقَ بِهَا فِي اَلْفُقَرَاءِ, وَفِي اَلْقُرْبَى, وَفِي اَلرِّقَابِ, وَفِي سَبِيلِ اَللَّهِ, وَابْنِ اَلسَّبِيلِ, وَالضَّيْفِ, لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ, وَيُطْعِمَ صَدِيقاً } غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ مَالًا. وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ: { تَصَدَّقْ بِأَصْلِهِ, لَا يُبَاعُ وَلَا يُوهَبُ, وَلَكِنْ يُنْفَقُ ثَمَرُهُ } .

تخریج: أخرجه البخاري، الشروط، باب الشروط في الوقف، حديث:2737، ومسلم، الوصية، باب الوقف، حديث:1632

ترجمہ: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ (میرے والد) سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو خیبر کے علاقہ میں زمین ملی تھی۔ (میرے والد) سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مشورہ طلب کرنے کیلئے حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے خیبر میں کچھ زمین حاصل ہوئی ہے ایسی نفیس و قیمتی کہ اس سے پہلے کبھی بھی ایسی زمین مجھے نہیں ملی۔ میں اسے صدقہ کرنا چاہتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر چاہو تو اصل کو اپنے پاس روک لو اور اس کی پیداوار صدقہ کر دو۔" راوی کا بیان ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس زمین کو فقیروں، قرابت داروں، غلاموں کو آزاد کرنے میں اور راہ خدا میں، راہ چلتے مسافروں اور مہمانوں کی مہمان نوازی کیلئے وقف کر دیا اور وصیت بھی کر دی کہ اس کا منتظم و نگہبان معروف طریقہ کے مطابق خود بھی کھا سکتا ہے اور احباب و رفقاء کو بھی کھلا سکتا ہے۔ مگر مال کو ذخیرہ بنا کر نہ رکھے۔ (بخاری و مسلم) یہ الفاظ مسلم کے ہیں اور بخاری کی روایت میں ہے کہ اس کے اصل کو صدقہ کر دیا (یعنی وقف کر دیا) جو نہ فروخت کیا جائے گا اور نہ ھبہ کیا جائے گا لیکن اس کی پیداوار، راہ خدا میں خرچ کی جائے

گی۔

Translation

Narrated Ibn 'Umar (RA): 'Umar (RA) got some land in Khaibar and went to the Prophet (ﷺ) asking his command regarding it and said, "O Allah's Messenger, I have acquired a land in Khaibar which is the most valuable property that I have ever acquired." He replied, "If you wish you may make the property an endowment and give its produce as Sadaqah." So 'Umar (RA) gave the land as Sadaqah (in endowment on the condition) that must not be sold, inherited, or given away. And he gave its produce as Sadaqah to be devoted to the poor, relatives, the emancipation of salves, in Allah's Cause, for travelers and guests, and there is no sin upon the one who administers it if he eats something from it in a reasonable manner or gives something to a friend to eat, provided he does not store anything as goods (for himself). [Agreed upon; the wording is Muslim's]. A narration by al-Bukhari has: "He gave the land in Sadaqah (as an endowment) that must not be sold or gifted, but its produce must be spent (as Sadaqah)".

18. باب الهبة (ھبہ)

حدیث نمبر: (86)

حَدِيثُ

عَنْ اَلنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اَللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَبَاهُ أَتَى بِهِ رَسُولَ اَللَّهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ : { إِنِّي نَحَلْتُ اِبْنِي هَذَا غُلَامًا كَانَ لِي، فَقَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صلى الله عليه وسلم " أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهُ مِثْلَ هَذَا" ؟. فَقَالَ : لَا . فَقَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صلى الله عليه وسلم " فَارْجِعْهُ" } 1 . وَفِي لَفْظٍ : { فَانْطَلَقَ أَبِي إِلَى اَلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم لِيُشْهِدَهُ عَلَى صَدَقَتِي. فَقَالَ : " أَفَعَلْتَ هَذَا بِوَلَدِكَ كُلِّهِمْ "؟. قَالَ : لَا. قَالَ: " اِتَّقُوا اَللَّهَ , وَاعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ " فَرَجَعَ أَبِي, فَرَدَّ تِلْكَ اَلصَّدَقَةَ } مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ 1 . وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ : { فَأَشْهِدْ عَلَى هَذَا غَيْرِي" ثُمَّ قَالَ : " أَيَسُرُّكَ أَنْ يَكُونُوا لَكَ فِي اَلْبِرِّ سَوَاءً"؟ قَالَ : بَلَى . قَالَ : " فَلَا إِذًا } 1 .

تخريج

أخرجه البخاري، الهبة، باب الإشهاد في الهبة، حديث:2587، ومسلم، الهبات، باب كراهة تفضيل بعض الأولاد في الهبة، حديث:1623

ترجمہ

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے اور عرض کیا کہ میں نے اپنا ذاتی غلام اپنے اس بیٹے کو ہبہ کر دیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا "کیا تو نے اپنی ساری اولاد کو اس طرح (غلام) ہبہ کیا ہے؟" اس نے کہا نہیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تو پھر اسے واپس کر لو" اور ایک روایت کے الفاظ ہیں کہ میرے والد صاحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ میرے ہبہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بنائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا "کیا تو نے ایسا اپنی ساری اولاد کے ساتھ کیا ہے؟" انہوں نے جواب دیا کہ نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان عدل و انصاف کرو" چنانچہ میرے والد نے وہ ہبہ واپس کر لیا۔ (بخاری و مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تو پھر میرے سوا کسی اور کو اس پر گواہ بنالو۔" پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کیا تجھے یہ پسند نہیں ہے کہ تیری ساری اولاد تیرے ساتھ یکساں بھلائی کا سلوک کرے؟" وہ بولا کیوں نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تو پھر ایسا مت کر۔"

Translation

Narrated an-Nu'man bin Bashir (RA): His father brought him to Allah's Messenger (ﷺ) and said, "I have given this son of mine a slave, who was belonging to me." Allah's Messenger (ﷺ) asked, "Have you given all your children the like of him?" He replied, "No." Allah's Messenger (ﷺ) then said, "Take him back then." A narration has: My father went then to the Prophet (ﷺ) to call him as a witness to my Sadaqah (i.e. gift) and he asked, "Have you done the same with all your children?" He replied, "No." He said, "Fear Allah and treat your children equally." My father then returned and took back that gift. [Agreed upon]. A narration by Muslim has: He said, "Call someone other than me as a witness to this." He then said, "Would you like them to be equal in their kind treatment of you?" He replied, "Yes." He said, "Don't do it, then".

حدیث نمبر:(87)

حدیث: وَعَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اَللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ اَلنَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم { اَلْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَقِيءُ, ثُمَّ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ" }

تخریج: أخرجه البخاري، الهبة، باب هبة الرجل لامرأته والمرأة لزوجها، حديث:2589، ومسلم، الهبات، باب تحريم الرجوع في الصدقة بعد القبض، حديث:1622

ترجمہ: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہبہ کر کے اسے واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو خود قے کرتا ہے اور پھر اسے کھالیتا ہے۔"

Translation: Narrated Ibn 'Abbas (RA): The Prophet (ﷺ) said: "The one who repossesses a gift is like a dog which vomits and then returns to its vomit".

حدیث نمبر:(88)

حدیث: وَعَنْ اِبْنِ عُمَرَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اَللَّهُ عَنْهُمْ, عَنْ اَلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: { لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ مُسْلِمٍ أَنْ يُعْطِيَ اَلْعَطِيَّةَ, ثُمَّ يَرْجِعَ فِيهَا; إِلَّا اَلْوَالِدُ فِيمَا يُعْطِي وَلَدَهُ" }

تخریج: أخرجه أبوداود، البيوع، باب الرجوع في الهبة، حديث:3539، والترمذي، البيوع، حديث:1298، والنسائي، الهبة، حديث:3720، وابن ماجه، الهبات، حديث:2377، وأحمد:1/ 237، وابن حبان (الإحسان):7/ 289، حديث:5101، والحاكم:2/ 46 وصححه، ووافقه الذهبي (قال الشيخ الألباني رحمه الله : صحيح)

ترجمہ: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کسی مسلم مرد کے لیے حلال نہیں ہے کہ عطیہ دے کر واپس لے بجز والد کے کہ وہ اپنی اولاد کو دیئے گئے عطیہ کو واپس لے سکتا ہے۔

Translation: Narrated Ibn 'Umar and Ibn 'Abbas (RA): The Prophet (ﷺ)said: "It is not lawful for a Muslim man to give a gift and then take it back, except a father regarding what he gives a child".

حدیث نمبر:(89)

حدیث: وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اَللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : { كَانَ رَسُولُ اَللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَقْبَلُ اَلْهَدِيَّةَ , وَيُثِيبُ عَلَيْهَا }

تخریج: أخرجه البخاري، الهبة، باب المكافأة في الهبة، حديث:2585

ترجمہ: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ و تحفہ قبول فرما لیتے تھے اور اس کے بدلے میں کچھ عنایت بھی فرمایا کرتے تھے۔

Translation: Narrated 'Aishah (RA): Allah's Messenger (ﷺ) would accept a gift and give something in return for it.

حدیث نمبر:(90)

حدیث: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضى الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ : { تَهَادُوْا تَحَابُّوا }

تخریج: أخرجه البخاري في الأدب المفرد: 5 /594، وأبويعلي: 11 /9، حديث: 6148 (قال الشيخ الألباني رحمه الله : حسن الادب المفرد حديث : 594)

ترجمہ: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "آپس میں ایک دوسرے کو ہدیہ دیا کرو، اس سے باہمی محبت پیدا ہوتی ہے۔

Translation: Narrated Abu Hurairah (RA): The Prophet (ﷺ) said: "Give gifts to one another and you will love one another".

حدیث نمبر:(91)

حدیث: وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضى الله عنه قَالَ : قَالَ رَسُولُ اَللّٰهِ صلى الله عليه وسلم { يَا نِسَاءَ اَلْمُسْلِمَاتِ ! لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ }

تخریج: أخرجه البخاري، الهبة وفضلها، باب فضل الهبة، حديث:2566، ومسلم، الزكاة، باب الحث علي الصدقة ولو بالقليل....، حديث:1030

ترجمہ: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے مسلمان عورتو!

کوئی ہمسائی اپنی ہمسائی کے لیے ہدیہ بھیجنے کو حقیر ہرگز نہ سمجھے خواہ وہ ہدیہ بکری کا کھر ہی کیوں نہ ہو۔"

Translation

Narrated Abu Hurairah (RA): Allah's Messenger (ﷺ) said: "O Muslim women, a woman neighbor should not consider even a goat's hoof too insignificant a gift to give to her neighbor".

المیراث والفرائض (20. باب الفرائض) فرائض (وراثت) کا بیان

حدیث نمبر: (92)

حدیث

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اَللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صلى الله عليه وسلم { أَلْحِقُوا اَلْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا, فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ }

تخریج

أخرجه البخاري، الفرائض، باب ميراث الولد من أبيه وأمه، حديث:6732، ومسلم، الفرائض، باب الحقوا الفرائض بأهلها، حديث:1615

ترجمہ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "شریعت کے مقرر کردہ حصے ان کے مستحق حصہ داروں کو ادا کر دو اور پھر جو کچھ باقی بچ جائے اسے سب سے قریبی مرد وارث کو دے دو۔"

Translation

Narrated Ibn 'Abbas (RA): Allah's Messenger" ,(ﷺ) Give the prescribed shares to those who are entitled to them, and what remains goes to the nearest male relative (of the deceased)".

حدیث نمبر: (93)

حدیث

وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اَللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ اَلنَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ : { لَا يَرِثُ اَلْمُسْلِمُ اَلْكَافِرَ, وَلَا يَرِثُ اَلْكَافِرُ اَلْمُسْلِمَ }

تخریج

أخرجه البخاري، الفرائض، باب لا يرث المسلم الكافر، حديث:6764، ومسلم، الفرائض، باب لا يرث المسلم الكافر......، حديث:1614

ترجمہ: سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوگا اور نہ ہی کافر مسلمان کا وارث ہوگا۔

Translation: Narrated Usamah bin Zaid (RA): The Prophet (ﷺ) said: "A Muslim does not inherit from an infidel and an infidel does not inherit from a Muslim".

حدیث نمبر:(94)

حدیث: وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ, عَنْ أَبِيهِ, عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اَللَّهِ صلى الله عليه وسلم { لَيْسَ لِلْقَاتِلِ مِنَ الْمِيرَاثِ شَيْءٌ }

تخریج: أخرجه النسائي في الكبرى:4/ 79، حديث:6367، 6368، والترمذي، الفرائض، حديث:2109، والدارقطني:4/ 96، وللحديث شواهد.» 1 صححه شيخنا الألباني حفظه الله في "الإرواء" رقم (1671).

قال الشيخ الألباني رحمه الله: صحيح (شیخ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو سنن ابن ماجہ (2735) میں صحیح کہا ہے)

ترجمہ: سیدنا عمرو بن شعیب رحمہ اللہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قاتل کو مقتول کی میراث میں سے کچھ بھی نہیں ملتا۔

Translation: Narrated 'Amr bin Shu'aib on his father's authority from his grandfather (RA): Allah's Messenger (ﷺ) said: "One who kills a man cannot inherit anything from him".

21. باب الوصايا (وصیتوں کا بیان)

حدیث نمبر:(95)

حدیث: عَنْ اِبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اَللَّهُ عَنْهُمَا; أَنَّ رَسُولَ اَللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: { مَا حَقُّ اِمْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُرِيدُ أَنْ يُوصِيَ فِيهِ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ }

تخریج أخرجه البخاري، الوصايا، باب الوصايا....، حديث:2738، ومسلم، الوصية، حديث:1627

ترجمہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا"کسی مسلمان کو یہ لائق نہیں ہے کہ وہ اپنی کسی چیز کو وصیت کرنے کا ارادہ رکھتا ہو مگر دوراتیں بھی اسی حالت میں گزار دے کہ اس کے پاس وصیت تحریری شکل میں موجود نہ ہو۔"

Translation Narrated Ibn 'Umar (RA): Allah's Messenger (ﷺ) said: "It is not permissible for a Muslim person, who has something he wants to give as a bequest, to have it for two nights without having his will regarding it written and kept ready with him".

حدیث نمبر:(96)

حدیث وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی الله عنه قَالَ : قُلْتُ : { يَا رَسُولَ اللَّهِ ! أَنَا ذُو مَالٍ , وَلَا يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ لِي وَاحِدَةٌ , أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي؟ قَالَ : "لَا" قُلْتُ : أَفَأَتَصَدَّقُ بِشَطْرِهِ ؟ قَالَ : "لَا" قُلْتُ : أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهِ ؟ قَالَ : "اَلثُّلُثُ , وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ , إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ اَلنَّاسَ }

تخریج أخرجه البخاري، الوصايا، باب أن يترك ورثته أغنياء خير......، حديث:2742، ومسلم، الوصية، باب الوصية بالثلث، حديث:1628

ترجمہ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! میں مالدار آدمی ہوں اور میری وارث صرف میری ایک ہی بیٹی ہے۔ تو کیا میں دو تہائی مال کو صدقہ و خیرات کر دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا"نہیں"میں نے دوبارہ، عرض کیا، کیا میں اپنے مال کا نصف حصہ خیرات کر دوں؟ فرمایا"نہیں"میں نے تیسری مرتبہ عرض کیا، تو کیا میں تہائی مال صدقہ و خیرات کر سکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا"ہاں! مگر ایک تہائی بھی بہت ہے۔ تیرا اپنے ورثاء کو غنی چھوڑ جانا اس سے کہیں بہتر ہے کہ تو ان کو محتاج چھوڑے اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔"

Translation Narrated Sa'd bin Abi Waqqas (RA): I said, "O Allah's Messenger, I have wealth and no one to inherit from me except my one daughter. Shall I give two-thirds of my

property as Sadaqah?" He replied, "No." I said, "Shall I give half of it as Sadaqah?" He replied, "No." I said, "Shall I give a third of it as Sadaqah?" He replied, "You may give a third as Sadaqah, which is still a lot. To leave your heirs rich is better than to leave them poor and begging from people".

حدیث نمبر:(97)

حدیث

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا { أَنَّ رَجُلاً أَتَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَلَمْ تُوصِ , وَأَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ , أَفَلَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا ؟ قَالَ : " نَعَمْ }

تخریج

أخرجه البخاري، الوصايا، باب ما يستحب لمن توفي فجأة أن يتصدقوا عنه...... حديث:2760، ومسلم، الزكاة، باب وصول ثواب الصدقة عن الميت إليه، حديث:1004

ترجمہ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ! میری والدہ اچانک وفات پاگئی ہیں اور انہوں نے کوئی وصیت نہیں کی۔ میرا اس کے بارے میں خیال ہے کہ اگر وہ کوئی گفتگو کرتیں تو صدقہ (ضرور) کرتیں۔ کیا انہیں ثواب ملے گا اگر میں ان کی جانب سے صدقہ کردوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہاں"۔

Translation

Narrated 'Aishah (RA): A man came to the Prophet (ﷺ) and said, "O Allah's Messenger, my mother had died suddenly, and did not make a will. And I think she would have given out Sadaqah if she had been able to speak, so will she get a reward if I gave out Sadaqah on her behalf?" He replied, "Yes".

الآيات المتعلقة بالبيوع

آیت نمبر:(1)

آيَة: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَن تَكُونَ تِجَارَةً عَن تَرَاضٍ مِّنكُمْ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا أَنفُسَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا۔ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ عُدْوَانًا وَظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيهِ نَارًا ۚ وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا۔(3029) سورۃ النساء

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنے آپس کے مال ناجائز طریقہ سے مت کھاؤ، مگر یہ کہ تمہاری آپس کی رضامندی سے ہو خرید و فروخت، اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو یقیناً اللہ تعالیٰ تم پر نہایت مہربان ہے اور جو شخص یہ (نافرمانیاں) سرکشی اور ظلم سے کرے گا تو عنقریب ہم اس کو آگ میں داخل کریں گے اور یہ اللہ پر آسان ہے۔

Translation: O you who have believed, do not consume one another's wealth unjustly but only [in lawful] business by mutual consent. And do not kill yourselves [or one another]. Indeed, Allah is to you ever Merciful. And whoever does that in aggression and injustice - then We will drive him into a Fire. And that, for Allah, is [always] easy.

آیت نمبر:(2)

آيَة: وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا فَرِيقًا مِّنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ (188) سورۃ البقرۃ

ترجمہ: اور ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھایا کرو، نہ حاکموں کو رشوت پہنچا کر کسی کا کچھ مال ظلم و ستم سے اپنا کر لیا کرو، حالانکہ تم جانتے ہو۔

Translation: And do not consume one another's wealth unjustly or send it [in bribery] to the rulers in order that [they might aid] you [to] consume a portion of the wealth of the people in sin, while you know [it is unlawful].

آیت نمبر:(3)

آیۃ وَآتُوا الْيَتَامَىٰ أَمْوَالَهُمْ ۖ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيثَ بِالطَّيِّبِ ۖ وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَهُمْ إِلَىٰ أَمْوَالِكُمْ ۚ إِنَّهُ كَانَ حُوبًا كَبِيرًا (2) سورۃ النساء

ترجمہ اور یتیموں کو ان کے مال دے دو اور پاک اور حلال چیز کے بدلے ناپاک اور حرام چیز نہ لو، اور اپنے مالوں کے ساتھ ان کے مال ملا کر کھانہ جاؤ، بے شک یہ بہت بڑا گناہ ہے۔

Translation And give to the orphans their properties and do not substitute the defective [of your own] for the good [of theirs]. And do not consume their properties into your own. Indeed, that is ever a great sin.

آیت نمبر:(4)

آیۃ وَابْتَلُوا الْيَتَامَىٰ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَإِنْ آنَسْتُم مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوا إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ ۖ وَلَا تَأْكُلُوهَا إِسْرَافًا وَبِدَارًا أَن يَكْبَرُوا ۚ وَمَن كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۖ وَمَن كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ ۚ فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُوا عَلَيْهِمْ ۚ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ حَسِيبًا (6) سورۃ النساء

ترجمہ اور یتیموں کو ان کے بالغ ہو جانے تک سدھارتے اور آزماتے رہو پھر اگر ان میں تم ہوشیاری اور حسن تدبیر پاؤ تو انہیں ان کے مال سونپ دو اور ان کے بڑے ہو جانے کے ڈر سے ان کے مالوں کو جلدی جلدی فضول خرچیوں میں تباہ نہ کر دو، مال داروں کو چاہئے کہ (ان کے مال سے) بچتے رہیں، ہاں مسکین محتاج ہو تو دستور کے مطابق واجبی طور سے کھالے، پھر جب انہیں ان کے مال سونپو تو گواہ بنالو، دراصل حساب لینے والا اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے۔

Translation And test the orphans [in their abilities] until they reach marriageable age. Then if you perceive in them sound judgement, release their property to them. And do not consume it excessively and quickly, [anticipating] that they will grow up. And whoever, [when acting as guardian], is self-sufficient should refrain [from taking a fee]; and whoever is poor - let him take according to what is acceptable. Then when you release their property to

them, bring witnesses upon them. And sufficient is Allah as Accountant.

آیت نمبر:(5)

آیۃ إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا ۖ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيرًا (10) سورۃ النساء

ترجمہ جو لوگ ناحق ظلم سے یتیموں کا مال کھا جاتے ہیں، وہ اپنے پیٹ میں آگ ہی بھر رہے ہیں اور عنقریب وہ دوزخ میں جائیں گے۔

Translation Indeed, those who devour the property of orphans unjustly are only consuming into their bellies fire. And they will be burned in a Blaze.

آیت نمبر:(6)

آیۃ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا ۗ وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا ۚ فَمَن جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّهِ فَانتَهَىٰ فَلَهُ مَا سَلَفَ وَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ ۖ وَمَنْ عَادَ فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ. يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ. إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ. فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ۖ وَإِن تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ. وَإِن كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَىٰ مَيْسَرَةٍ ۚ وَأَن تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ. (275 280) سورۃ البقرۃ

ترجمہ سود خور لوگ نہ کھڑے ہوں گے مگر اسی طرح جس طرح وہ کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان چھو کر خبطی بنا دے یہ اس لئے کہ یہ کہا کرتے تھے کہ تجارت بھی تو سود ہی کی طرح ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال کیا

اور سود کو حرام، جو شخص اپنے پاس آئی ہوئی اللہ تعالیٰ کی نصیحت سن کر رک گیا اس کے لئے وہ ہے جو گزرا اور اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہے، اور جو پھر دوبارہ ﴿حرام کی طرف﴾ لوٹا، وہ جہنمی ہے، ایسے لوگ ہمیشہ ہی اس میں رہیں گے اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے اور صدقہ کو بڑھاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کسی ناشکرے اور گنہگار سے محبت نہیں کرتا بے شک جو لوگ ایمان کے ساتھ ﴿سنت کے مطابق﴾ نیک کام کرتے ہیں، نمازوں کو قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، ان کا اجر ان کے رب تعالیٰ کے پاس ہے، ان پر نہ تو کوئی خوف ہے، نہ اداسی اور غم اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور جو سود باقی رہ گیا ہے وہ چھوڑ دو، اگر تم سچ مچ ایمان والے ہو اور اگر ایسا نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول سے لڑنے کے لئے تیار ہو جاؤ، ہاں اگر توبہ کر لو تو تمہارا اصل مال تمہارا ہی ہے، نہ تم ظلم کرو نہ تم پر ظلم کیا جائے گا اور اگر کوئی تنگی والا ہو تو اسے آسانی تک مہلت دینی چاہئے اور صدقہ کرو تو تمہارے لئے بہت ہی بہتر ہے، اگر تم میں علم ہو۔

Translation

Those who consume interest cannot stand [on the Day of Resurrection] except as one stands who is being beaten by Satan into insanity. That is because they say, "Trade is [just] like interest." But Allah has permitted trade and has forbidden interest. So whoever has received an admonition from his Lord and desists may have what is past, and his affair rests with Allah. But whoever returns to [dealing in interest or usury] - those are the companions of the Fire; they will abide eternally therein. Allah destroys interest and gives increase for charities. And Allah does not like every sinning disbeliever. Indeed, those who believe and do righteous deeds and establish prayer and give zakah will have their reward with their Lord, and there will be no fear concerning them, nor will they grieve. O you who have believed, fear Allah and give up what remains [due to you] of interest, if you should be believers. And if you do not, then be informed of a war [against you] from Allah and His Messenger. But if you repent, you may have your principal - [thus] you do no wrong, nor are you wronged. And if someone is in hardship, then [let there be] postponement until [a time of] ease. But if you give [from your right as] charity, then it is better for you, if you only knew.

آیت نمبر:(1)

آیۃ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا مُّضَاعَفَةً ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (130)

سورة آل عمران

ترجمہ اے ایمان والو! بڑھا چڑھا کر سود نہ کھاؤ، اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو تا کہ تمہیں نجات ملے۔

Translation O you who have believed, do not consume usury, doubled and multiplied, but fear Allah that you may be successful .

القسم الثالث:

المعاملات الاسرية النكاح – والطلاق – والرضاع – والنفقات

ما جاء في النكاح

حدیث نمبر:(99)

حديث: اَلنِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِي، فَمَنْ لَمْ يَعْمَلْ بِسُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي وَتَزَوَّجُوا، فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ"

تخریج: [سلسله احادیث صحیحه: 2383]

ترجمہ: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "نکاح میری سنت ہے، جو میری سنت پہ عمل نہیں کرتا وہ مجھ سے نہیں۔ تم لوگ شادیاں کیا کرو، میں تمہاری تعداد کی بنا پر سابقہ امتوں سے کثرت تعداد میں مقابلہ کروں گا۔ جس کے پاس وسعت ہو وہ نکاح کرلے اور جسے استطاعت نہ ہو وہ روزے رکھے، کیونکہ روزہ شہوت کو توڑ دیتا ہے۔"

Translation: "Marriage is part of my Sunnah. Whoever does not follow my Sunnah is not from me. Get married, for I will boast of your numbers before the previous nations".

حدیث نمبر:(100)

حديث: ((إِذَا أَتَاكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِينَهُ وَخُلُقَهُ فَزَوِّجُوهُ، إِلَّا تَفْعَلُوا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيضٌ))

تخریج: (صحيح الجامع للالباني: 280، السلسلة الصحيحة: 1022)

ترجمہ: "جب تم کو ایسا شخص پیغام دے جس کے دین اور اخلاق سے تم راضی ہو تو اس سے شادی کر دو، اگر ایسا نہیں کرو گے تو زمین میں فتنہ اور بہت خرابی پیدا ہو گی"۔

Translation: "When someone whose religion and character you are pleased with proposes to you, marry him. If you do not, there will be turmoil and widespread corruption on earth".

حدیث نمبر:(101)

حدیث ((أَشِيرُوا عَلَى النِّسَاءِ فِي أَنْفُسِهِنَّ. فَقَالَ: إِنَّ الْبِكْرَ تَسْتَحْيِي يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: الثَّيِّبُ تُعْرِبُ عَنْ نَفْسِهَا بِلِسَانِهَا. الْبِكْرُ رِضَاهَا صَمَاتُهَا))

تخریج [سلسله احادیث صحیحه: 1459]

ترجمه عدی بن عدی کندی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عورتوں (کا نکاح کرتے وقت) ان کے نفسوں کے بارے میں ان سے مشورہ کیا کرو۔“ کسی نے کہا: اے اللہ کے رسول! کنواری لڑکی تو شرماتی ہے (اس سے مشورہ کیسے کیا جائے)؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بیوہ تو اپنے بارے میں خود وضاحت کر دیتی ہے اور کنواری کی رضامندی اس کا خاموش ہو جانا ہے۔“

Translation “Consult women regarding themselves (in marriage). It was asked, ‘O Messenger of Allah, a virgin is shy!’ He replied, ‘A widow expresses herself, and a virgin’s acceptance is her silence’”.

حدیث نمبر:(102)

حدیث ((إِذَا خَطَبَ أَحَدُكُمُ الْمَرْأَةَ. فَإِنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى مَا يَدْعُوهُ إِلَى نِكَاحِهَا فَلْيَفْعَلْ))

تخریج [سلسله احادیث صحیحه: 99]

ترجمه سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی آدمی کسی عورت کو منگنی کا پیغام بھیجے تو وہ اس کی جس صفت کی بنا پر اس سے شادی کرنا چاہتا ہے، اسے دیکھ لے۔“

Translation “When one of you proposes marriage to a woman, if he can look at what encourages him to marry her, let him do so”.

حدیث نمبر:(103)

حدیث ((تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى إِحْدَى خِصَالٍ ثَلَاثَةٍ. تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى مَالِهَا، وَتُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى جَمَالِهَا، وَتُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى دِينِهَا، فَخُذْ ذَاتَ الدِّينِ وَالْخُلُقِ تَرِبَتْ يَمِينُكَ))

تخریج [سلسلہ احادیث صحیحہ: 307]

ترجمہ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تین خصائل میں کسی ایک کی بنیاد پر عورت سے شادی کی جاتی ہے: ؟؟اس کے مال کی بنا پر شادی کی جاتی ہے (2) یا اس کے حسن و جمال کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے (3) یا اس کے دین کی بنا پر شادی کی جاتی ہے۔ تیرا دایاں ہاتھ خاک آلود ہو، دین اور اخلاق والی عورت کا انتخاب کر لینا۔“

Translation “A woman is married for one of three qualities: for her wealth, for her beauty, or for her religion. So, choose the one with religion and character — may your hands be dusted (i.e., you’ll prosper)”.

حدیث نمبر:(104)

حدیث ((خَيْرُ النِّكَاحِ أَيْسَرُهُ))

تخریج [سلسلہ احادیث صحیحہ: 1842]

ترجمہ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”بہترین نکاح وہ ہے، جو سب سے زیادہ آسان ہو۔“

Translation “The best marriage is the easiest (and least troublesome)”.

ما جاء في الطلاق

حدیث نمبر:(105)

حدیث ((لَيْسَ عَلَى رَجُلٍ طَلَاقٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا عِتَاقٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا بَيْعٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ))

تخریج [سلسلہ احادیث صحیحہ: 2184]

ترجمہ

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو آدمی کسی عورت کا مالک ہی نہ ہو، وہ اسے طلاق نہیں دے سکتا۔ جو آدمی کسی غلام کا مالک ہی نہ ہو، وہ اسے فروخت نہیں کر سکتا۔“

Translation

“A man cannot divorce what he does not possess, nor emancipate what he does not own, nor sell what he does not possess”.

حدیث نمبر:(106)

حدیث

((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: كَانَ الطَّلَاقُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَبِي بَكْرٍ ، وَسَنَتَيْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ ، طَلَاقُ الثَّلَاثِ: وَاحِدَةً، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: "إِنَّ النَّاسَ قَدِ اسْتَعْجَلُوا فِي أَمْرٍ قَدْ كَانَتْ لَهُمْ فِيهِ أَنَاةٌ، فَلَوْ أَمْضَيْنَاهُ عَلَيْهِمْ ، فَأَمْضَاهُ عَلَيْهِمْ))

تخریج

[صحيح مسلم: 1472]

ترجمہ

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے عہد میں اور عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے (ابتدائی) دو سالوں تک (اکٹھی) تین طلاقیں ایک شمار ہوتی تھی، پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: لوگوں نے ایسے کام میں جلد بازی شروع کر دی ہے جس میں ان کے لیے تحمل اور سوچ بچار (ضروری) تھا۔ اگر ہم اس (عجلت) کو ان پر نافذ کر دیں (تو شاید وہ تحمل سے کام لینا شروع کر دیں) اس کے بعد انہوں نے اسے ان پر نافذ کر دیا۔ (اکٹھی تین طلاقوں کو تین شمار کرنے لگے)۔

Translation

Ibn 'Abbas (RA) reported that the (pronouncement) of three divorces during the lifetime of Allah's Messenger) (ﷺ and that of Abu Bakr (RA) and two years of the caliphate of Umar (RA) (was treated) as one. But Umar bin Khattab (RA) said: Verily the people have begun to hasten in the matter in which they are required to observe respite. So if we had imposed this upon them, and he imposed it upon them.

حدیث نمبر:(107)

حدیث ((أُخْبِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ جَمِيعًا، فَقَامَ غَضْبَانًا، ثُمَّ قَالَ: "أَيُلْعَبُ بِكِتَابِ اللَّهِ، وَأَنَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ"، حَتَّى قَامَ رَجُلٌ وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَا أَقْتُلُهُ؟))

تخریج [سنن نسائي/كتاب الطلاق/حديث: 3430] صححه الشيخ الألباني في غاية المرام: 261

ترجمہ محمود بن لبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک شخص کے بارے میں بتایا گیا کہ اس نے اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دے دی ہیں، (یہ سن کر) آپ غصے سے کھڑے ہو گئے اور فرمانے لگے: "میرے تمہارے درمیان موجود ہوتے ہوئے بھی تم اللہ کی کتاب (قرآن) کے ساتھ کھلواڑ کرنے لگے ہو؟"، (آپ کا غصہ دیکھ کر اور آپ کی بات سن کر) ایک شخص کھڑا ہو گیا اور اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیوں نہ میں اسے قتل کر دوں؟۔

Translation "The Messenger of Allah was told about a man who gave his wife three divorces at once. The Prophet stood up in anger and said: 'Is the Book of Allah being toyed with while I am still among you?' Then a man said: 'O Messenger of Allah, should I kill him'"'?

حدیث نمبر:(108)

حدیث ((إِنَّ أَعْظَمَ الذُّنُوبِ عِنْدَ اللَّهِ رَجُلٌ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَلَمَّا قَضَى حَاجَتَهُ مِنْهَا طَلَّقَهَا وَذَهَبَ بِمَهْرِهَا، وَرَجُلٌ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا فَذَهَبَ بِأُجْرَتِهِ، وَآخَرُ يَقْتُلُ دَابَّةً عَبَثًا))

تخریج [سلسله احاديث صحيحه: 999]

ترجمہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سب سے بڑا گناہ (یعنی گنہگار) یہ ہیں: (۱) وہ آدمی، جس نے ایک عورت سے شادی کی، اس سے اپنی حاجت پوری کی، پھر اسے طلاق دے دی اور حق مہر ہڑپ کر گیا۔ (۲) وہ آدمی، جس نے کسی کو مزدوری پر لگایا اور اس کی اجرت خود نگل گیا اور (۳) وہ آدمی، جس نے کسی چوپائے کو بے فائدہ قتل کر دیا۔"

Translation “The greatest sins before Allah are: (1) A man who marries a woman, fulfills his need from her, then divorces her and takes her dowry; (2) A man who hires someone and then consumes his wage; (3) A man who kills an animal frivolously”.

طلاق دیتے وقت کچھ مال وغیرہ دے دینا

حدیث نمبر:(109)

حَدِيث ((مَتِّعْهَا، فَإِنَّهُ لَا بُدَّ مِنَ الْمَتَاعِ وَلَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ تَمْرٍ))

تخريج [سلسله احاديث صحيحه: 2281]

ترجمه سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سیدنا حفص بن مغیرہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی فاطمہ کو طلاق دی تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور (ساری بات کی وضاحت کر دی)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے خاوند سے فرمایا: ”اس کو کچھ مال وغیرہ دے کر رخصت کرو۔“ اس نے کہا: میرے پاس تو اسے دینے کے لیے کوئی چیز نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کچھ نہ کچھ (مال دے کر اسے) فائدہ پہنچانا تو ضروری ہے۔“ پھر فرمایا: ”تو اس کو مال وغیرہ دے کر رخصت کر، اگرچہ وہ کھجور کا نصف صاع ہو۔“

Translation “Give her something (on separation), for something must be given, even if it is half a measure of dates”.

بد اخلاق عورت کو طلاق دے دی جائے

حدیث نمبر:(110)

حَدِيث ((ثَلَاثَةٌ يَدْعُونَ فَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ: رَجُلٌ كَانَتْ تَحْتَهُ امْرَأَةٌ سَيِّئَةُ الْخُلُقِ فَلَمْ يُطَلِّقْهَا، وَرَجُلٌ كَانَ لَهُ عَلَى رَجُلٍ مَالٌ فَلَمْ يُشْهِدْ عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ أَتَى سَفِيهًا مَالَهُ وَقَدْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمْ﴾))

تخريج [سلسله احاديث صحيحه: 1805]

ترجمہ: سیدنا ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تین قسم کے آدمی دعا تو کرتے ہیں لیکن ان کی دعا قبول نہیں ہوتی: (۱) وہ شخص جس کی بیوی برے اخلاق والی ہو اور وہ اسے طلاق نہ دے۔ (۲) وہ آدمی جس نے کسی سے قرضہ لینا ہو لیکن اس پر کوئی گواہ نہ بنایا ہو اور (۳) وہ آدمی جس نے بیوقوف (یعنی مال کے انتظام کی صلاحیت نہ رکھنے والے چھوٹے یا ناتجربہ کار) آدمی کو مال دے دیا ہو، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اپنے اموال بیوقوفوں کے حوالے نہ کردو۔“

Translation: “Three people whose supplications are not answered: (1) A man who has an ill-mannered wife and does not divorce her; (2) A man who lends money without witnesses; (3) A man who gives wealth to the foolish, as Allah says: ‘And do not give the foolish your wealth’”.

حدیث نمبر:(111)

حدیث: ((لَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْتَفِئَ مَا فِي صَحْفَتِهَا، فَإِنَّمَا رِزْقُهَا عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ))

تخریج: [سلسله احاديث صحيحه: 2805]

ترجمہ: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کوئی عورت اپنی کسی بہن کے برتن کو انڈیلنے (یعنی اس کا گھر برباد کرنے) کے لیے اس کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے اور (یاد رکھے کہ) اس کا رزق اللہ تعالیٰ پر ہے۔“

Translation: “No woman should ask for her sister’s divorce just to get what is in her sister’s plate, for her sustenance is determined by Allah”.

حدیث نمبر:(112)

حدیث: ((إِنَّ إِبْلِيسَ يَضَعُ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ (وَفِي طَرِيقٍ: الْبَحْرِ)، ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ؛ فَأَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَنْزِلَةً أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً. يَجِيءُ أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ: فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا، فَيَقُولُ: مَا صَنَعْتَ شَيْئًا. ثُمَّ يَجِيءُ أَحَدُهُمْ فَيَقُولُ: مَا تَرَكْتُهُ حَتَّى فَرَّقْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ، فَيُدْنِيهِ مِنْهُ

وَيَقُولُ: نَعَمْ أَنْتَ! قَالَ الْأَعْمَشُ: أُرَاهُ قَالَ: فَيَلْتَزِمُهُ))

تخریج [سلسله احادیث صحیحه: 3261]

ترجمه سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ابلیس پانی پر (ایک روایت کے مطابق سمندر پر) اپنا تخت رکھتا ہے، پھر (لوگوں کو گمراہ کرنے کے لیے) اپنے لشکروں کو روانہ کرتا ہے۔ سب سے بڑا فتنہ برپا کرنے والا (شیطان) منزلت میں اس کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ ایک واپس آ کر کہتا ہے کہ میں نے ایسے ایسے کیا۔ ابلیس کہتا ہے: تو نے تو کچھ نہیں کیا۔ ایک دوسرا آ کر کہتا ہے: میں نے اسے اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک کہ اس کے اور اس کی بیوی کے مابین جدائی نہیں ڈال دی۔ وہ اسے اپنے قریب کرتا ہے اور کہتا ہے: واہ تیری کیا بات ہے!“ اعمش روی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ میرے شیخ نے یہ الفاظ بھی نقل کئے: ”پھر وہ اسے اپنے گلے لگا لیتا ہے۔“

Translation "Satan places his throne on water. He then sends out his troops; the one who creates the most trials is closest to him. One comes and says, 'I did such and such,' and Satan replies, 'You did nothing.' Then another comes and says, 'I did not leave him until I separated him from his wife.' Satan brings him near and says, 'Yes, you!' and embraces him".

حدیث نمبر: (113)

حدیث ((الْمُخْتَلِعَاتُ وَالْمُنْتَزِعَاتُ هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ))

تخریج [سلسله احادیث صحیحه: 632]

ترجمه سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”(خاوندوں سے) خلع لینے والی اور الگ ہونے والی عورتیں منافق ہوتی ہیں۔“

Translation "Women who seek khul' (divorce) and separation are hypocrites".

ما جاء في النفقات

تین طلاقوں کے بعد خاوند بیوی کے اخراجات کا ذمہ دار نہیں ہوتا

حدیث نمبر:(114)

حدیث ((إِنَّمَا النَّفَقَةُ وَالسَّكَنُ لِلْمَرْأَةِ إِذَا كَانَ لِزَوْجِهَا عَلَيْهَا الرجعة))

تخریج [سلسلہ احادیث صحیحہ: 1711]

ترجمہ سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہا: میں آل خالد کی ہوں، میرے خاوند نے مجھے طلاق دے دی ہے، میں نے اس کے قرابتداروں سے نفقہ اور رہائش کا مطالبہ کیا، لیکن انہوں نے انکار کر دیا اور (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آکر بتلایا کہ) اس نے اس کو تین طلاقیں دے دی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "خاوند عورت کے نفقہ و سکنی کا ذمہ دار اس وقت ہوتا ہے جب اسے رجوع کا حق حاصل ہو۔"

Translation "Maintenance and housing are obligatory for a woman only as long as her husband has the right to resume with her".

﴿أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنتُم مِّن وُجْدِكُمْ وَلَا تُضَارُّوهُنَّ لِتُضَيِّقُوا عَلَيْهِنَّ ۚ وَإِن كُنَّ أُولَاتِ حَمْلٍ فَأَنفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتَّىٰ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَإِنْ أَرْضَعْنَ لَكُمْ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ ۖ وَأْتَمِرُوا بَيْنَكُم بِمَعْرُوفٍ ۖ وَإِن تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهُ أُخْرَىٰ﴾ (سورۃ الطلاق:)

تم اپنی طاقت کے مطابق جہاں تم رہتے ہو وہاں ان (طلاق والی) عورتوں کو رکھو اور انہیں تنگ کرنے کے لیے تکلیف نہ پہنچاؤ اور اگر وہ حمل سے ہوں تو جب تک بچہ پیدا ہولے انہیں خرچ دیتے رہا کرو پھر اگر تمہارے کہنے سے وہی دودھ پلائیں تو تم انہیں ان کی اجرت دے دو اور باہم مناسب طور پر مشورہ کر لیا کرو اور اگر تم آپس میں کشمکش کرو تو اس کے کہنے سے کوئی اور دودھ پلائے گی

حدیث نمبر:(115)

حدیث ((عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "كَفَى بِالْمَرْءِ إِثْمًا أَنْ يُضَيِّعَ مَنْ يَقُوتُ))

تخریج [سنن ابي داود/كتاب الزكاة/حديث: 1692] قال الشيخ الألباني رحمه الله: حسن

ترجمہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”آدمی کے گنہگار ہونے کے لیے یہ کافی ہے کہ وہ ان لوگوں کو جن کے اخراجات کی ذمہ داری اس کے اوپر ہے ضائع کردے“۔

Translation “It is sufficient sin for a man to neglect those whom he is responsible to provide for”.

حدیث نمبر:(116)

حدیث ((عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالْأَمِيرُ رَاعٍ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهِ، فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ))

تخریج [صحيح البخاري/كتاب النكاح/حديث: 5200]

ترجمہ ہم سے عبدان نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم کو عبداللہ نے خبر دی، انہوں نے کہا ہم کو موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی، انہیں نافع نے اور انہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک حاکم ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہو گا۔ امیر (حاکم) ہے، مرد اپنے گھر والوں پر حاکم ہے۔ عورت اپنے شوہر کے گھر اور اس کے بچوں پر حاکم ہے۔ تم میں سے ہر ایک حاکم ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہو گا۔

Translation “Each of you is a shepherd and each will be questioned about his flock. The leader is a shepherd, the man is a shepherd over his household, and the woman is a shepherd over her husband's house and children. Each of you is a shepherd and will be held accountable”.

حدیث نمبر:(117)

حدیث ((إِنَّكَ أَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ فِي أَيْدِيهِمْ))

تخریج (صحیح بخاری: 2742)

ترجمہ اگر تم اپنے وارثوں کو اپنے پیچھے مالدار چھوڑو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں محتاج چھوڑو کہ لوگوں کے سامنے

ہاتھ پھیلاتے پھریں.

Translation "It is better for you to leave your heirs wealthy than to leave them poor, begging from the people".

ما جاء في الرضاعة

حدیث نمبر:(118)

حديث ((أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا، وَأَنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ. قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أُرَاهُ فُلَانًا لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ"، قَالَتْ عَائِشَةُ: لَوْ كَانَ فُلَانٌ حَيًّا لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ دَخَلَ عَلَيَّ. فَقَالَ: "نَعَمْ، الرَّضَاعَةُ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ"))

تخريج [صحيح البخاري/كتاب النكاح/حديث: 5099]

ترجمہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے یہاں تشریف رکھتے تھے اور آپ نے سنا کہ کوئی صاحب ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں اندر آنے کی اجازت چاہتے ہیں۔ بیان کیا کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ شخص آپ کے گھر میں آنے کی اجازت چاہتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ یہ فلاں شخص ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ رضی اللہ عنہا کے ایک دودھ کے چچا کا نام لیا۔ اس پر عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: کیا فلاں، جو ان کے دودھ کے چچا تھے، اگر زندہ ہوتے تو میرے یہاں آ جا سکتے تھے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں جیسے خون ملنے سے حرمت ہوتی ہے، ویسے ہی دودھ پینے سے بھی حرمت ثابت ہو جاتی ہے۔

Translation "Aisha (رضي الله عنها) reported that the Prophet (ﷺ) was at her house and heard the voice of a man seeking permission to enter Hafsa's house. The Prophet said: 'I think this is so-and-so, the milk uncle of Hafsa.' Aisha asked if he was alive, could he have entered her house, and the Prophet replied: 'Yes, for breastfeeding creates the same prohibition as blood relation''.

حدیث نمبر:(119)

حدیث ((عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَت: "كَانَ فِيمَا أُنْزِلَ مِنَ الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ يُحَرِّمْنَ، ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَعْلُومَاتٍ، فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُنَّ فِيمَا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ))

تخریج [صحيح مسلم/كتاب الرضاع/حديث: 1452]

ترجمہ عبداللہ بن ابی بکرہ نے عمرہ سے، انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی، انہوں نے کہا: قرآن میں نازل کیا گیا تھا کہ دس بار دودھ پلانا جن کا علم ہو، حرمت کا سبب بن جاتا ہے، پھر انہیں پانچ بار دودھ پلانے (کے حکم) سے جن کا علم ہو، منسوخ کر دیا گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو یہ ان آیات میں تھی جن کی (نسخ کا حکم نہ جاننے والے بعض لوگوں کی طرف سے) قرآن میں تلاوت کی جاتی تھی۔

Translation "Ten known nursing (suckling) relationships were revealed in the Quran, which create prohibition, but then abrogated to five known nursing relationships. The Prophet passed away while these were still being recited".

حدیث نمبر:(120)

حدیث ((عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا رَجُلٌ، فَكَأَنَّهُ تَغَيَّرَ وَجْهُهُ، كَأَنَّهُ كَرِهَ ذَلِكَ، فَقَالَتْ: إِنَّهُ أَخِي، فَقَالَ: "انْظُرْنَ مَنْ إِخْوَانُكُنَّ، فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ))

تخریج [صحيح البخاري/كتاب النكاح/حديث: 5102]

ترجمہ ہم سے ابوالولید نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا، ان سے اشعث نے، ان سے ان کے دادا نے، ان سے مسروق نے اور ان سے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے تو دیکھا کہ ان کے یہاں ایک مرد بیٹھا ہوا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا رنگ بدل گیا گویا کہ آپ نے اس کو پسند نہیں فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ میرے دودھ والے بھائی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو، سوچ سمجھ کر کہو کون تمہارا بھائی ہے۔

Translation "The Prophet entered while a man was present at Aisha's house. He seemed displeased. She said: 'This is my milk-

brother.' The Prophet said: 'Milk relation is like blood relation"'.

ما جاء في الأولاد

حدیث نمبر: (121)

حدِيث ((مُرُوا صِبْيَانَكُم بِالصَّلَاةِ إِذَا بَلَغُوا سَبْعًا وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا إِذَا بَلَغُوا عَشْرًا وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ))

تخریج (صحيح الجامع: 4026)

ترجمہ "جب تمہارے بچے سات سال کے ہو جائیں تو ان کو نماز کا حکم دو، اور اگر دس سال کے ہو جائیں تو ان کو نماز کے لیے مارو، اور انہیں الگ الگ سلاؤ۔"

Translation "Command your children to pray when they reach seven years old. Discipline them for it at ten years, and separate their sleeping places".

حدیث نمبر: (122)

حدِيث ((مَنْ ابْتُلِيَ مِنْ هَذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ))

تخریج (صحیح بخاری: 5995)

ترجمہ "جس بندے یا بندی پر اللہ تعالی کی طرف سے بیٹیوں کی ذمہ داری ڈالی گئی، اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا، تو یہ بیٹیاں اس کے لیے دوزخ سے بچاؤ کا سامان بن جائیں گی۔"

Translation "Whoever is entrusted with daughters and treats them well, they will shield him from the fire (Hell)".

حدیث نمبر: (123)

حدِيث ((مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيرَنَا فَلَيْسَ مِنَّا))

تخریج (سنن ترمذی: 1919) قال الشيخ الألباني رحمه الله: صحيح. الصحيحة (2196)

ترجمہ "جو شخص ہمارے چھوٹوں پر رحم نہیں کرتا، اور ہمارے بڑوں کی توقیر نہیں کرتا، وہ ہم میں سے نہیں۔"

Translation “Whoever does not have mercy on our young ones or respect our elders is not from us”.

حدیث نمبر: (124)

حدیث ((اِتَّقُوا اللهَ ، وَاعْدِلُوْا فِيْ اَوْلَادِكُمْ))

تخریج (صحیح بخاری: 265، صحیح مسلم: 4185، 418)

ترجمہ "اللہ سے ڈرو، اور اپنے بچوں میں عدل و مساوات کا معاملہ کرو۔"

Translation “Fear Allah and be just in the treatment of your children”.

حدیث نمبر: (125)

حدیث ((لَيْسَ عَلَى وَلَدِ الزِّنَا مِنْ وِزْرِ أَبَوَيْهِ شَيْءٌ. [ولا تزر وازرة وزر اخرى]))

تخریج [سلسلہ احادیث صحیحہ: 2186]

ترجمہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”زنا کی اولاد پر اپنے والدین کے گناہ کا کوئی وبال نہیں ہوگا، (ارشاد باری تعالیٰ ہے:) «وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى» اور قیامت کے دن کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔“ (سورہ فاطر: ۱۸)

Translation “The child born out of adultery bears no sin (burden) of the parents”.

حدیث نمبر: (126)

حدیث ((اَلْمَرْأَةُ أَحَقُّ بِوَلَدِهَا مَا لَمْ تَزَوَّجْ))

تخریج [سلسلہ احادیث صحیحہ: 368]

ترجمہ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے اپنے بچے کے بارے میں خاوند سے

جھگڑا کیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عورت اس بچے کی زیادہ حقدار ہے، جب تک (آگے نئی) شادی نہ کرلے۔“

Translation “A woman has the stronger claim over her child until she marries”.

ما جاء في الزوجين

حدیث نمبر: (127)

حَدِيث ((خَيْرُ النِّسَاءِ الَّتِي تُسِرُّهُ إِذَا نَظَرَ، وَتُطِيعُهُ إِذَا أَمَرَ، وَلَا تُخَالِفُهُ فِي نَفْسِهَا وَلِمَالِهَا بِمَا يَكْرَهُ))

تخريج (السلسلة الصحيحة: 1838)

ترجمہ "سب سے اچھی عورت وہ ہے کہ جس وقت اس کا شوہر اس کی طرف دیکھے تو اسے خوش کردے، جب اسے حکم دے تو بجالائے، اپنی ذات اور مال کے بارے میں خاوند کو ناگوار گزرنے والی بات نہ کرے۔"

Translation “The best woman is one who pleases her husband when he looks at her, obeys when he commands, and does not oppose him in herself or in her wealth against his will”.

حدیث نمبر: (128)

حَدِيث ((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَا تُؤَدِّي الْمَرْأَةُ حَقَّ رَبِّهَا حَتَّى تُؤَدِّيَ حَقَّ زَوْجِهَا))

تخريج (سنن ابن ماجه: 1853، السلسلة الصحيحة: 1203) قال الشيخ الألباني رحمه الله: حسن صحيح

ترجمہ "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! کوئی عورت اس وقت تک اپنے رب کا حق ادا نہیں کرسکتی جب تک کہ اپنے شوہر کا حق ادا کرلے۔"

Translation “By the One in Whose hand is Muhammad’s soul, a woman does not fulfill the right of her Lord until she

fulfills the right of her husband".

حدیث نمبر:(129)

حدیث ((يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ، تَصَدَّقْنَ فَإِنِّي أُرِيتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ، فَقُلْنَ: وَبِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ، وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ))

تخریج (صحیح بخاری : 304)

ترجمہ "اے عورتو! صدقہ کیا کرو، میں نے جہنم میں دیکھا ہے کہ عورتوں کی تعداد زیادہ ہے، عورتوں نے عرض کیا: "یارسول اللہ!" اس کی وجہ کیا ہے؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا" تم لعن وطعن بہت زیادہ کرتی ہو، اور اپنے شوہر کی ناشکری کرتی ہو۔"

Translation "O women! Give alms, as I have seen that the majority of the dwellers of Hell-fire were you (women)." They asked, "Why is it so, O Allah's Apostle ?" He replied, "You curse frequently and are ungrateful to your husbands.

حدیث نمبر:(130)

حدیث ((الدُّنْيَا كُلُّهَا مَتَاعٌ، وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ))

تخریج (صحیح مسلم : 3649)

ترجمہ "دنیا تمام کی تمام سامان زینت ہے، اور اس کا بہترین سامان نیک عورت ہے۔"

Translation "All of this world is a provision, and the best provision of the world is a righteous woman".

حدیث نمبر:(131)

حدیث ((أَنْ تُطْعِمَهَا إِذَا طَعِمْتَ، وَتَكْسُوهَا إِذَا اكْتَسَيْتَ، وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ، وَلَا تَهْجُرْ إِلَّا فِي الْبَيْتِ))

تخریج (سنن ابی داؤد: 2142، صحیح) قال الشيخ الألباني رحمه الله: حسن صحیح

ترجمہ "حکیم بن معاویہ نے اپنے باپ سے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہماری بیویوں کا ہم پر کیا حق ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: جب تو کھائے تو اسے بھی کھلائے، اور جب تو پہنے تو اسے بھی پہنائے، اور اس کے منہ پر نہ مارے، اور نہ گالی گلوچ دے، اور گھر کے علاوہ اس سے الگ نہ رہے۔"

Translation "When you eat, feed her; when you wear clothes, clothe her; do not strike her face; do not abandon her except in the house".

حدیث نمبر:(132)

حدیث ((خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لأَهْلِهِ وَأَنَا خَيْرُكُمْ لأَهْلِي))

تخریج (سنن ابن ماجه: 1977، السلسلة الصحيحة: 285) قال الشيخ الألباني رحمه الله: صحیح

ترجمہ "وہ آدمی تم میں سے زیادہ اچھا اور بھلا ہے جو اپنی بیوی کے حق میں اچھا ہو، اور آپ نے فرمایا کہ میں اپنی بیویوں کے لیے تم میں سب سے اچھا ہوں۔"

Translation "The best among you is the one who is best to his family, and I am the best among you to my family".

حدیث نمبر:(133)

حدیث ((اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا، فَإِنَّ النِّسَاءَ خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ، وَإِنَّ الْعَوَجَ مَا فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ، فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ وَإِنْ تَرَكْتَهُ، لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ، فَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا))

تخریج (صحیح بخاری: 3331۔ صحیح مسلم: 3644)

ترجمہ "عورتوں کے بارے میں میری وصیت کا ہمیشہ خیال رکھنا، کیونکہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے۔ پسلی میں بھی سب سے زیادہ ٹیڑھا اوپر کا حصہ ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص اسے بالکل سیدھی کرنے کی کوشش کرے تو انجام کار توڑ کے رہے گا اور اگر اسے وہ یونہی چھوڑ دے گا تو پھر ہمیشہ ٹیڑھی ہی رہ جائے گی۔ پس عورتوں کے

بارے میں میری نصیحت مانو، عورتوں سے اچھا سلوک کرو۔"

Translation

"Treat women well, for they are created from a rib, and the most crooked part of the rib is its upper part. If you try to straighten it, you break it, and if you leave it, it remains crooked. So treat women well".

حدیث نمبر:(134)

حدیث ((لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ، وَلَكِنِ الْوَاصِلُ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا))

تخریج (صحیح بخاری : 5991)

ترجمہ "وہ آدمی صلہ رحمی کا حق ادا نہیں کرتا ہے جو بدلے کے طور پر صلہ رحمی کرتا ہے، صلہ رحمی کا حق ادا کرنے والا دراصل وہ ہے جو اس حالت میں بھی صلہ رحمی کرے جب اس کے قرابت دار اس کے ساتھ قطع رحمی (اور حق تلفی) کا معاملہ کریں۔"

Translation

"Al-Wasil is not the one who recompenses the good done to him by his relatives, but Al-Wasil is the one who keeps good relations with those relatives who had severed the bond of kinship with him".

الآيات المتعلقة بالأسرة

آیت نمبر:(8)

آیۃ (يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا)

(النساء : 1)

ترجمہ "اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو، جس نے تمھیں ایک جان سے پیدا فرمایا، اور اسی سے اس کی بیوی کو پیدا کر کے ان دونوں سے بہت سے مرد اور خواتین پھیلا دیے۔ اس اللہ سے ڈرو جس کے نام پر تم ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رشتے ناطے توڑنے سے بچو، بے شک اللہ تعالی تم پر نگہبان ہے۔"

Translation: O mankind, fear your Lord, who created you from one soul and created from it its mate and dispersed from both of them many men and women. And fear Allah, through whom you ask one another, and the wombs. Indeed Allah is ever, over you, an Observer.

Roman: Aye logo! Apne parwardigaar se daro, jisne tumhe ek jaan se paida farmaaya, aur usi se uski biwi ko paida karke un dono se bohat se mard aur khawateen phailadiye. Us Allah se daro jiske naam par tum ek doosre se maangte ho aur rishte naate todne se bacho, beshak Allah ta'ala tum par nigehbaan hai.

آیت نمبر:(9)

آیۃ: ﴿وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ۖ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَن كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا﴾ (النساء : 36)

ترجمہ: "اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو، اور قرابت داروں کے ساتھ، یتیموں کے ساتھ، مساکین قریبی ہمسائے، اور پہلو کے ہمسائے کے ساتھ، اور قریبی دوست کے ساتھ، اور مسافر سے، اور جو تمہاری ملکیت میں ہوں (ان کے ساتھ) بے شک اللہ تعالی اترنے والے، بڑمارنے والے کو نہیں پسند کرتا۔"

Roman: Aur Allah ki ibadat karo aur us ke saath kisi ko shareek na karo, aur walidain ke saath acha sulook karo, aur qarabat daaro ke saath, yatimo ke saath, masakeen, qareebi hamsaae aur pahlu ke hamsaae ke saath aur qareebi dost ke saath aur musafir se aur jo tumhari milkiyat me (laundi ghulam) ho (un ke saath), beshak Allah ta'ala itraane waale, bid maarne waale ko nahi pasand karta.

Translation: Worship Allah and associate nothing with Him, and to parents do good, and to relatives, orphans, the needy, the near neighbor, the neighbor farther away, the companion

at your side, the traveler, and those whom your right hands possess. Indeed, Allah does not like those who are self-deluding and boastful.

آیت نمبر:(10)

آیۃ وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُم مِّن بُيُوتِكُمْ سَكَنًا. (النحل : 80)

ترجمہ "اور اللہ نے تمہارے لیے تمہارے گھروں کو جائے سکون بنایا"۔

Roman Aur Allah ne tumhare liye tumhare gharo ko jaae-sukoon banaaya.

Translation And Allah has made for you from your homes a place of rest

آیت نمبر:(11)

آیۃ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ
غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ) (التحریم : 6)

ترجمہ "اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و اعیال کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے جس پر نہایت تند خو اور سخت گیر فرشتے مقرر ہوں گے جو کبھی اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم بھی انہیں دیا جاتا ہے اسے بجالاتے ہیں"۔

Roman Aye logo jo eemaan laae ho! Apne aap ko aur apne ahl o ayaal ko us aag se bachao jis ka indhan insaan aur pathar honge jis par nihayat tund-khu aur sakht-geer farishte muqarrar honge jo kabhi Allah ke hukum ki naafarmaani nahi karte aur jo hukum bhi inhe diya jaata hai use baja laate hain.

Translation O you who have believed, protect yourselves and your families from a Fire whose fuel is people and stones, over which are [appointed] angels, harsh and severe; they do

not disobey Allah in what He commands them but do what they are commanded.

آیت نمبر:(12)

آیۃ

﴿وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ۚ إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِندَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُل لَّهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُل لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا. وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُل رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا﴾ (بنی اسرائیل : 2423)

ترجمہ

"اور تیرا پروردگار صاف صاف حکم دے چکا ہے کہ تم اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا، اگر تیری موجودگی میں ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کے آگے اف تک نہ کہنا، نہ انہیں ڈانٹ ڈپٹ کرنا بلکہ ان کے ساتھ ادب واحترام سے بات چیت کرنا اور عاجزی اور محبت کے ساتھ ان کے سامنے تواضع کا بازو پست رکھے رکھنا، اور دعا کرتے رہنا کہ اے میرے پروردگار! ان پر ویسا ہی رحم کرنا جیسا انہوں نے میرے بچپن میں میری پرورش کی ہے"۔

Roman

Aur tera parwardigaar saaf saaf hukum de chuka hai ke tum us ke siwa kisi aur ki ibadat na karna aur maa baap ke saath ihsaan karna, agar teri maujoodgi me un me se ek ya dono budhaape ko pahunch jaaein to un ke aage uf tak na kahna, na unhe daant dapat karna balke un ke saath adab wa ehtaraam se baat cheet karna aur aajizi aur muhabbat ke saath un ke saamne tawaazo' ka baazu past rakhe rakhna, aur dua karte rahna ke aye mere parwardigaar! Un par waisa hi rahem karna jaisa unho ne mere bachpan me meri parwarish ki hai.

Translation

And your Lord has decreed that you not worship except Him, and to parents, good treatment. Whether one or both of them reach old age [while] with you, say not to them [so much as], "uff," and do not repel them but speak to them a noble word. And lower to them the wing of humility out of mercy and say, "My Lord, have mercy upon them as they brought me up [when I was] small".

آیت نمبر:(13)

آیۃ

﴿وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا﴾(الفرقان: 74)

ترجمہ

"اور جو یہ دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں بیویوں اور اولادوں سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا امام بنا۔"

Roman

Aur jo ye dua karte hain ke aye hamare parwardigaar! Tu hame biwiyo aur aulaad se aankho ki thandak ata farma aur hame parhezgaaro ka imaam bana.

Translation

And those who say, "Our Lord, grant us from among our wives and offspring comfort to our eyes and make us an example for the righteous".

آیت نمبر:(14)

آیۃ

﴿وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ ۖ وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَآتِينَ الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾ (الاحزاب: 33)

ترجمہ

"اور اپنے گھروں میں قرار سے رہو، اور قدیم جاہلیت کے زمانے کی طرح اپنے بناؤ سنگھار کا اظہار نہ کرو، اور نماز ادا کرتی رہو، اور زکوۃ دیتی رہو، اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت گزاری کرو، اللہ تعالی یہی چاہتا ہے کہ اے نبی کی گھر والیو! تم سے وہ ہر قسم کی لغویات کو دور کردے، اور تمہیں خوب پاک وصاف کردے۔"

Roman

Aur apne gharo me qaraar se raho, aur qadeem jaahiliyat ke zamaane ki tarah apne banao singhaar ka izhaar na karo, aur namaz ada karti raho aur zakaat deti raho aur Allah aur uske rasool ki ita'at guzari karo, Allah ta'ala yahi chahta hai ke aye nabi ki ghar waaliyo! Tum se wo har qism ki laghwiyaat ko door karde aur tumhe khoob paak wa saaf karde.

Translation

And abide in your houses and do not display yourselves as [was] the display of the former times of ignorance. And establish prayer and give zakah and obey Allah and His

Messenger. Allah intends only to remove from you the impurity [of sin], O people of the [Prophet's] household, and to purify you with [extensive] purification.

آیت نمبر: (15)

آیۃ

(الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللَّهُ بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ وَبِمَا أَنفَقُوا مِنْ أَمْوَالِهِمْ ۚ فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللَّهُ ۚ وَاللَّاتِي تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ ۖ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيرًا) (النساء : 34)

ترجمہ

"مرد عورتوں پر قوام ہیں اس وجہ سے اللہ تعالی نے ایک دوسرے پر فضیلت دی ہے، اور اس وجہ سے کہ مردوں نے اپنے مال خرچ کیے ہیں، پس نیک، فرمانبردار عورتیں اور خاوند کی عدم موجودگی میں اللہ کی حفاظت میں (مال و عزت کی) نگہداشت رکھنے والیاں ہیں۔ اور جن عورتوں کی نافرمانی اور بد دماغی کا تمہیں خوف ہو انہیں نصیحت کرو، اور انہیں الگ بستروں پر چھوڑ دو، اور انہیں مار کی سزا دو، پھر اگر وہ تابعداری کریں تو ان پر کوئی راستہ تلاش نہ کرو، بے شک اللہ تعالی بڑی بلندی اور بڑائی والا ہے۔"

Roman

Mard aurat par haakim hain is waja se Allah ta'ala ne ek ko doosre par fazilat di hai aur is waja se ke mardo ne apne maal kharch kiye hain. Pas nek, farmabardaar aurtein aur khawind ki adm maujoodgi me Allah ki hifazat me (maal o izzat ki) nigahdaasht rakhne waaliya hain. Aur jin aurto ki naafarmaani aur bad-dimaaghi ka tumhe khauf hua unhe nasihat karo, aur unhe alag bistaro par chod do aur unhe maar ki saza do, phir agar wo taabe'daari karein to un par koi raasta talaash na karo, be-shak Allah ta'ala badi bulandi aur badai wala hai.

Translation

Men are in charge of women by [right of] what Allah has given one over the other and what they spend [for maintenance] from their wealth. So righteous women are devoutly obedient, guarding in [the husband's] absence what Allah would have them guard. But those [wives] from whom you fear arrogance - [first] advise them; [then

if they persist], forsake them in bed; and [finally], strike them. But if they obey you [once more], seek no means against them. Indeed, Allah is ever Exalted and Grand.

آیت نمبر:(16)

آيَة

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَن تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا ۖ وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوهُنَّ إِلَّا أَن يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۚ فَإِن كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَىٰ أَن تَكْرَهُوا شَيْئًا وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا﴾ (النساء: 19)

ترجمہ

"ایمان والو! تمہیں حلال نہیں کہ زبردستی عورتوں کو ورثے میں لے بیٹھو، انہیں اس لیے روک نہ رکھو کہ جو تم نے انہیں دے رکھا ہے اس میں سے کچھ لے لو، ہاں یہ اور بات ہے کہ وہ کوئی کھلی برائی اور بے حیائی کریں ،ان کے ساتھ اچھے طریقے سے بودوباش رکھو گو تم انہیں ناپسند کرو لیکن بہت ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو برا جانو اور اللہ تعالیٰ اس میں بہت ہی بھلائی کر دے۔"

Translation

O you who have believed, it is not lawful for you to inherit women by compulsion. And do not make difficulties for them in order to take [back] part of what you gave them unless they commit a clear immorality. And live with them in kindness. For if you dislike them - perhaps you dislike a thing and Allah makes therein much good.

القسم الرابع:
المعاملات الاجتماعية
جموع ما جاء فِي الأمن والسلام

باب ما جاء في أن المسبب الحقيقي للأمن والسلام هو الله وحده لا شريك له

The True giver of Peace to mankind is Allaah alone:

آیت نمبر:(17)

آيَة ﴿وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ﴾ (سورة يونس (10):25)

ترجمہ اور اللہ تعالیٰ سلامتی کے گھر کی طرف تم کو بلاتا ہے۔(سورۃ یونس(10):25)

Translation And Allaah invites to the Home of Peace. (Suratu Yunus 10: 25)

حدیث نمبر:(135)

حديث اَللّٰهُمَّ ! أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ . تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ . (صحيح مسلم : 591)

ترجمہ اے اللہ تو سلام ہے اور تجھ سے ہی سلامتی حاصل ہوسکتی ہے تو برکت والا ہے اے جلال اور اکرام والی ذات۔(صحیح مسلم:591)

Translation O Allaah! You are Peace, and peace comes from You; Blessed are you, O Possessor of Glory and Honour. (Sahih Muslim: 591)

باب ما جاء في أن النبي رحمة للعالمين وليس للمسلمين فقط

The Prophet ﷺ was sent as a mercy not only for the Muslim ummah but also for the entire mankind:

آیت نمبر:(18)

آيَة وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ. (سورة الانبياء (21) :107)

ترجمہ اور ہم نے آپ کو تمام جہان والوں کے لئے رحمت بنا کر ہی بھیجا ہے۔(سورۃ الانبیاء(21):107)

Translation And We have not sent you, [O Muhammad], except as a mercy to the worlds. (Suratul Ambiyaa 21: 107)

باب ما جاء في أن طاعة اولى الأمر واجب ما لم يخالف الشرع

It is mandatory to obey and follow the law and order of government of one's country until and unless it doesn't contradict the Shariah:

آیت نمبر:(19)

آیۃ
وَإِذَا جَاءَهُمْ أَمْرٌ مِّنَ الْأَمْنِ أَوِ الْخَوْفِ أَذَاعُوا بِهِ وَلَوْ رَدُّوهُ إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَىٰ أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِينَ يَسْتَنبِطُونَهُ مِنْهُمْ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطَانَ إِلَّا قَلِيلًا. (سورة النساء (4) :83)

ترجمہ
جہاں انہیں کوئی خبر امن کی یا خوف کی ملی انہوں نے اسے مشہور کرنا شروع کر دیا، حالانکہ اگر یہ لوگ اسے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اور اپنے میں سے ایسی باتوں کی تہہ تک پہنچنے والوں کے حوالے کر دیتے، تو اس کی حقیقت وہ لوگ معلوم کر لیتے جو نتیجہ اخذ کرتے ہیں اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو معدودے چند کے علاوہ تم سب شیطان کے پیروکار بن جاتے۔(سورۃ النساء(4):83)

Translation
And when there comes to them information about [public] security or fear, they spread it around. But if they had referred it back to the Messenger or to those of authority among them, then the ones who [can] draw correct conclusions from it would have known about it. And if not for the favor of Allaah upon you and His mercy, you would have followed Satan, except for a few. (Suratun Nisaa 4: 83)

الملاحظة: من مواقف ايفاء العقود: أن لنبي صلى الله عليه وسلم أوفى بالعقود في صلح الحديبية ولكن الكفار نقضوا وخرقوا العقود في عهد النبي صلى الله عليه وسلم .

نوٹ: عہد وپیان کی پاسداری کے نمونوں میں یہ ہے کہ آپ نے صلح حدیبیہ کے عہد وپیان کو پوری طرح نبھایا جبکہ کفار نے نبی ﷺ کے دور ہی میں ان عہد وپیان کو پامال کر دیا۔

Note: Prophet Muhammad sallAllaahu alaihi wasallam never broke an agreement which he made with the disbelievers like the treaty of Hudaibiyyah, but the disbelievers were the ones who broke the treaty.

باب ما جاء في تحريم الإرهاب

Terrorism is Illegal/Prohibited (Haraam) in Islam:

آیت نمبر:(20)

آيَة مِنْ أَجْلِ ذَٰلِكَ كَتَبْنَا عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنَّهُ مَن قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنَاتِ ثُمَّ إِنَّ كَثِيرًا مِّنْهُم بَعْدَ ذَٰلِكَ فِي الْأَرْضِ لَمُسْرِفُونَ. (سورة المائدة (5) :32)

ترجمه اسی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر یہ لکھ دیا کہ جو شخص کسی کو بغیر اس کے کہ وہ کسی کا قاتل ہو یا زمین میں فساد مچانے والا ہو، قتل کر ڈالے تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کر دیا، اور جو شخص کسی ایک کی جان بچالے، اس نے گویا تمام لوگوں کو زندہ کر دیا اور ان کے پاس ہمارے بہت سے رسول ظاہر دلیلیں لے کر آئے لیکن پھر اس کے بعد بھی ان میں کے اکثر لوگ زمین میں ظلم وزیادتی اور زبردستی کرنے والے ہی رہے۔ (سورة المائدة(5):32)

Translation Because of that, We decreed upon the Children of Israel that whoever kills a soul unless for a soul or for corruption [done] in the land - it is as if he had slain mankind entirely. And whoever saves one - it is as if he had saved mankind entirely. And our messengers had certainly come to them with clear proofs. Then indeed many of them, [even] after that, throughout the land, were transgressors. (Suratul Maidah 5: 32)

حدیث نمبر:(136)

حديث مَنْ قَتَلَ مُعاهَدًا لَمْ يَرَحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ ، وَإِنَّ رِيحَهَا تُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا. (صحيح البخاري: 3166)

ترجمه ”جس نے کسی ذمی کو (ناحق) قتل کیا وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پا سکے گا۔ حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس سال کی راہ سے سونگھی جاسکتی ہے۔“ (صحیح بخاری:3166)

Translation "Whoever killed a person having a treaty with the Muslims, shall not smell the fragrance of Paradise though its fragrance is perceived from a distance of forty

years."(Sahih Bukhari: 3166)

باب ما جاء في تعويد التفكير على النفع للناس

Islam inculcates a habit of benefitting the people:

آیت نمبر:(21)

آيَة وَأَمَّا مَا يَنفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ. (سورة الرعد (13): 17)

ترجمہ جو لوگوں کو نفع دینے والی چیز ہے وہ زمین میں ٹھہری رہتی ہے، اللہ تعالیٰ اسی طرح مثالیں بیان فرماتا ہے۔ (سورۃ الرعد(13):17)

Translation He sends down from the sky, rain, and valleys flow according to their capacity, and the torrent carries a rising foam. And from that [ore] which they heat in the fire, desiring adornments and utensils, is a foam like it. Thus Allaah presents [the example of] truth and falsehood. As for the foam, it vanishes, [being] cast off; but as for that which benefits the people, it remains on the earth. Thus does Allaah present examples. (Suratur Ra'd 13: 17)

حدیث نمبر:(23)

حديث خَيْرُ النَّاسِ أَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ. (صحيح الجامع: 3289) قال الشيخ الألباني رحمه الله: حسن

ترجمہ بہترین انسان وہ ہے جو لوگوں کو سب سے زیادہ فائدہ پہنچانے والا ہو۔ (صحیح الجامع:3289)

Translation The best person is the one who benefits all human beings. (Saheeh Al-jaame' : 3289)

باب ما جاء في احترام الإنسانية ونبذ التعصب والطبقية

Islam respects humanity and condemns racism and cast system:

آیت نمبر:(22)

آیۃ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ. (سورۃ الحجرات (49): 13)

ترجمہ اے لوگو! ہم نے تم سب کو ایک (ہی) مرد وعورت سے پیدا کیا ہے اور اس لئے کہ تم آپس میں ایک دوسرے کو پہچانو کنبے اور قبیلے بنا دیئے ہیں، اللہ کے نزدیک تم سب میں باعزت وہ ہے جو سب سے زیادہ ڈرنے والا ہے۔ یقین مانو کہ اللہ دانا اور باخبر ہے۔ (سورۃ الحجرات(49):13)

Translation O mankind, indeed We have created you from male and female and made you peoples and tribes that you may know one another. Indeed, the most noble of you in the sight of Allaah is the most righteous of you. Indeed, Allaah is Knowing and Acquainted. (Suratul Hujuraat 49: 13)

باب ما جاء في حق الحياة وتحريم الفساد والإرهاب وقتل النفس المعصومة

Islam gives the right to life and condemns mischief in land, terrorism and killing of innocents:

آیت نمبر:(23)

آیۃ مِنْ أَجْلِ ذَٰلِكَ كَتَبْنَا عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنَّهُ مَن قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا. (سورۃ المائدۃ (5) :32)

ترجمہ اسی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر یہ لکھ دیا کہ جو شخص کسی کو بغیر اس کے کہ وہ کسی کا قاتل ہو یا زمین میں فساد مچانے والا ہو، قتل کر ڈالے تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کر دیا، اور جو شخص کسی ایک کی جان بچالے، اس نے گویا تمام لوگوں کو زندہ کر دیا۔ (سورۃ المائدۃ(5):32)

Translation Because of that, We decreed upon the Children of Israel that whoever kills a soul unless for a soul or for corruption [done] in the land - it is as if he had slain mankind entirely. And whoever saves one - it is as if he had saved mankind

entirely.(Suratul Maidah 5: 32)

باب ما جاء في التكافل الاجتماعي

Islam encourages the concept of Mutual Cooperation in the Society:

آیت نمبر:(24)

آيَة وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُومٌ. لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ. (سورة المعارج (70): 24،25)

ترجمہ اور جن کے مالوں میں مقررہ حصہ ہے۔ مانگنے والوں کا بھی اور سوال سے بچنے والوں کا بھی۔ (سورۃ المعارج (70):24،25)

Translation And those within whose wealth is a known right. For the petitioner and the deprived. (Suratul Ma'arij: 24, 25)

باب ما جاء في احترام الانسان حيًّا وميّتًا ولو كانوا غير المسلمين

Human beings are respectable in Islam whether they are dead or alive, even if they are non-muslims:

حدیث نمبر:(138)

حديث كَسْرُ عَظْمِ الْمَيِّتِ كَكَسْرِهِ حَيًّا. (سنن أبي داؤد: 3207، صحيح)

ترجمہ مردے کی ہڈی توڑنا زندے کی ہڈی توڑنے کی طرح ہے۔ (سنن ابی داؤد:3207، صحیح)

Translation Breaking a dead man's bone is like breaking it when he is alive. (Sunan Abi Dawood: 3207, sahih)

باب ما جاء في أن الانتحار حرام بجميع انواعه

Suicide and Suicide bombing is totally prohibited in Islam:

آیت نمبر:(25)

آيَة وَلَا تَقْتُلُوا أَنفُسَكُمْ. (سورة النساء (4): 29)

ترجمہ اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو۔ (سورۃ النساء(4):29)

Translation And do not kill yourselves [or one another]. (Suratun Nisaa 4: 29)

باب ما جاء في حق المجتمع والإقتصاد والعدل

The Islamic system maintain Socio Economic Justice:

آیت نمبر:(26)

آیۃ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَن تَكُونَ تِجَارَةً عَن تَرَاضٍ مِّنكُمْ وَلَا تَقْتُلُوا أَنفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا. (سورة النساء (4) : 29)

ترجمہ اے ایمان والو! اپنے آپس کے مال ناجائز طریقہ سے مت کھاؤ، مگر یہ کہ تمہاری آپس کی رضامندی سے ہو خرید وفروخت، اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو یقیناً اللہ تعالیٰ تم پر نہایت مہربان ہے۔(سورۃ النساء(4):29)

Translation O you who have believed, do not consume one another's wealth unjustly but only [in lawful] business by mutual consent. And do not kill yourselves [or one another]. Indeed, Allaah is to you ever Merciful. (Suratun Nisaa 4: 29)

باب ما جاء في تحريم الغيبة والزور والبهتان والهمزة لأجل سلامة عرض البشر

To safeguard the honor of a human being, backbiting, lying, slandering and finding faults in others are prohibited in Islam:

آیت نمبر:(27)

آیۃ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّن قَوْمٍ عَسَىٰ أَن يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّن نِّسَاءٍ عَسَىٰ أَن يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوا أَنفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ وَمَن لَّمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَّحِيمٌ. (سورة الحجرات (49): 11،12)

ترجمہ اے ایمان والو! مرد دوسرے مردوں کا مذاق نہ اڑائیں ممکن ہے کہ یہ ان سے بہتر ہو اور نہ عورتیں عورتوں کا مذاق اڑائیں ممکن ہے یہ ان سے بہتر ہوں، اور آپس میں ایک دوسرے کو عیب نہ لگاؤ اور نہ کسی کو برے

لقب دو۔ ایمان کے بعد فسق برا نام ہے، اور جو توبہ نہ کریں وہی ظالم لوگ ہیں۔ اے ایمان والو! بہت بدگمانیوں سے بچو یقین مانو کہ بعض بدگمانیاں گناہ ہیں۔ اور بھید نہ ٹٹولا کرو اور نہ تم میں سے کوئی کسی کی غیبت کرے۔ کیا تم میں سے کوئی بھی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرتا ہے؟ تم کو اس سے گھن آئے گی، اور اللہ سے ڈرتے رہو، بیشک اللہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔(سورۃ الحجرات(49):11،12)

Translation

O you who have believed, let not a people ridicule [another] people; perhaps they may be better than them; nor let women ridicule [other] women; perhaps they may be better than them. And do not insult one another and do not call each other by [offensive] nicknames. Wretched is the name of disobedience after [one's] faith. And whoever does not repent - then it is those who are the wrongdoers. O you who have believed, avoid much [negative] assumption. Indeed, some assumption is sin. And do not spy or backbite each other. Would one of you like to eat the flesh of his brother when dead? You would detest it. And fear Allaah; indeed, Allaah is accepting of repentance and Merciful. (Suratul Hujuraat 49: 11,12)

باب ما جاء في اثبات المساواة الحقيقية في الإسلام قبل وقوع الثورة الفرنسية

The concept of Real Equality in Islam was given Long before the French Revolution:

آیت نمبر:(28)

آیة

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا.

(سورۃ النساء (4) :1)

ترجمہ

اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو، جس نے تمھیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کی بیوی کو پیدا کر کے ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیں، اس اللہ سے ڈرو جس کے نام پر ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رشتے ناطے توڑنے سے بھی بچو بے شک اللہ تعالیٰ تم پر نگہبان ہے۔(سورۃ النساء(4):1)

Translation

O mankind, fear your Lord, who created you from one soul and created from it its mate and dispersed from both

of them many men and women. And fear Allaah, through whom you ask one another, and the wombs. Indeed Allaah is ever, over you, an Observer. (Suratun Nisaa 4: 1)

باب ما جاء في أن عدم اقامة العدل والقسط يوجب الإرهاب، والإسلام يوجب العدل

In Islam, justice has been made mandatory because injustice gives birth to terrorism:

آیت نمبر:(29)

آیۃ
إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ. (سورة الحجر (16): 90)

ترجمه
اللہ تعالیٰ عدل کا، بھلائی کا اور قرابت داروں کے ساتھ سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی کے کاموں، ناشائستہ حرکتوں اور ظلم وزیادتی سے روکتا ہے، وہ خود تمہیں نصیحتیں کر رہا ہے کہ تم نصیحت حاصل کرو۔
(سورۃ الحجر(16):90)

Translation
Indeed, Allaah orders justice and good conduct and giving to relatives and forbids immorality and bad conduct and oppression. He admonishes you that perhaps you will be reminded. (Suratul Hijr 16: 90)

حدیث نمبر:(139)

حدیث
إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ قَبْلَكُمْ ، أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ ، وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ. (صحيح البخاري: 3475)

ترجمه
پچھلی بہت سی امتیں اس لیے ہلاک ہو گئیں کہ جب ان کا کوئی شریف آدمی چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور اگر کوئی کمزور چوری کرتا تو اس پر حد قائم کرتے۔(صحیح بخاری:3475)

Translation
"What destroyed the nations preceding you, was that if a noble amongst them stole, they would forgive him, and if a poor person amongst them stole, they would inflict Allaah's Legal punishment on him.(Sahih Bukhari: 3475)

باب ما جاء في أن لا فرق بين الأمير والمأمور في أداء الحقوق والواجبات

In Islam, there is no discrimination between ruler and ruled in terms of rights and duties:

حدیث نمبر: (140)

حديث عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "أَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، فَالْإِمَامُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ، وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ، وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى أَهْلِ بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهِ، وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ، وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ، وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ، أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ". (صحيح البخاري: 7138)

ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہمانے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”آگاہ ہو جاؤ تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ پس امام (امیر المؤمنین) لوگوں پر نگہبان ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہو گا۔ مرد اپنے گھر والوں کا نگہبان ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہو گا اور عورت اپنے شوہر کے گھر والوں اور اس کے بچوں کی نگہبان ہے اور اس سے ان کے بارے میں سوال ہو گا اور کسی شخص کا غلام اپنے سردار کے مال کا نگہبان ہے اور اس سے اس کے بارے میں سوال ہو گا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے بارے میں پرسش ہو گی۔“ (صحیح بخاری:7138)

Translation Narrated `Abdullah bin `Umar: Allaah's Apostle said, "Surely! Everyone of you is a guardian and is responsible for his charges: The Imam (ruler) of the people is a guardian and is responsible for his subjects; a man is the guardian of his family (household) and is responsible for his subjects; a woman is the guardian of her husband's home and of his children and is responsible for them; and the slave of a man is a guardian of his master's property and is responsible for it. Surely, everyone of you is a guardian and responsible for his charges." (Sahih Bukhari: 7138)

باب ما جاء في أن إقامة الأمن والسلامة سنة الإسلام

It is the core teaching of Islam to establish peace among the people:

حدیث نمبر:(141)

حَدِيث مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ أَغْلَقَ عَلَيْهِ دَارَهُ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَهُوَ آمِنٌ. (سنن أبي داؤد:3022)

تَرجَمہ جو ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے اس کے لیے امن ہے (وہ قتل نہیں کیا جائے گا) اور جو اپنے گھر میں دروازہ بند کر کے بیٹھ رہے اس کے لیے امن ہے، اور جو خانہ کعبہ میں داخل ہو جائے اس کو امن ہے"۔(سنن ابی داود:3022) قال الشيخ الألباني: حسن

Translation He who enters the house of Abu Sufyan is safe; he who closes the door upon him is safe; and he who enters the mosque is safe. (Sunan Abi Dawood: 3022)

باب ما جاء في كيف تقلع الإرهاب والفساد

Islam teaches about how to eradicate terrorism and all kinds of violence:

آیت نمبر:(30)

آيَة إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَن يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُم مِّنْ خِلَافٍ أَوْ يُنفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ذَٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ. (سورة المائدة(5): 33)

تَرجَمہ بیشک جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لڑائی کرتے اور زمین میں فساد پھیلاتے پھرتے ہیں تو ان کی یہی سزا ہے کہ ان کو قتل کر دیا جائے یا ان کو سولی دی جائے یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف جانب سے کاٹ دیئے جائیں یا وہ ملک سے نکال دیئے جائیں۔ یہ تو ان کی دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں تو ان کے لئے بڑا ہی سخت عذاب ہے۔(سورۃ المائدۃ(5):33)

Translation Indeed, the penalty for those who wage war against Allaah and His Messenger and strive upon earth [to cause] corruption is none but that they be killed or crucified or that their hands and feet be cut off from opposite sides or that they be exiled from the land. That is for them a

disgrace in this world; and for them in the Hereafter is a great punishment. (Suratul Maidah 5: 33)

باب ما جاء في أن الإكراه حرام في الإسلام

Islam has given respect to freedom of expression and forcing others to enter Islam is strictly prohibited:

آیت نمبر: (31)

آية: لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ. (سورة البقرة (2): 256)

ترجمه: دین کے بارے میں (کوئی) زبردستی نہیں۔ (سورۃ البقرۃ (2):256)

Translation: There shall be no compulsion in [acceptance of] the religion. (Suratul Baqarah 2: 256)

آیت نمبر: (32)

آية: وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَآمَنَ مَن فِي الْأَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيعًا أَفَأَنتَ تُكْرِهُ النَّاسَ حَتَّىٰ يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ.
(سورة يونس (10): 99)

ترجمه: اور اگر آپ کا رب چاہتا تو روئے زمین کے سب لوگ ایمان لے آتے۔ کیا آپ لوگوں پر زبردستی کریں گے وہ ایمان لے آئیں۔ (سورۃ یونس (10):99)

Translation: And had your Lord willed, those on earth would have believed - all of them entirely. Then, [O Muhammad], would you compel the people in order that they become believers? (Suratu Yunus 10: 99)

باب ما جاء في أن الإسلام يشجع التيسير والتبشير ويمنع الشدة والغلظة والعنف

Islam is against aggressiveness, barbarism and extremism. It motivates on the subjects of easiness, goodness etc., and stops all the ways that lead to hardness or harshness:

حدیث نمبر: (142)

حديث: لَا تُشَدِّدُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَيُشَدَّدَ عَلَيْكُمْ ، فَإِنَّ قَوْمًا شَدَّدُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ فَشَدَّدَ اللهُ

عَلَيْهِمْ فَتِلْكَ بَقَايَاهُمْ فِي الصَّوَامِعِ وَالدِّيَارِ وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ.

(سنن أبي داؤد: 4904، تراجع الشيخ البانى رحمه الله وصححه، تخريج مشكاة المصابيح: 181، جلباب المرأة المسلمة ص20)

سلسلة الاحاديث الصحيحه، للالبانى 3124 وتراجع الألباني 13

ترجمہ: اپنی جانوں پر سختی نہ کرو کہ تم پر سختی کی جائے اس لیے کہ کچھ لوگوں نے اپنے اوپر سختی کی تو اللہ تعالیٰ نے بھی ان پر سختی کر دی تو ایسے ہی لوگوں کے باقی ماندہ لوگ گرجا گھروں میں ہیں انہوں نے رہبانیت کی شروعات کی جو کہ ہم نے ان پر فرض نہیں کی تھی۔(سنن أبي داود:4904)

Translation: Do not impose austerities on yourselves so that austerities will be imposed on you, for people have imposed austerities on themselves and Allaah imposed austerities on them. Their survivors are to be found in cells and monasteries. (Then he quoted :) "Monasticism, they invented it; we did not prescribe it for them. (Sunan Abi Dawood: 4904)

باب ما جاء في مبادي الإنسانية والأمن والسلامة

Propagating peace are the basic teachings of Islam and the foundation of Islam is peace:

حدیث نمبر: (143)

حدیث: إِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُونُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ. وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ. (صحيح مسلم: 2594)

ترجمہ: نرمی جس چیز میں بھی ہوتی ہے وہ اسے خوبصورت بنا دیتی ہے اور جس چیز میں سے نرمی نکال دی جاتی ہے تو وہ چیز بدصورت ہو جاتی ہے۔(صحیح مسلم:2594)

Translation: Kindness is not to be found in anything but that it adds to its beauty and it is not withdrawn from anything but it makes it defective. (Sahih Muslim: 2594)

باب ما جاء في فضيلة الحلم والسمح والعفو في المعاملات وهو موجب للبعد عن الإرهاب

Islam motivates you to control your anger, and ask you to be patient in the matters of transaction and this will end the ways of terrorism:

آیت نمبر:(33)

آيَة: الَّذِينَ يُنفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ. (سورة آل عمران (3) :134)

ترجمہ: (وہ پرہیز گار لوگ) فراخی اور تنگی کے وقت اللہ تعالی کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور غصہ کو ضبط اور لوگوں سے در گزر کرتے ہیں اور اللہ تعالی احسان کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔ (سورة آل عمران (3):134)

Translation: Who spend [in the cause of Allaah] during ease and hardship and who restrain anger and who pardon the people - and Allaah loves the doers of good. (Suratu Aale Imraan 3: 134)

(أربعينِ أُسَرِيَّه)

رشتوں میں محبت کیسے پیدا کریں؟

(أربعینِ أُسَرِیّہ) رشتوں میں محبت کیسے پیدا کریں؟

شمار نمبر	حدیث	حوالہ
1.	ایک دوسرے کو سلام کریں۔	(مسلم:54)c
2.	ان سے ملاقات کرنے جائیں۔	(مسلم:2567)
3.	ان کے پاس بیٹھنے اٹھنے کا معمول بنائیں۔	(لقمان:15)
4.	ان سے بات چیت کریں۔	(مسلم:2560)
5.	ان کے ساتھ لطف و مہربانی سے پیش آئیں۔	(سنن ترمذی:1924، صحیح)
6.	ایک دوسرے کو ہدیہ و تحفہ دیا کریں۔	(صحیح الجامع:3004)
7.	اگر وہ دعوت دیں تو قبول کریں۔	(مسلم:2162)
8.	اگر وہ مہمان بن کر آئیں تو ان کی ضیافت کریں۔	(ترمذی:2485، صحیح)
9.	انہیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔	(مسلم:2733)
10.	بڑے ہوں تو ان کی عزت کریں۔	(سنن ابو داؤد: 4943، سنن ترمذی:1920، صحیح)
11.	چھوٹے ہوں تو ان پر شفقت کریں۔	(سنن ابو داؤد: 4943، سنن ترمذی:1920، صحیح)
12.	ان کی خوشی و غم میں شریک ہوں۔	(صحیح بخاری:6951)
13.	اگر ان کو کسی بات میں اعانت درکار ہو تو اس کام میں ان کی مدد کریں۔	(صحیح بخاری:6951)
14.	ایک دوسرے کے خیر خواہ بنیں۔	(صحیح مسلم:55)
15.	اگر وہ نصیحت طلب کریں تو انہیں نصیحت کریں۔	(صحیح مسلم:2162)
16.	ایک دوسرے سے مشورہ کریں۔	(آل عمران:159)
17.	ایک دوسرے کی غیبت نہ کریں۔	(الحجرات:12)
18.	ایک دوسرے پر طعن نہ کریں۔	(الھمزۃ:1)
19.	پیٹھ پیچھے برائیاں نہ کریں۔	(الھمزۃ:1)
20.	چغلی نہ کریں۔	(صحیح مسلم:105)

21.	برے نام نہ نکالیں۔	(الحجرات:11)چ
22.	عیب نہ لگائیں۔	(سنن ابوداؤد:4875، صحیح)
23.	ایک دوسرے کی تکلیفوں کو دور کریں۔	(سنن ابوداؤد:4946، صحیح)
24.	ایک دوسرے پر رحم کھائیں۔	(سنن ترمذی:1924، صحیح)
25.	دوسروں کو تکلیف دے کر مزے نہ اٹھائیں۔	(سورہ مطففین سے سبق)
26.	ناجائز مسابقت نہ کریں۔ مسابقت کر کے کسی کو گرانا بری عادت ہے۔ اس سے ناشکری یا تحقیر کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔	(صحیح مسلم:2963)
27.	نیکیوں میں سبقت اور تنافس جائز ہے جبکہ اس کی آڑ میں تکبر، ریاکاری اور تحقیر کار فرما نہ ہو۔	(المطففین:26)
28.	طمع، لالچ اور حرص سے بچیں۔	(التکاثر:1)
29.	ایثار و قربانی کا جذبہ رکھیں۔	(الحشر:9)
30.	اپنے سے زیادہ آگے والے کا خیال رکھیں۔	(الحشر:9)
31.	مذاق میں بھی کسی کو تکلیف نہ دیں۔	(الحجرات:11)
32.	نفع بخش بننے کی کوشش کریں۔	(صحیح الجامع:3289، حسن)
33.	احترام سے بات کریں۔ بات کرتے وقت سخت لہجے سے بچیں۔	(آل عمران:159)
34.	غائبانہ اچھا ذکر کریں۔	(ترمذی:2737، صحیح)
35.	غصہ کو کنٹرول میں رکھیں۔	(صحیح بخاری:6116)
36.	انتقام لینے کی عادت سے بچیں۔	(صحیح بخاری:6853)
37.	کسی کو حقیر نہ سمجھیں۔	(صحیح مسلم:91)
38.	اللہ کے بعد ایک دوسرے کا بھی شکر ادا کریں۔	(سنن ابوداؤد:4811، صحیح)
39.	اگر بیمار ہوں تو عیادت کو جائیں۔	(ترمذی:969، صحیح)
40.	اگر کسی کا انتقال ہو جائے تو جنازے میں شرکت کریں۔	(مسلم:2162)

100 نکات

برائے حلال وحرام

100 نکات-برائے حلال وحرام

مختصر نوٹ:

عقائد میں شرک برا، عبادات میں بدعت بری، معاملات میں حرام برا اور اخلاقیات میں بد اخلاقی بری۔ لہٰذا چاروں شعبوں میں اپنے آپ کو گندگی سے بچاتے ہوئے طیب زندگی گزارنا واجب ہے اور "ادخلوا فی السلم کافۃ" کا تقاضہ ہے اور اس کے لیے "طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم (ابن ماجہ:224)" پر عمل کرتے ہوئے علم کا حصول اشد ضروری ہے:

- علم التوحید وردِ شرک
- علم السنۃ وردِ بدعت
- علم الحلال والحرام
- علم الاخلاق

کھانے پینے کے آداب

1. اسلام نے پاک چیزوں کو جائز قرار دیا۔(بقرہ:168،172)
2. مردار، خون، سور کا گوشت، غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا جانور حرام ہے۔(بقرہ:173)
3. وہ جانور جو گلا گھٹنے سے مرا ہو اور جو کسی ضرب سے مر گیا ہو اور جو اونچی جگہ سے گر کر مرا ہو اور جو کسی کے سینگ مارنے سے مرا ہو اور جسے درندوں نے پھاڑ کھایا ہو لیکن اگر اسے تم ذبح کر ڈالو تو حرام نہیں۔(مائدہ:3)
4. ٹڈی مردار کے حکم سے مستثنیٰ ہے۔(بخاری:5495، مسلم:1952)
5. سمندر کے جانور حلال ہیں، اگر وہ مر جائے تب بھی (سوائے جب صحت کے لیے مضر ہو)[1]۔ (ترمذی:69، نسائی:333، ابن ماجہ:386) [1]
6. مردار کی کھال (اگر اسے دباغت دی جائے)، ہڈی اور بال سے فائدہ اٹھانا جائز ہے۔(بخاری:1492، مسلم:363)
7. مجبوری کی حالت میں حرام چیزیں جائز ہو جاتی ہیں۔(انعام:119، بقرہ:273)
8. ہر چیر پھاڑ کرنے والا درندہ (کچلیوں کے ساتھ شکار کرنے والا درندہ) کھانا حرام ہے۔(مسلم:1934)
9. ہر ایسا پرندہ جو پنجوں میں گرفت کر کے کھائے حرام ہے۔(مسلم:1934)
10. پالتو گدھے کا گوشت حرام ہے۔(بخاری:5525، مسلم:1941)
11. غلاظت کھانے والا جانور غلاظت ختم ہونے سے پہلے حرام ہے۔(سنن ابو داؤد:3786)
12. کتے، بلیلاں اور ہر خبیث جانور سب حرام ہے۔(مسلم:1569، اعراف:157)

---

[1] یاد رہے جانوروں کے بعض حصے صرف کھانے کے لیے نہیں بلکہ دوا وغیرہ کے لیے بھی استعمال کیے جاتے ہیں۔ لہٰذا ذہن کو وسیع رکھ کر اس سبجیکٹ کا مطالعہ کریں۔

13. اہل کتاب کا ذبیحہ حلال ہے، جب تک حرمت والے اصول صادر نہ ہو جائیں۔(مائدہ:5)
14. شراب پینا حرام ہے۔(مائدہ:90)
15. ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔(مائدہ:90، مسلم:2003، بخاری:4343)
16. سونے چاندی کے برتن میں کھانا ممنوع ہے۔(بخاری:5634، مسلم:2065)
17. بلاضرورت اور شرعی جواز کے علاوہ کتے پالنا منع ہے۔[2](ابوداؤد:4158، ترمذی:2806، نسائی:5367)[2]
18. مجسمے اور روح والی اشیاء کی تصاویر لگانا ممنوع ہے[3]۔(ابوداود:4158، ترمذی:2806، نسائی:5367)[3]
19. اسراف و تبذیر حرام ہے۔(بنی اسرائیل:27)

لباس اور زینت کے آداب

20. ستر ڈھانکنا واجب ہے۔(مسلم:338)
21. سفید لباس پہننا مستحب ہے۔(ابوداؤد:4061، ترمذی:994)
22. خالص لال رنگ کا لباس پہننا منع ہے جو زعفران یا عصفر نامی جڑی بوٹی سے رنگا ہو[4]۔(مسلم:2077، صحیح نسائی: 5281)[4]
23. ایسا لباس جو خالص لال نہ ہو بلکہ اس میں دیگر رنگوں کی آمیزش ہو تو ایسا لباس پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے۔(بخاری: 5400)
24. مرد کا لباس ٹخنے سے اونچا اور عورت کا لباس ڈھیلا اور ٹخنے سے نیچے ہونا چاہیے۔(بخاری:5783، مسلم:2085)
25. جمعہ یا کسی خاص مناسبت کے لیے مخصوص لباس اور زینت کا اہتمام کرنا جائز ہے۔(ابوداؤد:343)
26. شہرت کا لباس پہننا حرام ہے[5]۔(ابوداؤد:4029)[5]
27. تکبر کا لباس پہننا حرام ہے۔(بخاری:5783، مسلم:2085)
28. بغیر کسی عذر کے مردوں کے لیے سونا اور ریشمی لباس پہننا حرام ہے۔(ابوداؤد:4057، نسائی:5147، ابن ماجہ:3595)
29. ایسے کپڑے پہننا یا استعمال کرنا حرام ہے جن پر صلیب یا کسی روح والی شئ کی تصویر ہو۔(بخاری:5961)
30. مرد کو عورت کی اور عورت کو مرد کی شکل وصورت اختیار کرنا حرام ہے۔(بخاری:5885)

---

2 تین اسباب کی بنیاد پر کتے رکھنے کی اجازت ہے: زراعت کی حفاظت، مویشیوں کی حفاظت اور کلب صید (شکاری کتا)۔

3 اسلامی تعلیمات کی نشر واشاعت کے لیے "حدیث دمیۃ" سے استدلال کرتے ہوئے شیخ البانی نے تصاویر کے استعمال کی اجازت دی ہے۔(آداب الزفاف:194)

4 یہودی مذہبی طور پر عصفر سے رنگے کپڑے پہنتے تھے، اس لیے تشبہ سے احتراز کے لیے لال رنگ سے منع کیا گیا ہے۔

5 عوام الناس کے لباس سے مختلف، تکبر اور فخر وریاء کے لیے پہنا گیا لباس۔ اسی طرح شہرت کے لباس سے مراد وہ لباس بھی ہے جو عام لوگوں کے لباسوں کے رنگوں سے مختلف رنگ کا ہونے کی وجہ سے شہرت کا باعث بنے۔ لوگوں کی نظریں اس کی طرف اٹھیں اور اسے پہننے والا تعجب و تکبر میں پڑ جائے۔

31. عورت کو تنگ اور ایسا باریک لباس پہننا بھی حرام ہے جس سے اُس کا بدن ظاہر ہو۔(مسلم:2128)
32. زینت میں غلو کے لیے خلق اللہ میں تغیر حرام ہے۔(نساء:119)
33. بدن کو گودنا ممنوع ہے۔(بخاری:5940)
34. دانتوں کو نوکدار بنانا اور ان کے درمیان فاصلہ کرنا ممنوع ہے۔(بخاری:5940،5943)
35. بھویں باریک کرنا ممنوع ہے۔[6](ابوداؤد:4170)[6]
36. وِگ کا استعمال ممنوع ہے(شرعی حدود میں رہ کر سر پر بالوں کا اگانا علاج کی قبیل سے ہو تو جائز ہے)۔(بخاری: 5933)
37. سفید بالوں کو خضاب(مہندی)لگانا مستحب ہے سوائے کالے رنگ کے۔(بخاری:5899، مسلم:2103)
38. مونچھیں کترنا اور داڑھی بڑھانا واجب ہے۔(بخاری:5892)

کسب اور پیشہ

39. جو شخص کام کی قدرت رکھتا ہو، اس کا کمائی کے بغیر بیٹھے رہنا اور دوسروں سے مانگنا حرام ہے۔(ابوداؤد:1634)
40. کاشت کاری اس وقت حرام ہو جاتی ہے جس کے کھانے یا استعمال کو مضر قرار دیا گیا ہو، مثلاً گانجا وغیرہ۔(بقرہ: 195)
41. قحبہ گری ممنوع پیشہ ہے۔(نور:33)
42. رقص اور جنسی جنون ممنوع پیشہ ہے۔(بنی اسرائیل:32)
43. مجسموں اور صلیب وغیرہ کی صنعت ممنوع ہے۔(بخاری:2225)
44. نشہ آور اور مخدّر عقل اشیاء کی صنعت ممنوع ہے۔(بقرہ:195)

معاشرتی آداب

45. اجنبی عورت کے ساتھ خلوت حرام ہے۔(ترمذی:2165)
46. اجنبی عورت پر عمداً یا شہوت والی نظر ڈالنا ممنوع ہے۔(نور:30)
47. عورت کا زیب وزینت کے ساتھ غیر محرم مردوں کے سامنے نکلنا حرام ہے۔(نور:31)
48. عورت کو غیر محرم مردوں سے پردہ کرنا لازم ہے شرعی حدود کے مطابق۔(احزاب:59)
49. زنا اور عمل قوم لوط حرام کاموں میں سے ہے۔(شعراء:165)

---

6 اگر مہیب شکل اختیار کر رہے ہوں تو اتنا کاٹ سکتے ہیں کہ عیب دور ہو جائے کیونکہ یہ علاج کی قبیل سے ہے: بن باز رحمہ اللہ۔

50. مشت زنی ممنوع ہے۔(مؤمنون:5-7)

شادی بیاہ

51. اسلام میں رہبانیت نہیں ہے۔(بخاری:5063، مسلم:1401)
52. جس عورت کو نکاح کا پیغام دینا ہو، اس پر نظر ڈالنا جائز ہے۔(مسلم:1424)
53. جو عورت عدت میں ہو اس کو نکاح کا پیغام دینا جائز نہیں (طلاق یا شوہر کی وفات کی عدت)۔(بقرہ:235)
54. اپنے مسلمان بھائی کے پیغام پر پیغامِ نکاح دینا جائز نہیں۔(بخاری:5142، مسلم:1412)
55. کنواری لڑکی سے نکاح کی اجازت لی جائے اور جبر نہ کیا جائے۔(مسلم:1421)
56. ولی کے بغیر عورت کا نکاح حرام ہو جاتا ہے راجح قول کے مطابق۔(ابوداوٗد:2085)
57. جن عورتوں سے نکاح حرام ہے:
    - ماں، بیٹی، بہن، پھوپھی، خالہ، بھتیجیاں، بھانجیاں (نسبی ہوں یا رضاعی دونوں قسم کے رشتے)
    - بیوی کی ماں
    - ربیبہ (یعنی جس بیوی سے ازدواجی تعلق قائم کر چکا ہو اس کی لڑکی)
    - بیٹے کی بیوی (نساء:22-24، بخاری:2645، مسلم:1447)
    - دو بہنوں کو ایک مرد کی زوجیت میں بیک وقت جمع کرنا (نساء:23)
    - بیوی کی موجودگی میں اس کی پھوپھی یا خالہ کو بیک وقت جمع کرنا (بخاری:5109)
    - شادی شدہ عورتیں (نساء:22-24)
    - مشرک عورتیں (بقرہ:221)
    - زانیہ (فاحشہ، قحبہ گری کرنے والی) (نور:3، ابوداوٗد:2051)
58. کتابیہ سے نکاح جائز ہے الا یہ کہ شرعی حدود پامال ہو رہے ہوں۔(مائدہ:5)
59. مسلم عورت پر غیر مسلم سے نکاح حرام ہے خواہ غیر مسلم کتابی ہو یا غیر کتابی۔(بقرہ:221)
60. نکاحِ متعہ حرام کر دیا گیا ہے۔(مسلم:1406)
61. اسلام نے مردوں کو عدل کی شرط کے ساتھ بیک وقت چار نکاح کی اجازت دی ہے۔(نساء:3)
62. عورتوں کی دبر میں صحبت کرنا حرام ہے۔(ابن ماجہ:1934)
63. حالت حیض میں طلاق دینا حرام ہے۔(مسلم:1471)
64. مطلقہ کو اپنے شوہر کے گھر میں عدت گزارنا چاہیے جب تک کہ شرعی عذر کی بنا اجازت نہ مل جائے۔(طلاق:6)

65. مطلقہ کو اپنی مرضی سے دوسرا نکاح کرنے سے روکا نہ جائے البتہ نصیحت و خیر خواہی کا دروازہ کھلا ہے۔(بقرہ:232)
66. خلع عورت کا حق ہے۔(بخاری:5273)
67. بیوی کو ستانا حرام ہے اسی طرح شوہر کو ستانا بھی حرام ہے۔(نساء:19)

اعتقاد و اندھی تقلید

68. کاہنوں کی تصدیق کرنا کفر ہے۔ اور دلچسپی لینا بغیر تصدیق کے وہ بھی حرام ہے۔(مسلم:2230، ابوداؤد:3904)
69. پانسوں کے ذریعہ قسمت معلوم کرنا حرام ہے۔(مائدہ:3)
70. جادو سیکھنا اور کرنا حرام ہے۔(بخاری:5764، مسلم:89)
71. تعویذ لٹکانا حرام ہے۔ "رقیہ شرعیہ" غیر شرعی جھاڑ پھونک اور مختلف فیہ تعویذوں سے مستغنی کر دیتا ہے۔(مسند احمد، ترمذی:2072)
72. بدشگونی لینا حرام ہے۔ اچھا شگون لینا جائز ہے باذن اللہ۔(ابوداؤد:3907)
73. نوحہ کرنا حرام ہے۔ تسلی و دعا جائز ہے۔(بخاری:1294، مسلم:103)
74. دین میں کوئی بھی نیا کام ایجاد کرنا حرام ہے۔(دنیوی ڈیولپمنٹ میں شرعی حدود میں رہ کر ابداعی واختراعی چیزیں حلال ہیں۔)(بخاری:2697)
75. کتاب و سنت کے واضح احکام رہتے ہوئے کسی کی اندھی تقلید اور تعصب اعمی حرام ہے۔(ال عمران:32)

نوٹ: عبادہ محضہ کی اصل "منع" ہے جب تک کہ کرنے کی دلیل نہ آجائے، عبادت غیر محضہ کی اصل "اباحت یعنی جائز" ہے جب تک کہ روکنے کی دلیل نہ آجائے۔(شیخ سعد الشثری)۔ لیکن یہ فیصلہ عام آدمی نہیں لے گا بلکہ راسخ فی العلم ہی فیصلہ لے گا باذن اللہ۔

معاملات

76. حرام چیزوں کی بیع بھی حرام ہے۔[7](بخاری:2236، مسلم:1581)[7]
77. تحلیل تحریم اور تحریم تحلیل (حلال کو حرام اور حرام کو حلال بنانا) کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔(مائدہ:87)
78. جوا، جہالت کثیر اور غرر کثیر پر مبنی تجارت حرام ہے۔(بخاری:2193)
79. ذخیرہ اندوزی کرنا اور قیمتوں سے کھیلنا ممنوع ہے۔[8](مسند احمد، مسلم:1605)[8]

7 حلال چیز کی بیع بھی حلال ہے۔ خون کا پینا حرام ہے اس لیے اس کا بیچنا بھی حرام ہے لیکن اگر کسی کی جان بچانے کے لیے خون کی بوتل خریدنا ہی ایک راستہ ہو تو حلال ہے ورنہ خون کو مفت عطا کریں۔ خون کا عطیہ دے کر اس کی قیمت لینا حرام ہے۔

8 ذخیرہ اندوزی کا مقصد سنتِ یوسفی (تدبیری طور پر یعنی بعد میں استعمال کرنا اور اسراف و تبذیر سے بچانا مقصود ہو) ہو تو یہ حلال ذخیرہ اندوزی ہے۔

80. بازار کی آزادی میں مصنوعی مداخلت کرنا ممنوع ہے۔(مسلم:1522)

81. ناپ تول میں کمی کرنا حرام ہے۔(انعام:152)

82. سود حرام ہے۔(نساء:29)

83. نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم قرض سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے۔[9](ابو داؤد:1555)[9]

84. کسی کی بیع پر بیع کرنا حرام ہے۔(بخاری:5142، مسلم:1412)

85. زیادہ قیمت پر ادھار بیع جائز ہے چند شروط کی بنیاد پر۔(فتاویٰ ابن باز)

86. بیع سلم جائز ہے شروط کے ساتھ (جو پیشگی رقم دے کر معاملہ طے کرنا چاہے وہ ناپ، وزن اور مدت متعین کرلے)۔ (بخاری:2239)

87. سرمایہ لگانے والوں کا اشتراک جائز ہے چند شروط کے ساتھ۔

(جدید معاشی مسائل جیسے استصناع، التاجیر المنتھی بالتملیک، بیع القسط، اسلامی بینک، اسلامی شیئر مارکٹ، چین مارکٹ وغیرہ کے لیے دیکھیے "کتاب البیوع"–ارشد بشیر عمری مدنی حفظہ اللہ، www.askmadani.com)

اجتماعی روابط

88. کسی مسلمان سے ترکِ تعلق جائز نہیں البتہ ترکِ تعلق سے اصلاح مقصود ہو تو ٹھیک ہے۔(ابو داؤد:4912)

89. باہم صلح صفائی کرانا نیکی کا کام ہے۔(حجرات:10)

90. دوسروں کا مذاق نہ اڑایا جائے۔(حجرات:11)

91. طعن و تشنیع کرنا، برے لقب سے پکارنا، بدگمانی، تجسس، غیبت، یہ سب حرام کام ہیں۔(حجرات:11-12)

92. چغل خوری حرام ہے۔(بخاری:6056، مسلم:105)

93. تہمت لگانا حرام ہے۔(نور:4)

94. مسلمان کا مال، عزت، خون ایک دوسرے پر حرام ہے۔(بخاری:4406)

95. معاہد اور ذمی کا خون حرام ہے۔(بخاری:3166، نسائی:4753)

96. معصوم غیر مسلم کے جان و مال کی حفاظت ضروری ہے، دہشت گردی کی ہر قسم حرام ہے۔(مائدہ:32)

97. خودکشی حرام ہے۔(نساء:29)

98. رشوت حرام ہے۔(ترمذی:1336)

---

9 مجبوری میں بغیر سودی قرض حلال ہے لیکن جتنا ہوسکے بچنا ہے، قرض کے لین دین کے موقع پر گواہ بنالے اور احتیاطی تدابیر اپنائے کیونکہ قرضہ رکھ کر مرنا اعمال کی قبولیت کے لیے رکاوٹ بن سکتا ہے۔

99. چوری حرام ہے۔(مائدہ:38)

100. اپنے مال میں اسراف کرنا حرام ہے۔(اعراف:31)

*يرجى الرجوع إلى التفصيل في كتابنا "أربعين أمنية".

Tafseel hamari kitab "Arbaeen Amaniyyah" me mulahaza farmaein.
"*Please refer to the detailed explanation in our book 'Arbaeen Amaniyyah' (40 chapters on peace).

AskIslampedia is an Islamic web portal where Islamic authentic information is available in an easy, organized and structured manner, from where the world can know the true Islam in one click In sha Allaah,

Its aim is to spread the correct information of Islam to everyone regardless of religion, creed, race and colour.

AskIslamPedia works on a simple concept that declares "we are only translators or compilers", thus ,collecting the world's scattered knowledge, or in other words it is like a supermarket where all kinds of quality items are available. In Sha Allaah ,

The aim of AskIslamPedia is to work in (50) popular languages spoken around the world (In sha Allaah), Alhamdulillah,
And work has been done on 23 languages in the first phase and in sha Allaah work is ongoing on 20 more languages in the second phase, Alhamdulillah

ASKISLAMPEDIA
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

www.abmqurannotes.com| www.askislampedia.com| www.askmadanicom

SHAIKH Dr. ARSHAD BASHEER UMARI MADANI waffaqahullah
Hafiz and Aalim, Fazil (Madina University, K.S.A), M.B.A
Founder & Director of AskIslamPedia.com
Chairman: Ocean the ABM School, Hyderabad, TS,INDIA
+91 92906 21633 (WhatsApp only)